نوائے افغان جہاد

شوال/ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ
ستمبر/اکتوبر 2011ء

تھا اپنی طاقت پہ ناز جن کو وہ برج سارے الٹ چکے ہیں
تھا جن کا منشور پیش قدمی وہ گھر کو واپس پلٹ چکے ہیں

میدان وردگ ضلع سید آباد۔۔

۱۱ ستمبر ۲۰۱۱ء: امریکی مرکز پر فدائی حملہ۔
۱۰۰ سے زائد امریکی فوجی ہلاک۔

۶ اگست ۲۰۱۱ء: امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر تباہ۔
31 امریکی کمانڈو ہلاک۔

امیر المومنین حضرت عمرؓ بن خطاب کی طرف سے حضرت ابو عبیدہؓ بن الجراح کے نام مکتوب

اللہ کے بندے عمر کی طرف سے عاملِ شام ابو عبیدہ کی جانب

سلام علیک فانی احمداللہ الذی لا الہ الا ھو و اصلی علی نبیہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ابو عبیدہ! کاش تمہیں میری اُس حالت کی خبر ہوتی جو تمہارے خط نہ پہنچنے اور سلسلہ خط و کتابت کے منقطع ہونے سے ہو رہی ہے کہ میرا جسم اپنے مسلمان بھائیوں کی خیریت معلوم کرنے کے لیے دم بدم گھلا جاتا ہے اور میرا قلق و اضطراب لحظہ بہ لحظہ اُن کی حالت معلوم کرنے کے واسطے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ کوئی دن اور کوئی رات ایسی نہیں گزرتی جس میں میرا قلب تمہارے پاس نہیں ہوتا اور تمہارے حالات معلوم کرنے کے لیے نہیں تڑپتا۔ جب تمہاری خبر معلوم نہیں ہوتی یا تمہارا قاصد نہیں پہنچتا تو میری پریشانی میں اضافہ ہو جاتا ہے، بے کلی اور بے چینی بڑھ جاتی ہے اور معلوم ہوتا رہتا ہے کہ گویا تم مجھے فتح و غنیمت کی خوش خبری ہی لکھ رہے ہو۔

اے ابو عبیدہ! تم یہ ہمیشہ یاد رکھو کہ اگرچہ میں تم سے دور اور تمہاری نظروں سے غائب ہوں مگر میرا دل تم سب کے پاس رہتا ہے اور میں برابر تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ میں تم سب مسلمان بھائیوں کے لیے اتنا بے چین اور بے آرام ہوں جتنی مشفقہ والدہ اپنی اولاد کے لیے ہوتی ہے۔ جس وقت تم میرا یہ خط پڑھو فوراً اسلام اور مسلمانوں کے لیے (جواب) بھیج کر قوتِ بازو کا کام دو (یعنی جواب لکھو)۔ مسلمانوں کو سلام کہہ دینا۔

والسلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(فتوح الشام)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر ۴، شمارہ نمبر ۸

شوال/ذوالقعدہ ۱۴۳۲ھ — ستمبر/اکتوبر 2011ء

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"ہر میت کا عمل اس کی موت پر ختم ہو جاتا ہے، اس شخص کے سوا جس کی موت جہاد میں آجائے کہ اس کا عمل قیامت کے دن اٹھنے تک جاری رہے گا"۔ (سنن دارمی: ۲۴۲۵)

اس شمارے میں

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۱۵ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع، نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہاد ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت ازبام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

تھا اپنی طاقت پہ ناز جن کو، وہ بُرج سارے الٹ چکے ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی وحدانیت اور کبریائی اہل ایمان کے لیے یقیناً کسی دلیل کی محتاج نہیں لیکن کیا کہیے اس ربِ کریم کی شفقت کے کہ وہ اپنے بندوں کے ایمان کی مضبوطی، دلوں کے اطمینان اور کفار ومنافقین اور مرتدین کو انھی کے غیض وغضب کی آگ میں جلا مارنے کے لیے اپنی قدرت وعظمت کی ایسی نشانیاں آشکار کرتا ہے کہ مومنین کے دل بے اختیار اُس کی تسبیح وتحمید کرنے لگتے ہیں اور ابلیس اور اس کے حواری جلتے انگاروں پر منہ کے بل جا گرتے ہیں۔

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کا سورج بھی اہل زمین کو ان کے رب کی طرف سے ایسی ہی ایک نشانی دکھانے کے لیے طلوع ہوا تھا، یہ وہ دن تھا جب مالک ارض وسماء نے روئے زمین پر ظاہر ہونے والے خدائی کے بدترین دعوے دار اور اس کے پجاریوں کو جھنجھوڑ مارتے ہوئے کہا: فکیف کان عذابی و نذر (پھر کیسا تھا میرا عذاب اور میرا کھڑ کھڑانا)

گیارہ ستمبر ۲۰۰۱ء کو واشنگٹن اور نیویارک میں ہبلِ عصر امریکہ کے سر پر پڑنے والی ضرب شدید نہ تو محض ایک اتفاقی واقعہ تھا اور نہ ہی چند جذباتی نوجوانوں کا وقتی انتقامی ردعمل بلکہ سرکش اور باغی اقوام کی پکڑ کے الٰہی قانون کی امریکہ پر تنفیذ کا آغاز تھا۔ آج ۱۰ سال بعد امریکہ کی نس نس سے بہتا لہو یہ بتا رہا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اذن سے ابابیلوں کی مانند امریکہ پر جھپٹنے والے وہ انیّس نوجوان امریکہ کے بدنما چہرے پر محض ایک خراش ڈالنے کے لیے نہیں بلکہ اس کو افغانستان کی پاتال میں گھسیٹ کر ابرہہ کے ہاتھیوں کی طرح بھرکس بنانے کا عزم لے کر گھروں سے نکلے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان مجاہدین، ان کے قائدین امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر نصرہ اللہ اور شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ اور ان کے دیگر سیکڑوں ہزاروں رفقا کے اخلاص کو قبول کیا اور بالآخر آج اللہ کی نصرت اور قدرت سے مومنین مخلصین کے دلوں کی ٹھنڈک کا سامان لیے ایک فتح عظیم اس امت کے دروازے پر دستک دے رہی ہے۔ نیویارک اور واشنگٹن میں ہونے والے ان مبارک حملوں کے نتیجے میں براہِ راست اور بالواسطہ مجموعی طور پر اندازاً دو ہزار ارب ڈالر کے نقصانات، عراق اور افغانستان کی جنگوں پر خرچ ہوئے تقریباً تین ہزار ارب ڈالر، صلیبی جنگ میں مردار ہونے والے، اپاہج اور نفسیاتی مریض اور امریکی معیشت پر بوجھ بنے لاکھوں امریکی فوجی، ٹائی ٹینک کی مانند ہر لحظہ ڈوبتی امریکی معیشت، عالمی سیاست میں بے وقعت اور تنہا ہوتی ہوئی امریکی قوم، تیونس، مصر، شام، لیبیا بلکہ پوری عرب دنیا میں امریکی پٹھوؤں کی ذلت آمیز خصتی اور سب سے بڑھ کر عراق کے بعد افغانستان سے بھی صلیبی لشکروں کی رسوا کن پسپائی...... یہ سب فتح ونصرت کی روشن نشانیاں نہیں تو اور کیا ہے؟؟؟

پس خوش خبری ہو اُن مومنین، صابرین، متقین، متوکلین مجاہدین کو جنھوں نے امریکہ کی جھوٹی خدائی کا انکار کیا اور اللہ رب العزت کی وحدانیت کا پرچم بلند کرتے ہوئے پوری ملتِ کفر کے سامنے ڈٹ گئے۔ جو شبرغان، دشتِ لیلیٰ، باگرام، ابوغریب اور گوانتانامو بے جیسے ان گنت مقتلوں میں احد احد کی صدائیں بلند کرتے اپنی منزلِ مراد پا گئے یا آج بھی سنتِ یوسفی پر عمل پیرا ہیں۔ جو شاہی کوٹ، تورابورا، وزیرستان، سوات، فلوجہ جیسے آتشِ نمرود کے بھڑکتے الاؤ دیکھ کر بھی اُن میں کود گئے اور اپنی عاقبت کو گل وگلزار کر گئے۔ پس خوش خبری ہو امت مسلمہ کو جس نے چُن چُن کر اپنے لعل و جواہر، اپنے سارے اسماعیل اپنے رب کے حضور قربانی کے لیے پیش کر دیے۔ خوش خبری ہو ہر اس آنکھ کو کہ جس نے مجاہدین کی محبت اور امت کے درد میں اپنے اللہ کے حضور آنسو کا ایک بھی قطرہ پیش کیا۔ خوش خبری ہو ہر اُس ہاتھ کو جو ایک بھی مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلبے، کفر کی شکست اور مجاہدین کی خیر خواہی کے لیے بلند ہوا اور دوسرے ہاتھ کو خبر کیے بغیر اپنی قیمتی متاع و دولت اللہ کی راہ میں پیش کی۔ خوش خبری ہو ہر اُس دل کو کہ جس میں کلمۃ اللہ کی سربلندی، اسلام کی فتح اور ملتِ کفر کی ذلت ورسوائی کی آس، امید اور خواہش موجود ہے...... کہ ھٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ ''یہ وہی ہے جو وعدہ دیا تھا ہم کو اللہ نے اور اس کے رسول نے اور سچ کہا اللہ نے اور اس کے رسول نے''......

ہر وہ صاحبِ ایمان جو ایک دہائی سے گرم اس معرکے میں کسی نہ کسی حیثیت میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور اہل ایمان کے ساتھ تھا، اُس کے لیے تو یقیناً دونوں یا دو میں سے ایک خوش خبری ہے۔ لیکن اللہ کی لعنت ہو ہر اُس شخص، گروہ اور قوم پر جس نے اس جنگ میں کفر کا ساتھ دیا اور خود کو کفر کے ساتھ نتھی کیا۔ اللہ کے دشمنوں پر یہ پھٹکار ان دس برسوں میں خوب پڑی ہے اور اب بھی برابر جاری وساری ہے۔ عین گیارہ ستمبر کی دسویں سالگرہ کے روز افغانستان کے صوبے وردگ میں امارت اسلامیہ کے مجاہد سیف اللہ نے ۹ ہزار کلوگرام بارود کے ساتھ ضلع سید آباد میں واقع امریکی مرکز پر فدائی حملہ کر کے مللِ کفر کے دس سالہ زخموں میں ایک مزید ایسے گھاؤ کا اضافہ کیا جس کی تاثیر پنٹاگون تک کی روح کی گہرائی میں پھیل گئی۔ یاد رہے کہ سید آباد وہی جگہ ہے جہاں ابھی گذشتہ ماہ مجاہدین نے امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا تھا جس میں سوار تمام ۳۱ امریکی کمانڈوز جو کہ مبینہ طور پر شیخ اسامہ رحمہ اللہ کی شہادت والے آپریشن میں ملوث تھے' مارے گئے تھے۔ جب کہ اول الذکر حملے میں بھی امارت اسلامیہ کے ذرائع کے مطابق ۱۰۰ سے زائد امریکیوں صلیبیوں کے جہنم واصل ہونے کی اطلاعات ہیں۔ نائن الیون کی سالگرہ سے متصل صلیبیوں کو ایک اور تحفہ ۱۳ ستمبر کو کابل میں امریکی سفارت خانے اور نیٹو ہیڈکوارٹر پر ہونے والے فدائی حملوں کی صورت میں ملا۔ ۱۵ فدائی مجاہدین تقریباً ۲۰ گھنٹے تک صلیبی فوجیوں کو ناکوں چنے چبواتے رہے۔

''فرنٹ لائن اتحادی'' پر بھی ماہ ستمبر میں مجاہدین نے حملوں کا سلسلہ جاری رکھا۔ چنانچہ گیارہ ستمبر سے ۴ روز قبل ہی ۷ ستمبر کو مجاہدین نے کوئٹہ میں ایف سی کے بریگیڈیئر کو نشانہ بنا کر دیگر ایک کرنل سمیت بیسیوں صلیبی اتحادیوں کی لاشوں کا تحفہ دیا۔ مذکورہ بریگیڈیئر کی گردن پر نہ صرف اخروٹ آباد میں شہید ہونے والے پانچ مسلمانوں کا خون تھا بلکہ حال ہی میں کوئٹہ سے گرفتار ہونے والے شیخ یونس الموریطانی اور اُن کے دو ساتھیوں کی گرفتاری میں بھی اس کا مکروہ کردار شامل تھا۔

اس موقع پر فتح ونصرتِ الٰہی سے ہم کنار ہوتی امت محمدیہ کے ہر فرد سے بالعموم اور مسلمانانِ پاکستان سے بالخصوص درخواست ہے کہ دس سالہ صلیبی جنگ کے اس فیصلہ کن موڑ پر ہر شخص دامے درمے سخنے اپنا وزن ایمان کے پلڑے میں ڈالے اور غیر جانب داری اور لاتعلقی کی کیفیت ترک کر کے اپنے مال وجان سے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

ذکرِ الٰہی

امام ابن قیم رحمہ اللہ

ذکر الٰہی کے اسرار و معرفت پر امام ابن قیم رحمہ اللہ کی شاہ کار کتاب ''الوابل الصیب'' سے ماخوذ

مسند احمد میں عبدالعزیز بن ابی سلمہ ماجشون سے روایت ہے وہ زیاد بن ابی زیاد غلام عبداللہ بن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ زیاد کو معاذؓ بن جبل سے یہ خبر پہنچی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ذکر الٰہی سے زیادہ انسان کے لیے کوئی چیز عذابِ الٰہی سے نجات دہندہ نہیں''۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ شریف کے راستے پر سفر کر رہے تھے چلتے چلتے جمدان پہاڑ سے گذرے تو فرمانے لگے یہ جمدان آ گیا اور فرمایا:

''مفردون سبقت لے گئے۔ دریافت کیا گیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مفردون کون لوگ ہیں۔ فرمایا کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں''۔

سنن ابی داؤد میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جس مجلس میں اللہ تعالیٰ کا ذکر نہ کیا جائے۔ اس سے جب لوگ اٹھتے ہیں تو وہ ایسے ہوتے ہیں جیسے گدھے کی لاش سے اٹھے ہیں اور وہ ذکر سے خالی ساعت ان پر حسرت کا باعث رہے گی''۔

ترمذی شریف کی روایت میں ہے:

''جس مجلس میں نہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کریں اور نہ ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجیں تو وہ ان کے لیے نقص اور حسرت کا موجب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ چاہے تو بخش دے یا عذاب کرے''۔

صحیح مسلم میں اغرّ ابی مسلم سے مروی ہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ ابو ہریرہؓ و ابوسعیدؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلّق یہ شہادت دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ذکر الٰہی کے لیے کوئی قوم جب اور جہاں بیٹھتی ہے تو ملائکہ ان پر گھیرا ڈال لیتے ہیں، رحمت الٰہی کا ان پر سایہ ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنی مجلس میں ان کا تذکرہ کرنے لگ جاتے ہیں''۔

ترمذی میں عبداللہ بن بُسر سے مروی ہے کہ ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! خیر و نیکی کی بے شمار صورتیں ہیں مگر میں تمام کو ادا نہیں کر سکتا، مجھے ایسی چیز بتلایئے جس کا میں اہتمام کر سکوں اور مجھے زیادہ نہ بتائیں کہ میں بھول جاؤں۔ ایک اور روایت میں ہے کہ میرے سامنے اسلامی احکام و قوانین بہت زیادہ ہیں اور میں بوڑھا ہو چکا ہوں اس لیے کوئی ایسی شے بتلا دیجیے جس پر خوب جم جاؤں اور مرتے دم تک اسے قابو میں رکھوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''تجھے ہمیشہ ذکرِ الٰہی میں رطب اللسان رہنا چاہیے''۔

صحیح بخاری میں ابوموسیٰؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ کے ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال زندہ اور مردہ کی مثال سمجھئے''۔

صحیحین میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

''میں اپنے بندے کے ظن کے مطابق اس سے معاملہ کرتا ہوں جب مجھے یاد کرتا ہے میں علم کے لحاظ سے اس کے پاس ہوتا ہوں۔ اگر مجھے دل میں یاد کرے تو میں دل میں اسے یاد کرتا ہوں۔ مجلس میں یاد کرے تو میں اس سے بہتر مجلس میں یاد کرتا ہوں۔ میرے طرف بالشت بھر آئے تو میں ہاتھ برابر آتا ہوں۔ ہاتھ بھر آئے تو میں دو ہاتھ برابر قریب آتا ہوں، چل کر آئے تو میں دوڑ کر آتا ہوں''۔

ترمذی میں انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''جنت کے باغوں سے گزرو تو وہاں کچھ کھایا کرو۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا جنت کے باغ کون سے؟ فرمایا ذکر الٰہی کے حلقے''۔

ترمذی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث قدسی مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''وہ بندہ میرا پورا غلام ہے جب کہ وہ اپنے مدمقابل دشمن سے ٹکرا رہا ہوتا ہے یعنی لڑتے وقت بھی اللہ کو یاد کرتا ہے''۔

یہ حدیث ذاکر اور مجاہد کے باہمی فرقِ فضیلت کے متعلّق ایک فصل الخطاب ہے کہ ذاکر مجاہد، ذاکر غیر مجاہد سے افضل ہے لہٰذا ذاکروں میں سے وہ ذاکر افضل ہے جو محض تسبیح پر ہی نہ رہے بلکہ مجاہد بھی ہو اور مجاہدوں میں سے وہ مجاہد افضل ہے جو صرف مجاہد ہی نہ بنا

۱۶ جولائی: صوبہ فراہ ضلع بالا بولک میں شوان کے علاقے میں مجاہدین اور افغان فورسز کے درمیان اس وقت شدید جھڑپیں 25 افغان فوجی ہلاک اور 12 شدید زخمی ہو گئے۔

پھرے، ذکرِ الٰہی کا بھی خاص خیال رکھے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ (الانفال: ۴۵)

''اے ایمان والو! جب کفار سے مقابلہ کرو تو ثابت قدم رہو اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرو تا کہ تم فلاح یاب ہو سکو''۔

اس آیت میں ذکر کثیر اور جہاد دونوں کو معاً یکجا بیان فرمایا ہے تا کہ فلاح و کامیابی کی امید رہے۔ پھر ذکر کثیر کے متعلق کئی جگہ ذکر فرمایا کہ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللَّهَ ذِكْرًا كَثِيرًا (الاحزاب: ۴۱)

''مومنو! اللہ کو بہت بہت یاد کیا کرو''۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَاسِكَكُمْ فَاذْكُرُوا اللَّهَ كَذِكْرِكُمْ آبَاءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا (البقرة: ۲۰۰)

''جب اعمالِ حج ادا کر لو تو اللہ کا اس طرح ذکر کرو جس طرح اپنے آباؤ اجداد کا تذکرہ کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ''۔

مذکورہ آیات میں شدت و کثرت سے ذکر الٰہی کی تاکید کی گئی ہے کیوں کہ انسان ذکرِ الٰہی کا سخت محتاج ہے اور ایک لحظہ کے لیے بھی وہ ذکر سے بے نیاز نہیں ہو سکتا، انسان کا جو لحظہ بھی ذکر الٰہی سے خالی گزرے گا، فائدہ مند نہیں بلکہ نقصان دہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ کے ذکر سے غافل رہ کر اس نے جو فائدہ اٹھایا، اس سے کئی گنا زیادہ خسارہ ہوگا۔

کسی عارف کا قول ہے کہ انسان ہزار ہا سال اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے کرتے صرف ایک لحظہ ذکر کرنے سے رک جائے تو سمجھ لیجیے کہ اتنا حاصل نہیں ہوا، جتنا رہ گیا۔

بیہقی نے عائشہؓ سے ذکر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''انسان پر جو ساعت ذکر الٰہی سے خالی گزری وہی قیامت کو حسرت کا موجب ہوگی''۔

معاذ بن جبلؓ سے مرفوعاً مذکور ہے کہ

''اہل جنت کو اس ساعت کے سوا کسی چیز کا افسوس نہیں ہوگا جو ذکر الٰہی سے خالی گزر گئی''۔

ام المومنین ام حبیبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور ذکر الٰہی کے علاوہ انسان کا ہر کلام اس کے لیے وبال جان بن جائے گا اور اس سے کچھ فائدہ نہیں ہوگا''۔

معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ:

''کون سا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا مرتے دم تک ذکرِ الٰہی میں انسان کا رطب اللسان رہنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے''۔

ابودرداؓ کا قول ہے کہ

''ہر شے کے لیے کوئی نہ کوئی چمکانے والی چیز موجود ہے اور دلوں کو چمکانے والی چیز اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے''۔

بلاشبہ جس طرح تانبا اور پیتل اور چاندی وغیرہ زنگ آلود ہو جاتے ہیں اسی طرح دل بھی زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ اور ان کا زنگ ذکر الٰہی سے دور ہوتا ہے کیونکہ ذکر الٰہی دل کو شیشے کی مانند صاف اور روشن کر دیتا ہے۔ ذکرِ الٰہی ترک کر دیا جائے تو دل زنگ آلود ہو جاتا ہے جب شروع کر دیا جائے تو دل چمکا دیتا ہے۔

دل کو زنگ آلود اور مصفّیٰ کرنے والی اشیا:

دل دو چیزوں سے زنگ آلود ہوتا ہے غفلت اور گناہ سے اور دو ہی چیزوں سے صاف، روشن اور چمک دار ہوتا ہے۔ استغفار اور ذکر الٰہی سے لہٰذا جس کے اکثر اوقات ذکر الٰہی سے غفلت و سستی میں گذریں اسی قدر اس کے دل پر زنگ کے تودے جم جاتے ہیں اور تہیں بیٹھ جاتی ہیں۔ جب دل کا آئینہ ہی زنگ آلود و سیاہ ہو گیا تو اس میں صور معلومات اپنی صورت پر دکھائی نہیں دے سکتے۔ اس لیے باطل اسے حق کی صورت میں اور حق باطل کی صورت میں نظر آتا ہے کیونکہ زنگ کے تودون نے شیشۂ دل کو کالا سیاہ کر دیا ہے تو اس میں حقائق اصلی صورت پر کیسے نظر آئیں؟ یہی وجہ ہے کہ جب دل پر زنگ کی تہیں جم جائیں اور کالا سیاہ ہو جائے تو اس کے تمام تصورات اور جملہ ادراکات خراب اور فاسد اور بگڑ جاتے ہیں لہٰذا نہ اس میں قبول حق کی صلاحیت رہتی ہے نہ انکارِ باطل کی قابلیت۔ اسی لیے نہ وہ حق کو قبول کرتا ہے اور نہ باطل کو برا مانتا ہے اور یہ دل پر سب سے بڑی آفت ہے۔

اس کا اصل منبع ہے غفلت اور اتباع خواہشات، جو ایک طرف نور قلب سلب کرتی ہیں تو دوسری طرف آنکھوں کی بینائی زائل کر دیتی ہیں لہٰذا غافل و مرید خواہشات دل کا بھی اندھا ہوتا ہے اور چشم بصیرت سے بھی کورا ہوتا ہے، ارشاد خداوندی ہے:

وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا قَلْبَهُ عَن ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا (الکهف: ۲۸)

''اس شخص کی پیروی مت کرو جس کا دل ذکر الٰہی سے غافل ہو چکا ہے اور وہ خواہشات کا بندہ بن گیا ہے اور اس کے جملہ کام افراط وتفریط سے لبریز ہیں''۔

☆☆☆☆☆

۱۶ اجولائی: صوبہ بلمند کے ضلع نادعلی میں افغان نیشنل آرمی کے عبدالرحمٰن نامی افسر نے 5 برطانوی فوجیوں کو اس وقت قتل کر دیا کارروائی کے بعد عبدالرحمٰن اسلحے سمیت مجاہدین کے ساتھ مل گیا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضی اللہ عنہم کی تواضع اور عاجزی

مولانا یوسف کاندھلویؒ

حضرت انیسہؒ کہتی ہیں کہ محلے کی لڑکیاں اپنی بکریاں لے کر (دودھ نکلوانے کے لیے) حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس آیا کرتی تھیں۔ حضرت ابوبکرؓ انہیں خوش کرنے کے لیے فرمایا کرتے "کیا تم چاہتی ہو کہ میں ابن عفراء کی طرح تمہیں دودھ نکال کر دوں"۔ (ابن سعد)

حضرت اسلمؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب اونٹ پر بیٹھ کر ملک شام تشریف لائے تو لوگ اس بارے میں آپس میں باتیں کرنے لگے (کہ امیر المومنین کو گھوڑے پر سفر کرنا چاہیے تھا، اونٹ پر سفر نہیں کرنا چاہیے تھا وغیرہ وغیرہ)۔ اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی نگاہ ایسے انسانوں کی سواریوں پر جا رہی ہے جن کا آخرت میں کوئی حصّہ نہیں (اس سے شام کے کفار مراد ہیں)۔ (ابن عساکر)

حضرت ہشامؒ کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا ایک مرتبہ امیر المومنین حضرت عمرؓ کا ایک عورت پر گزر ہوا جو عصیدہ گھوٹ رہی تھی (عصیدہ وہ آٹا ہے جسے گھی میں ڈال کر پکایا جائے) حضرت عمرؓ نے اس سے کہا کہ عصیدہ اس طرح نہیں گھوٹا جاتا، یہ کہہ کر اس سے حضرت عمرؓ نے ڈوئی لے لی اور فرمایا اس طرح گھوٹا جاتا ہے اور اسے گھوٹا کر دکھایا۔ (ابن سعد)

حضرت عمر مخزومیؒ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے اعلان کروایا الصَّلاۃُ جَامِعَہ یعنی سب نماز کے لیے جمع ہو جائیں، ضروری بات کرنی ہے۔ جب لوگ کثرت سے جمع ہو گئے تو حضرت عمرؓ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور درود وسلام کے بعد فرمایا "اے لوگو! میری چند خالائیں تھیں جو قبیلہ بنومخزوم کی تھیں، میں ان کے جانور چرایا کرتا تھا، وہ مجھے مٹھی بھر کشمش اور کھجور دے دیا کرتی تھیں۔ میں اس پر سارا دن گزارا کرتا تھا اور وہ بہت ہی اچھا دن ہوتا تھا"۔ پھر حضرت عمرؓ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے ان سے کہا "اے امیر المومنین! آپ نے تو کوئی خاص بات نہیں کہی"۔ حضرت عمرؓ نے کہا "اے ابن عوف! تیرا بھلا ہو، میں تنہائی میں بیٹھا ہوا تھا کہ میرے نفس نے مجھ سے کہا تو امیر المومنین ہے تجھ سے افضل کون ہوسکتا ہے؟ تو میں نے چاہا کہ اپنے نفس کو اس کی حیثیت بتادوں"۔ (الدینوری عن محمد بن المخزومی)

حضرت میمون بن مہرانؒ کہتے ہیں کہ مجھے ہمدانی نے بتایا کہ میں نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا کہ آپ خچر پر سوار ہیں اور ان کا غلام نائل ان کے پیچھے بیٹھا ہوا ہے حالانکہ آپ اس وقت خلیفہ تھے۔ (ابونعیم فی الحلیۃ)

حضرت زبیر بن عبداللہ رومیؒ کہتے ہیں کہ حضرت عثمانؓ رات کو اپنے وضو کا انتظام خود کیا کرتے تھے۔ کسی نے ان سے کہا اگر آپ اپنے کسی خادم سے کہہ دیں تو وہ یہ انتظام کر دیا کرے گا۔ حضرت عثمانؓ نے فرمایا "رات ان کی اپنی ہے جس میں وہ آرام کرتے ہیں"۔ (ابن سعد)

حضرت جرموز کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا کہ حضرت علیؓ گھر سے باہر آ رہے ہیں اور انہوں نے دو سرخ مائل چادریں اوڑھی ہوئی ہیں۔ ایک لنگی کے طور پر آدھی پنڈلی تک اور دوسری اتنی ہی لمبی چادر اپنے اوپر لپیٹی ہوئی ہے۔ ہاتھ میں کوڑا بھی ہے جسے لے کر وہ بازاروں میں جایا کرتے اور بازار والوں کو اللہ سے ڈرنے اور عمدہ طریقہ سے بیچنے کا حکم دیا کرتے اور فرماتے پورا تولو اور پورا ناپو اور یہ بھی فرماتے کہ گوشت میں ہوا نہ بھرو (اس طرح گوشت موٹا نظر آئے گا اور لوگوں کو دھوکا لگے گا)۔ (ابن عبدالبر فی الاستیعاب)

حضرت مطلب بن عبداللہؒ کہتے ہیں کہ عرب کی بیوہ خاتون یعنی حضرت ام سلمہؓ شام کو تو تمام مسلمانوں کے سردار (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے ہاں دلہن بن کر آئیں اور رات کے آخری حصّہ میں آٹا پیسنے لگیں۔ (ابن سعد)

حضرت ثابت کہتے ہیں کہ حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے گورنر تھے۔ ایک مرتبہ ایک شامی آدمی آیا، اس کے پاس بھوسے کا ایک گٹھڑ اتھا۔ اسے راستہ میں حضرت سلمانؓ ملے انہوں نے گھٹنے تک کوئی شلوار اور چغہ پہن رکھا تھا۔ اس آدمی نے ان سے کہا آؤ میرا یہ گٹھڑ اٹھا لو، وہ آدمی حضرت سلمانؓ کو پہچانتا نہیں تھا۔ حضرت سلمانؓ نے وہ گٹھڑ اٹھا لیا، جب اور لوگوں نے حضرت سلمانؓ کو دیکھا تو انہوں نے اس آدمی سے کہا یہ تو (ہمارے) گورنر ہیں۔ اس آدمی نے حضرت سلمانؓ سے کہا میں نے آپ کو پہچانا نہیں، حضرت سلمانؓ نے فرمایا نہیں میں نے (تمہاری خدمت کی) نیت کی ہے اس لیے جب تک میں اسے تمہارے گھر نہیں پہنچاؤں گا (سر سے اتار کر) نیچے نہیں رکھوں گا۔ (ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن بریدہؓ فرماتے ہیں کہ حضرت سلمانؓ اپنے ہاتھوں سے کام کر کے کوئی چیز تیار کرتے، جب انہیں اس کام سے کچھ رقم مل جاتی تو گوشت یا مچھلی خرید کر اسے پکاتے، پھر کوڑھ کے مریضوں کو بلاتے اور ان کے ساتھ کھاتے (ابونعیم فی الحلیۃ)۔

حضرت عبداللہ بن سلامؓ بازار سے گزر رہے تھے اور ان کے سر پر لکڑیوں کا ایک گٹھا رکھا ہوا تھا۔ کسی نے ان سے کہا آپ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اتنا دے رکھا ہے کہ آپ کو خود اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے، آپ تو دوسروں سے اٹھوا سکتے ہیں۔ فرمایا میں اپنے دل سے تکبر نکالنا چاہتا ہوں کیونکہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ وہ آدمی جنت میں نہیں جا سکے گا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا۔ (طبرانی)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں "تواضع کی بنیاد تین چیزیں ہیں۔ آدمی کو جو بھی ملے اسے سلام میں پہل کرے اور مجلس میں اچھی جگہ کی بجائے ادنیٰ جگہ میں بیٹھنے پر راضی ہو جائے اور دکھاوے اور شہرت کو برا سمجھے"۔

۷ اجولائی: صوبہ ننگرہار کے ضلع خیوہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجے میں کم از کم 27 امریکی وافغان فوجی ہلاک ہو گئے۔ جب کہ ان کے 3 ٹینک اور 2 رینجر گاڑیاں بھی مکمل طور پر تباہ ہو گئیں۔

حضرت عبیدہؓ بن حارث مُطّلبی

محمد یونس قریشی

غزوۂ بدر سے ایک مدت بعد رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ اپنے جاں نثار صحابہؓ کے ہمراہ وادئ صفراء سے گزرے اور رات گزارنے کے لیے وہیں پڑاؤ ڈال دیا۔ ہوا چلنی شروع ہوئی تو اس میں سے مشک کی مسحور کن لپٹیں آرہی تھیں۔ صحابہ کرامؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کہیں سے مشک کی لپٹیں بڑی شدت اور فراوانی سے آرہی ہیں، ان سے ہمارا مشامِ جاں معطر ہو گیا ہے''۔

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ابومعاویہ کی قبر یہاں ہوتے ہوئے تمہیں تعجب کیوں ہے''؟

ابومعاویہ کنیت کے یہ عاشق رسول جن کی تربیت کی بدولت ساری وادئ صفراء معطر ہو گئی تھی، سیدنا حضرت عبیدہؓ بن حارث مُطّلبی شہید بدر تھے۔

حضرت عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبدمناف بن قصی القرشی کا شمار جلیل القدر صحابہ میں ہوتا ہے۔ ان کی کنیت ابومعاویہ بھی تھی اور ابوالحارث بھی۔ لقب شیخ المہاجرین تھا۔ ان کا تعلق بنوعبدمناف کی شاخ بنومُطّلب سے تھا اور وہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پردادا ہاشم بن عبدمناف کے بھائی مُطّلب کے پوتے تھے۔ اس لحاظ سے رشتہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے۔ والدہ کا نام سخیلہ تھا اور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دس برس پہلے پیدا ہوئے تھے۔

حضرت عبیدہؓ نے ابتدائے بعثت میں حضرت عثمان بن مظعون، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت ابوعبیدہ بن الجراح، حضرت ابوسلمہ بن الاسد اور حضرت ارقم بن ابی ارقم رضوان اللہ علیہم اجمعین کے ساتھ اس وقت دعوتِ حق پر لبیک کہا جب ایسا کرنا ہولناک خطرات کو دعوت دینے کے مترادف تھا۔ حضرت عبیدہؓ اس وقت جوانی کی منزلوں سے گزر کر بڑھاپے میں داخل ہو چکے تھے لیکن انہوں نے نوجوانوں کے سے جوش اور ولولے کے ساتھ اسلام کو حرزِ جاں بنایا اور مشرکین قریش کی مخالفت اور ایذا رسانی سے مطلق ہراساں نہ ہوئے۔ ان کے قبول اسلام کے کچھ عرصہ بعد جب مشرکین نے پرستارانِ حق پر عرصۂ حیات تنگ کر دیا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مٹھی بھر جاں نثاروں کے ساتھ حضرت ارقم بن ابی ارقم مخزومیؓ کے مکان میں پناہ لی، ان جاں نثاروں میں حضرت عبیدہؓ بھی شامل تھے۔ حضرت ارقمؓ کا مکان کوہِ صفا کے دامن میں واقع تھا اور اس میں بیٹھ کر دشمن کے حملے کا اچھی طرح دفاع کیا جاسکتا تھا۔ ستم رسیدہ مسلمانوں نے اس خطیرۂ قدس کو اس وقت چھوڑا جب حضرت عمرؓ بن خطاب اسی جگہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر آن گرے اور ساقئ کوثر کے دستِ مبارک سے بادۂ توحید پی کر مخمور ہو گئے۔

شعب ابی طالب کے پُرکٹھن دور میں جس طرح بنوہاشم نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت وصیانت کا عہد کیا تھا اسی طرح بنومُطّلب نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع وحفاظت کی قسم کھائی تھی۔ چنانچہ شعب ابی طالب میں محصور رہ کر جس طرح بنوہاشم مصائب وآلام کی چکی میں پستے رہے اسی طرح مُطّلبی بھی درّہ میں اقامت گزین رہ کر ہر قسم کی سختیاں جھیلتے رہے۔ ان وفاشعاروں میں حضرت عبیدہؓ بھی شامل تھے۔

جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو مدینہ کی طرف ہجرت کرنے کی اجازت دی تو حضرت عبیدہؓ بھی اپنے بھائیوں طفیلؓ، حصینؓ اور بھتیجے مسطحؓ بن اثاثہ کے ساتھ ہجرت کر کے مدینہ پہنچے۔ ہجرت کے وقت ان کی عمر ۶۰ برس سے متجاوز تھی اور آپؓ، رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بڑی قدرومنزلت کے حامل تھے۔ اسی لیے لوگوں میں ''شیخ المہاجرین'' کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبیدہؓ کو مدینہ میں ایک قطعۂ زمین مرحمت فرمایا جس میں وہ اپنے سارے خاندان سمیت آباد ہو گئے۔ مہاجرین میں سے حضرت عبیدہؓ کا بھائی چارہ حضرت بلال بن رباح حبشیؓ سے قائم تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مابین مواخات قائم کروائی تو حضرت عبیدہؓ کو حضرت عمیر بن حمام انصاریؓ کا دینی بھائی بنایا۔

ہجرت کے بعد مسلمانوں کو کسی قدر اطمینان نصیب ہوا اور وہ کفار کے دستِ تعدی سے محفوظ ہو گئے۔ تاہم مشرکین مکہ کے حملہ کا ہر وقت خطرہ موجود تھا۔ اسی خطرے کے تدارک کے لیے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ کی چھوٹی چھوٹی مسلح جماعتیں وقتاً فوقتاً مکہ کی طرف یا مدینہ کے نواح میں بھیجتے رہتے تھے۔ ایسی مہمات کو سرایا سے موسوم کیا جاتا ہے۔ ان کا سب سے بڑا مقصد یہ تھا کہ دشمنوں کی نقل وحرکت پر نظر رکھی جائے تاکہ وہ بے خبری میں حملہ نہ کر دیں۔ غزوۂ بدر سے پہلے جو سرایا پیش آئے ان میں سے ایک سریہ کی قیادت کا شرف حضرت عبیدہؓ کو حاصل ہوا۔ یہ مہم شوال ۱ھ میں پیش آئی اور ''سریہ عبیدہؓ بن حارث'' یا ''سریہ رابغ'' کے نام سے مشہور رہے۔ اس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساٹھ یا اسّی سواروں کے ساتھ حضرت عبیدہؓ بن حارث کو قریش کی نقل وحرکت کا پتہ چلانے کے لیے وادئ رابغ کی طرف روانہ فرمایا۔ حجاز کے ساحلی علاقے میں ثنیۃ المرّہ کے مقام پر مسلمانوں کا سامنا قریش کے ایک قافلے سے ہوا جو ابوسفیان (بروایت دیگر عکرمہ بن ابی جہل) کی قیادت میں دوسو آدمیوں پر مشتمل تھا۔ قریش اگرچہ تعداد میں زیادہ تھے لیکن انہوں نے لڑنے سے گریز کیا اور پہلو بچا کر نکل گئے۔ حضرت عبیدہؓ کی ماتحتی میں حضرت سعدؓ بن ابی وقاص جیسے

۱۸ جولائی: صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے امریکی سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 ملٹری اور سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔ اس کے علاوہ 9 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

پرجوش مجاہد بھی تھے، انہوں نے اس موقع پر راہ حق میں ایک تیر چلا ہی دیا۔ صحیح بخاری میں حضرت سعدؓ سے روایت ہے کہ میں پہلا عرب ہوں جس نے راہِ خدا میں تیر چلایا۔ گویا سریۂ عبیدہؓ بن حارث میں سب سے پہلے اللہ کی راہ میں تیر چلایا گیا۔

بعض روایتوں میں ہے کہ حضرت عبیدہؓ بن حارث سب سے پہلے صحابی ہیں جنہیں رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سریہ کی قیادت کے لیے نشان (علَم یا لواء) مرحمت فرمایا، لیکن کچھ دوسری روایتوں کے مطابق اس شرف میں عم رسول حضرت حمزہؓ بن عبدالمطلب کو سبقت حاصل ہے۔

۷ ارمضان المبارک ۲ ہجری کو میدان بدر میں علمبر داران حق اور معبودان باطل کے پرستار ایک دوسرے کے مقابل ہوئے تو حضرت عبیدہؓ بھی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب تھے۔ سب سے پہلے لشکرِ قریش سے عمرو بن الحضرمی کے بھائی عامر حضرمی نے آگے بڑھ کر مبارزطلبی کی۔ حضرت عمرؓ کے غلام مہجعؓ اس کے مقابلے کے لیے گئے اور مردانہ وار لڑ کر شہید ہوگئے۔ طبری اور کچھ دیگر مورخین کا بیان ہے کہ عامر سے مقابلہ کے دوران کسی بدنہاد مشرک نے ان پر تیر چلا دیا اور وہ اس تیر کے زخم سے واصل بحق ہوئے۔ اس کے بعد عتبہ وشیبہ پسران ربیعہ بن عبدشمس اور ولید بن عقبہ آگے بڑھے اور مسلمانوں کو مقابلہ کے لیے للکارا۔ مسلمانوں کی طرف سے حضرت عوفؓ، معاذؓ اور معوذؓ پسران حارث اُن کے مقابلہ پر نکلے۔ یہ تینوں انصاری تھے۔ عتبہ نے ان سے ان کا نام ونسب پوچھا اور جب معلوم ہوا کہ یہ مدینہ والے ہیں تو پکارا:

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! یہ لوگ ہمارے جوڑ کے نہیں ہیں''۔

اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تینوں انصاری مجاہدوں کو پیچھے ہٹ آنے کا حکم دیا اور حضرت حمزہؓ، علیؓ اور عبیدہؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا:

''حمزہ، علی اور عبیدہ جاؤ اور دینِ حق کی خاطر ان سے لڑو''۔

تینوں جواں مرد نیزے ہلاتے ہوئے اپنے حریفوں کے مقابل جا کھڑے ہوئے۔ علامہ ابن سعد کا بیان ہے کہ حضرت حمزہؓ، عتبہ کے مقابل ہوئے اور للکار کر کہا:

''میں حمزہ بن عبدالمطلب ہوں، میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا شیر ہوں''۔

عتبہ نے اس کے جواب میں کہا: میں اپنے حلفا کا شیر ہوں۔ یہ تمہارے ساتھ کون ہیں؟

حضرت حمزہؓ نے فرمایا: یہ علیؓ بن ابی طالب اور عبیدہؓ بن حارث ہیں۔

عتبہ بولا: ہاں اب یہ ہمارے کفو اور جوڑ کے آدمی ہیں۔

لڑائی شروع ہوئی تو عتبہ حضرت حمزہؓ کے ہاتھ سے اور ولید حضرت علیؓ کے ہاتھ سے مارا گیا۔ یہ دیکھ کر طعیمہ بن عدی بن نوفل جوش میں آ گیا اور وہ ہنکارتا ہوا آگے بڑھا لیکن شیر خدا حضرت حمزہؓ نے ایک ہی وار میں اس کو بھی ڈھیر کر دیا۔ البتہ حضرت عبیدہؓ اور شیبہ میں دیر تک کشمکش ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ دونوں بے دم ہو گئے، لیکن آخری مرتبہ شیبہ نے اپنی تلوار سے ایک بھرپور وار حضرت عبیدہؓ پر کیا جس سے وہ شدید زخمی ہو گئے۔ ان کا ایک پاؤں شہید ہو گیا اور پنڈلی کی ہڈی سے گودا بہنے لگا۔ یہ دیکھ کر حضرت علیؓ جو اپنے دشمن سے فارغ ہو چکے تھے، ادھر بڑھے اور شیبہ کو جہنّم واصل کر کے حضرت عبیدہؓ کو میدان جنگ سے اٹھا لائے۔

جب حضرت عبیدہؓ کو رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اٹھا کر لائے تو ان کا جسم زخموں سے چُور چُور تھا۔ ان کی حالت دیکھ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت صدمہ پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں تسلی دی اور اپنا سرِ اقدس اظہارِ شفقت کے طور پر ان کے زانو پر رکھ دیا۔ حضرت عبیدہؓ نے فخرِ موجودات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا:

''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا مجھے مرگِ شہادت نصیب نہ ہوگی؟''

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ تم شہید ہو اور نیکوکاروں کے پیشوا ہو۔

مہبط وحی ورسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی سن کر حضرت عبیدہؓ کا چہرہ فرطِ مسرت سے چمک اٹھا اور انہوں نے عرض کی:

''اگر آج ابوطالب زندہ ہوتے اور مجھے اس حالت میں دیکھتے تو ان کو یقین ہو جاتا کہ میں ان کے اس قول کا کس قدر مستحق ہوں۔

ونسلمه حتى نصرع حوله

ونذهل عن ابنائنا والحلائل

ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کریں گے یہاں تک کہ ان کے اردگرد جانیں دے دیں گے اور اپنے اہل وعیال سے بے نیاز ہو جائیں گے''۔

معرکۂ بدر کے بعد لشکرِ اسلام نے مدینہ کو مراجعت کی تو راستے میں حضرت عبیدہؓ کا وقتِ آخر آ پہنچا۔ ان کی روح مطہر نے وادی صفراء میں داعیٔ اجل کو لبیک کہا اور اسی وادی کو ان کی ابدی آرام گاہ بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ ان کی تدفین کے بعد مدتوں تک وادیٔ صفراء کی فضا میں مشک کی خوشبو بسی رہی، جو کوئی ادھر سے گزرتا مسحور کن خوشبو کی لپٹیں اسے مدہوش کر دیتیں۔ اللہ اللہ یہ درجہ ہے ایک عاشقِ رسول اور شہید راہِ حق کا

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے دار و رسن کہاں

شہادت کے وقت حضرت عبیدہؓ کی عمر ۶۳ برس تھی۔ انہوں نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں خدیجہ، صفیہ، بجیلہ اور ریطہ اور چھ لڑکے معاویہ، حارث، محمد، منقد، عون اور ابراہیم چھوڑے۔

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

☆☆☆☆☆

۲۰ جولائی: صوبہ وردگ کے ضلع سید آباد میں IED بم دھماکے کے نتیجے میں 2 امریکی ٹینک تباہ ہو گئے اور ان میں سوار کم از کم 7 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

مصافحہ اور معانقہ کے آداب

حکیم محمد احمد ظفر

جن لوگوں سے ہمیں زیادہ محبت ہوتی ہے ان کی ملاقات کے وقت آدمی خود بخود مجبُور ہو جاتا ہے کہ ان سے ہاتھ ملائے اور ان سے گلے ملے۔ اسلام نے انسان کے اس جذبہ کی تحسین فرمائی ہے اور اس پر ثواب مرتب فرمایا ہے:

''جب دو مسلمان آپس میں ملتے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے علیحدہ ہونے سے قبل اللہ تعالیٰ انہیں اپنی مغفرت کے دامن میں چھپا لیتا ہے''۔ (مسند احمد، ترمذی، ابن ماجہ، ابوداؤد)

اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمد الله واستغفرا غفر لهما (ابو دائود)

''جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو انہیں بخش دیا جاتا ہے''۔

بخاری میں ہے: قتادہ کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا انسؓ سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مصافحہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔

اور حماد بن زیدؒ نے ابن مبارکؒ سے دونوں ہاتھوں سے مصافحہ کیا۔ (صحیح بخاری)

مصافحہ کا رواج سب سے پہلے یمن سے مدینہ منورہ آیا۔ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی افادی حیثیت اور فطرت انسانی کے مطابق ہونے کی وجہ سے اسے قبول فرمالیا اور اہل اسلام کے مابین محبت و یگانگت کے اظہار کا ایک ذریعہ قرار دیا۔ (مسند احمد)

چنانچہ فرمایا: ''السلام علیکم کا تکملہ یہ ہے کہ تم آپس میں مصافحہ کرو''۔ (ترمذی، مسند احمد)

وجہ اس کی یہ ہے کہ جونہی دو ہاتھ آپس میں ملتے ہیں اسی وقت قلب کی تمام کدورتیں ختم ہو جاتی ہیں اور دلوں میں باہمی محبت کی لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی وجہ سے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

تصافحوا یذهب الغل وتهادوا تحابوا وتذهب الشحنا (مؤطا امام مالک)

''ملاقات کے وقت آپس میں مصافحہ کرو کیونکہ اس سے دلوں کے کینے اور بغض دور ہو جاتے ہیں اور آپس میں ہدیے بھیجا کرو اس سے محبت بڑھتی ہے اور دشمنی زائل ہو جاتی ہے''۔

ناصرف دلوں کے کینے اور بغض دور ہوتے ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی گناہوں کی معافی ہو جاتی ہے اور دو مسلمانوں کی باہمی محبت سے اللہ تعالیٰ اس قدر خوش ہوتے ہیں کہ دونوں مصافحہ کرنے والوں کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ چنانچہ سید دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

المسلمان اذا تصافحا لم یبق بینهما ذنب الا سقط (بیهقی شعب الایمان)

''جب دو مسلمان آپس میں ملتے ہیں تو ان کے سب گناہ ساقط ہو جاتے ہیں''۔

اگرچہ امام قرطبی یہاں ذنب سے کینہ اور دشمنی مراد لیتے ہیں لیکن یہاں اس سے مراد گناہ بھی ہیں کیونکہ احادیث اس معنی کی بھی تائید کرتی ہیں۔

صحابہ کرامؓ جہاں ایک دوسرے کو سلام کہتے تھے وہاں جوش محبت میں مصافحہ بھی کرتے تھے۔ چنانچہ بخاری اور مسلم نے سیدنا کعب بن مالکؓ کی حدیث تو بہ روایت کی ہے۔ سیدنا کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف فرما تھے، سیدنا طلحہ بن عبید اللہؓ دوڑ کر آئے اور مجھ سے مصافحہ کیا اور مجھے مبارک باد دی۔

ترمذی اور ابن ماجہ میں روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم میں سے اگر کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست کو ملے تو کیا وہ اس کے لیے جھکے؟ فرمایا: نہیں۔ پوچھا: کیا وہ اس کو لپٹ جائے اور اسے چومے؟ فرمایا: نہیں۔ کہا: کیا وہ اس کو ہاتھ سے پکڑے اور مصافحہ کرے؟ فرمایا: ہاں۔ (ترمذی، مسند احمد، ابن ماجہ)

علما نے لکھا ہے کہ مصافحہ کرتے وقت بشاش چہرے کے ساتھ دعائے مغفرت کرنا بھی مستحب ہے (کتاب الاذکار نوویؒ)۔ کیونکہ ہنستے چہرے کے ساتھ مسلمان بھائی کو ملنا بھی ایک نیکی ہے۔ (صحیح مسلم)

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کا ہاتھ مصافحہ کے لیے پکڑتے تو اس کو اس وقت تک نہ چھوڑتے جب تک یہ دعا نہ پڑھ لیتے **ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار**۔

مصافحہ دونوں ہاتھوں سے کرنا چاہیے، جیسا کہ بخاری میں ہے کہ حماد بن زیدؒ نے دونوں ہاتھوں کے ساتھ عبد اللہ بن مبارکؒ سے مصافحہ کیا۔ طبرانی وغیرہ کی احادیث سے بھی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دونوں ہاتھوں کے ساتھ مصافحہ کرنا ثابت ہے۔ اس سے محبت ومودت میں اضافہ ہوتا ہے اور باہمی تعلقات پختہ ہوتے ہیں۔ جہاں تک معانقہ کا تعلّق ہے تو اس سلسلہ میں امام ابوداؤد نے معانقہ کا باب باندھ کر سیدنا ابوذر غفاریؓ کے بارے میں روایت نقل کی ہے۔ عنزہ کا ایک شخص روایت کرتا ہے کہ جب ابوذر غفاریؓ کو شام بھیجا گیا، تو اس شخص نے کہا: میں آپ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پوچھنا چاہتا ہوں۔ ابوذرؓ نے کہا کہ اگر وہ کوئی راز کی بات نہ ہوئی تو میں تمہیں ضرور بتاؤں گا۔ میں نے کہا: وہ راز کی بات نہیں ہے، کیا آپ لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ فرماتے تھے؟ سیدنا ابوذرؓ نے کہا کہ میں سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب بھی ملا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے مصافحہ فرمایا۔

(بقیہ صفحہ ۱۴ پر)

۲۱ جولائی: صوبہ فراہ کے ضلع گلستان میں قندھار ہرات مین ہائی وے پر مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 17 نیٹو آئل ٹینکرز تباہ ہو گئے اور 11 سیکورٹی اہلکار بھی مارے گئے۔

عیدالفطر کے موقع پر حضرت امیرالمومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد الحمد لله الذی نصر عبده واعزّ جنده ، وهزم الاحزاب وحده والصلوة والسلام علی من لانبی بعده وبعد !

افغانستان کے مجاہد عوام اور امتِ مسلمہ کو عیدالفطر کی مبارک باد کے ساتھ ساتھ افغانستان میں جاری کامیابیوں پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے روزوں، جہاد اور راہِ حق میں پہنچنے والی تکالیف کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائیں، میں چاہتا ہوں کہ اس اہم موقع کی مناسبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے مندرجہ ذیل موضوعات پر اپنے خیالات آپ تک پہنچاؤں۔

افغانستان میں جاری تحریک جہاد کے بارے میں:

اسلام اور افغانستان کے دشمنوں نے اِس سال کو مجاہدین کی شکست اور اپنے مذموم مقاصد تک پہنچنے کا اہم ہدف سمجھ رکھا تھا، اور انہوں نے اپنے عوام اور عالمی برادری کو بنیادی تبدیلی کے حوالے سے امید دلائی ہوئی تھی، لیکن الحمدللہ عملی طور پر اُن کے تمام منصوبے اُن کے اندازوں کے برعکس ثابت ہوئے، اور اس سال دشمن گزشتہ سال کے مقابلے میں بڑے پیمانے پر جانی اور مالی نقصان سے دوچار ہوا۔ مجاہدین ماضی کے مقابلے میں دشمن کی چالوں سے اب بہت زیادہ آشنا ہیں، وہ آلاتِ حرب جو دشمن کے لیے زیادہ نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں' آئے روز مجاہدین کے ہاتھ لگ رہے ہیں، اور اب سبھی لوگ دشمنوں کو زیادہ سے زیادہ نقصان پہنچانے اور ان کے ہیلی کاپٹروں کے گرائے جانے کے گواہ ہیں۔ دوسری جانب عوام کی مجاہدین کے ساتھ بے پناہ معاونت، دشمن کی صفوں میں مجاہدین کا نفوذ، سرزمین افغانستان کے کونے کونے میں تحریک جہاد کی موجودگی، روزانہ کی بنیاد پر عسکری کارروائیوں اور نئی نئی حکمت عملیوں میں اضافہ، اور ملک کے شمال اور جنوب میں اعلیٰ حکومتی اہل کاروں کو ان کے منطقی انجام تک پہنچانا...... یہ سب وہ کوششیں ہیں جو ہمیں جلد کامیابی اور روشن مستقبل کی نوید دے رہی ہیں۔ اگر ہم ''بدر'' کے نام سے جاری اِس سال میں مجاہدین کے آپریشن کا موازنہ گزشتہ برسوں سے کریں اور دشمنوں کی مسلسل شکست اور ان کی متزلزل کیفیت کا بغور جائزہ لیں تو ایک طرف مجاہدین کے مضبوط جذبے اور بلند ہمتی اور دوسری جانب دشمن کے لیے ہمہ جہت زوال کی واضح تصویر ہمارے سامنے آتی ہے۔

اسی طرح عالمی سطح پر امریکہ کے حالات ماضی کی طرح نہیں ہیں۔ امریکہ اپنی معیشت کے حوالے سے ماضی کے مقابلے میں زیادہ شدید مشکلات کا سامنا کر رہا ہے، نیٹو کے رکن ممالک اور ان کے عوام اب افغانستان کی جنگ کے حوالے سے اصل حقائق کو سمجھ رہے ہیں اور وہاں کے عوام کے اذہان میں اس بے مقصد جنگ کے خلاف موقف مضبوط ہوتا جا رہا ہے، صلیبی اتحاد میں شامل ممالک یکے بعد دیگرے افغانستان سے اپنی افواج نکال رہے ہیں، خطے کے ممالک اور عوام امریکہ کی ہٹ دھرمی کی سیاست کی وجہ سے سخت پریشان ہیں۔ مجموعی طور پر یہ حالات ہمارے مقدس جہاد کی کامیابی کی نوید دے رہے ہیں۔

افغانستان سے امریکی فوجوں کے محدود انخلا کے بارے میں:

سب سے پہلے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ صلیبی افواج کا محدود انخلا کلی طور پر افغانستان کے مسئلے کا حل نہیں ہوسکتا، بلکہ ان کے مکمل انخلا تک جہاد پوری قوت کے ساتھ جاری رہے گا، کیوں کہ اس طرح کے نمائشی اقدامات افغانستان کے مسئلے کو اور بھی پیچیدہ بنائیں گے اور نقصان دہ نتائج کو جنم دیں گے۔

افغانستان میں مستقل امریکی فوجی اڈوں کے بارے میں:

افغان قوم اس بات کے لیے قطعی آمادہ نہیں کہ یہاں پر مستقل امریکی اڈے ہوں۔ افغان عوام ملک میں کفار کی افواج کے کم یا زیادہ فوجیوں کی موجودگی کو یہود و نصاریٰ قبضے سے تعبیر کرتے ہیں، اگر امریکی حکام اس حوالے سے ہٹ دھرمی جاری رکھیں گے، جہادی تحریک اور افغان عوام کے موقف کو ملحوظ خاطر نہیں رکھیں گے، تو پھر وہ بھی ان سے اسی بات کی توقع رکھیں، جیسے کہ افغانستان کے دس سالہ قبضے کے دوران بلین ڈالرز کے مصارف اور ہزاروں فوجیوں کی ہلاکت کے باوجود وہ کابل میں ایک لمحے کے لیے بھی آرام اور سکون محسوس نہیں کرسکے۔ پوری قوم، خاص طور پر علمی، سیاسی اور قومی شخصیات کو چاہیے کہ وہ امارت اسلامیہ افغانستان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے امریکی اڈوں کے خلاف مشترکہ موقف اپنائیں، اور امریکیوں پر یہ بات واضح کردیں کہ پوری افغان قوم امریکی اڈوں کی مخالف ہے۔ مستقل اڈوں کے منصوبے میں حصّہ لینے والے، چاہے وہ جرگے کے عنوان تلے ہو یا پارلیمنٹ کی چھتری تلے......صرف اور صرف اپنے دین سے غداری کے مجرم تصور کیے جائیں گے۔

ملک کے مستقبل کے بارے میں:

ہمارا عزم ہے کہ مستقبل کے افغانستان میں ایک ایسا حقیقی اسلامی نظام ہوگا جو ملک کے تمام رہنے والوں کے لیے قابل اعتماد ہوگا، جس میں ملک کی تمام اقوام حصّہ دار ہوں، اور تمام امورِ مملکت' اہل افراد کے سپرد ہوں، عالمی اور علاقائی ممالک کے ساتھ دوطرفہ احترام، شرعی موقف پر قائم تعلقات کی بنیاد ہو، اور اس بات کی پوری کوشش کی جائے گی کہ

۲۱ جولائی: صوبہ کنڑ کے ضلع ناری میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے نیٹو ملٹری سپلائی کانوائے پر حملہ کرکے 12 سپلائی ٹرک تباہ کردیئے۔ حملے کے نتیجے 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور درجنوں زخمی ہو

افغانستان پر مسلط کی جانے والی ۳۰ سال سے زائد جنگوں کے سبب ہونے والے مسلمانوں کے مادی اور معنوی نقصانات کا ازالہ کیا جائے۔ اس میں شک نہیں کہ افغانستان میں زراعت کے لیے زرخیز زمینوں کے ساتھ ساتھ معدنی ذخائر سے مالا مال کانیں اور توانائی کے وسیع ذخائر موجود ہیں۔ امن اور استقرار کی حالت میں ہم ان شعبہ جات کی ترقی کے لیے بھرپور کوششیں کر سکتے ہیں۔ غربت، بے روزگاری، تنزلی اور پسماندگی کے مسائل جو دیگر اجتماعی اور اقتصادی مشکلات کا باعث ہیں، سے چھٹکارا حاصل کر سکیں۔

دشمنوں کے پروپیگنڈے کے برعکس امارتِ اسلامیہ افغانستان نے کبھی بھی اقتدار پر انحصار کی پالیسی نہیں رکھی ہے، افغانستان جیسے کہ تمام افغان عوام کا گھر ہے اسی طرح اس کی حفاظت اور اس کو چلانے کا حق سب افغانوں کو حاصل ہے۔ آنے والی تبدیلیاں ایسی نہیں ہونی چاہئیں جیسے کمیونزم کی شکست کے بعد تبدیلیاں لائی گئی تھیں۔ جب تمام وسائل لوٹ لیے گئے اور ملکی ادارے تباہ کر دیے گئے۔ بلکہ اس کے لیے مضبوط منصوبہ بندی کرنی پڑے گی۔ مجاہدین کی کامیابی کی صورت میں تمام قومی املاک، حکومتی ادارے، اور خصوصی مراکز میں کیے گئے اقدامات کا تحفظ ہوگا، اور ملک کے متخصص طبقے اور قومی تاجروں کو بلا استثنائے رنگ و نسل، دین اور ملت کی مزید خدمت کے لیے ابھارا جائے گا۔

مذاکرات کے حوالے سے:

امارتِ اسلامیہ افغانستان ملک میں جاری موجودہ مسئلے کی جڑ قابض افواج کی موجودگی، ان کی اندھا دھند بمباریوں، رات کی تاریکی میں مارے جانے والے چھاپوں، ظلم و بربریت اور طاقت کے استعمال کو قرار دیتی ہے، اور مسائل کا حل ان مظالم کے خاتمے میں دیکھتی ہے۔ اسی طرح عامۃ المسلمین کی دینی اور دنیوی ترقی کو آزاد اسلامی نظام کے قیام میں دیکھتی ہے اور اس ہدف تک پہنچنے کی خاطر ہر جائز راہ پر غور و فکر کیا جا سکتا ہے۔ قیدیوں کے تبادلے کے حوالے سے اب تک کئی اطراف کے ساتھ رابطے ہوئے ہیں، ان رابطوں کو کسی بھی صورت میں ملک میں جاری مسئلے کو ختم کرنے کے حوالے سے ہمہ گیر مذاکرات نہیں قرار دیا جا سکتا، البتہ امارتِ اسلامیہ ایک منظم سیاسی اور عسکری قوت کے طور پر اس حوالے سے ایک مضبوط اور مستقل موقف رکھتی ہے جس کو بارہا واضح کیا جاتا رہا ہے۔

بون کی متوقع کانفرنس کے حوالے سے:

یہ کانفرنس بھی دس سال قبل ہونے والی کانفرنس سے مختلف نہیں ہوگی، کیونکہ اس میں افغان عوام کے حقیقی نمائندے نہیں ہیں، اور نہ ہی اس کانفرنس میں افغانستان کی مشکلات کے بنیادی اور حقیقی حل پر توجہ دی جائے گی۔ گزشتہ کانفرنسوں اور جرگوں کی طرح یہ کانفرنس بھی پروپیگنڈے اور نمائشی اہداف رکھتی ہے۔ اس کانفرنس میں وہی کچھ کہا جائے گا جو پہلے سے وائٹ ہاؤس اور پینٹا گون میں طے پا چکا ہوگا۔ ہم ان تمام ممالک کو جو افغانستان کے اس مسئلے میں دخیل ہیں، مشورہ دیتے ہیں کہ افغانستان کے مسئلے کے نمائشی اور مصنوعی حل کے بجائے، اس مسئلے کے واقعی اور عملی حل میں لگ جائیں۔ ان کو چاہیے کہ وہ افغانستان میں چشم کشا حقیقتوں کا ادراک کریں۔ افغان عوام اپنے آپس کے مسائل اور آپس کی صلح کی بہترین تاریخ رکھتے ہیں، لیکن اس کے لیے لازمی شرط تمام معاملات میں بیرونی مداخلت کی کلی بندش ہے۔ امارتِ اسلامیہ افغانستان اپنے ایک اصولی حق کے طور پر اپنے دین و ملت کے دفاع کی خاطر اپنی جائز مزاحمت کو آگے لے کر جا رہی ہے اور اس مزاحمت کی سب سے بڑی وجہ ملک میں قابض افواج کی موجودگی ہے۔ اگر عالمی صلیبی اتحاد اپنا قبضہ ہمارے ملک سے ختم کر دے تو امارتِ اسلامیہ اس بات کے لیے تیار ہے کہ وہ اپنے افغان بھائیوں کے ساتھ مشترکہ نکات تلاش کرے۔

ہم پڑوسی ممالک سمیت پوری دنیا سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ افغانستان کے مستقبل کے حوالے سے استعماری طاقتوں کے کھیل کا حصّہ نہ بنیں، کیونکہ یہ کسی کے مفاد میں نہیں۔ امارتِ اسلامیہ افغانستان اس بات کا عزمِ مصمم رکھتی ہے کہ وہ بیس لاکھ سے زائد شہدا کے خون کے وارث کی حیثیت سے افغانستان کے مستقبل کی بابت دوسروں کی مداخلت کے بغیر آزادانہ فیصلے کرے گی، جس میں ہمارے شہدا کے ارمانوں، ہمارے دینی اور ملی مفادات اور افغان عوام کی عزت و وقار محفوظ ہوں گے۔ ہم تمام فریقوں پر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ افغان عوام مسلط کردہ نظام کو نہیں مانتے اور نہ ہی اس طرح کے نظام اس سرزمین پر مستقل حیثیت اختیار کر سکتے ہیں۔

کابل انتظامیہ کے اہل کاروں کی بابت:

کابل انتظامیہ میں موجود افغانوں کو ایک بار پھر دعوت دیتے ہیں کہ وہ صلیبی افواج کی حمایت سے دست بردار ہو جائیں اور امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر اسلام دشمنوں کا مقابلہ کریں۔ مجاہدین کے ساتھ ان کا مل جانا صلیبی افواج کو افغانستان سے مزید جلدی نکلنے پر آمادہ کرے گا، اور اس کام کے کرنے سے ہماری مظلوم ملت کی قربانی رنگ لائے گی، یہ سرزمین آزادی، امن اور اسلامی نظام کی برکات سے خوبصورت اور منور ہو جائے گی اور یہی سب کے مفاد میں ہوگا۔

حق کے مورچوں کی حفاظت کرنے والے مجاھدین کے لیے:

الف: حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے یہ بات لازم ہے کہ آپ اپنی جہادی ذمہ داریوں کی طرف بھرپور انداز میں متوجہ ہوں، آپ لوگوں کی کوششوں کی وجہ سے ملک کے بہت سارے علاقے دشمن کے ناپاک وجود سے پاک ہو چکے ہیں، اس بات کی مزید کوشش میں لگ جائیں کہ ملک کے دیگر علاقے بھی دشمن کے وجود سے پاک ہو جائیں، اپنے جہادی امور میں کسی بھی قسم کی غفلت نہ کریں، اپنی عسکری کارروائیوں میں عزمِ مصمم، اعلیٰ تدابیر اور منظم منصوبوں کو بروئے کار لائیں، ہر کام میں اپنا نصب العین اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنائیں۔

ب: جہاد کے ایک اہم رکن کے طور پر اپنے امیر کی اطاعت اور ملنے والے لائحہ عمل کی اطاعت کو مکمل طور پر ملحوظ خاطر رکھیں۔ ملک کے اطراف و اکناف میں ہماری جانب سے مقرر کیے گئے جہادی مسئولین آپ کے شرعی امیر ہیں، آپ لوگوں کو چاہیے کہ ان کی مکمل اطاعت

۲۱ جولائی: مجاہدین نے صوبہ پکتیہ کا ضلع زیرک میں افغان فورسز پر حملہ کر کے 9 اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

کریں۔

ج: جو احتیاطی تدابیر وقتاً فوقتاً آپ کے امرا کی جانب سے آپ کے سامنے پیش کی جاتی ہیں ان پر سختی سے عمل پیرا ہوں، اور اگر آپ اس میں غفلت برتیں گے یا اپنی طاقت کے باوجود احتیاط سے کام نہیں لیں گے، تو ہوسکتا ہے دنیا میں دشمن کی جانب سے نقصان پائیں، اور اللہ کے ہاں بھی آپ کا مواخذہ ہو۔

د: عام شہریوں کے ساتھ معاملات میں انتہائی محتاط رہیں، اچھے اخلاق اور اچھے رویّے کے ساتھ لوگوں کے دلوں کو جیت لیں، ہمارے عوام مسلمان اور مجاہد ہیں اور اسلام کی خاطر انہوں نے سب سے زیادہ قربانیاں دی ہیں اور سب سے زیادہ مصائب برداشت کیے ہیں، معاشرے کے ہر فرد بوڑھے، جوان، بچوں اور خواتین کا احترام ملحوظ خاطر رکھیں۔ جب کبھی کسی کے بارے میں کوئی معاملہ پیش آئے تو سب سے پہلے اس کی مکمل چھان بین کرلیا کریں۔ غلط اور جانب دارانہ اطلاعات کی بنیاد پر کسی کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ عوام کے نیک مشوروں کا پورا احترام کریں، آپ جب عام لوگوں کے ساتھ معاملات کریں تو خود سے سوال کریں کہ اگر میرے پاس اسلحہ نہ ہوتا اور میں ایک عام فرد ہوتا تو میرا لوگوں کے ساتھ کس طرح کا رویہ ہوتا؟ یا جس شخص کا میں سامنا کررہا ہوں اگر اس کی جگہ میرا باپ، بھائی یا کوئی دوسرا قریبی رشتہ دار ہوتا تو اس کے ساتھ میں کس طرح کا معاملہ کرتا؟ مجاہدین کو چاہیے کہ وہ ہر حال میں عوام کے ساتھ نرمی اور رحم دلی سے بھرپور رویہ رکھیں، اور کسی بھی صورت میں اپنے آپ کو لوگوں سے بالاتر اور طاقت ور نہ سمجھیں۔

ھ: جب تک امارتِ اسلامیہ کی قیادت کی جانب سے کسی کام کا حکم نہ دیا گیا ہو، یا صوبائی ذمہ داروں کی جانب سے اجازت نہ دی گئی ہو، اپنے طور پر لوگوں کو احکامات جاری نہ کریں یا ان پر پابندی مت لگائیں، یہ کام جہاد اور مجاہدین کی بدنامی کا سبب بنتے ہیں اور دشمن کو منفی پروپیگنڈے کا موقع ملتا ہے، اور اس طرح عوام اور مجاہدین کے مابین بُعد پیدا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے پوری کوشش کریں کہ ملنے والے احکامات اور اوامر علاقے کے لوگوں اور علمائے کرام کے باہمی مشوروں کے ساتھ نافذ العمل کریں۔

و: اسلامی امارت سے وابستہ کسی بھی فرد کو اس بات کی اجازت نہیں کہ وہ لوگوں سے زبردستی پیسے طلب کرے، جو بھی مجاہد یا کسی اور نام سے قومی تاجروں، زمینداروں اور مال دار لوگوں سے بندوق کے زور پر پیسے طلب کرتے ہیں اور پیسوں کے لیے مسلمانوں کو اغوا کرتے ہیں اُن کا راستہ سختی سے روکیں۔ اور اگر ایسے لوگ ہاتھ لگ جائیں تو ان کو شرعی سزا دیں، مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت جہاد کے اہم اہداف میں سے ہے۔

ز: آخر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ جہادی کارروائیوں کے ساتھ ساتھ علمی مطالعہ اور تعلیم، دینی دعوت، ادعیہ ماثورہ، وظائف، ورزش اور جہادی مشقوں پر بھی خاص توجہ دیں۔ صورت اور سیرت کو شریعتِ مقدس کے موافق رکھیں، اور عوام کے مابین پاک باز، راست گو، خدا سے ڈرنے والے، نیک اور خیر خواہ انسانوں کی طرح زندگی بسر کریں۔

ح: مجاہدین کا لائحہ عمل ہر محاذ اور صوبے تک پہنچ چکا ہے۔ ہر صوبے کا جہادی مسئول اس بات کو یقینی بنائے کہ اس کے مجاہدین لائحہ عمل کو سمجھ چکے ہیں اور اس پر عمل پیرا ہیں۔

یونی ورسٹیوں کے اساتذہ، طلبہ، اصحاب بِصیرت، اور قلم کاروں کے لیے:

محترم حضرات! ہمارا مستقبل ہماری ہمہ جہت آزادی سے مربوط ہے، اگر ہمارے پاس ایک مستقل ملک نہیں ہوگا تو ہمارا مستقبل غلامی ہوگا، اور آقا کبھی بھی غلام کے لیے وہ کچھ نہیں چاہتا جو اپنے لیے چاہتا ہے، بلکہ اسے صرف ایک حربے کے طور پر استعمال کرتا ہے، اسی بنا پر گزشتہ ایک دہائی کے دوران قابض حملہ آوروں نے بڑے اور اسٹرٹیجک منصوبے، جس میں بڑے بڑے آبی بند، بجلی کی پیداوار کا قومی نظام اور کان کنی کا وسیع نظام شامل ہے، کو مکمل نہیں کیا ہے جو ہمارے ملک کی معیشت کے لیے انتہائی اہمیّت رکھتا ہے، بلکہ اس کے برعکس انہوں نے علاقائی اور قومی تفریق کی آگ کو بھڑکانے کے لیے خفیہ اور کھلم کھلا سازشیں کی ہیں، جو ہمارے ملک کی تباہی کی ہم معنی ہیں۔ یہ ہمارا اور آپ کا مشترکہ قومی اور اسلامی فریضہ ہے کہ اپنی نئی نسل کو دشمن کے اس پروپیگنڈے کے اثرات سے بچائیں، جیسے کہ ہمارے مجاہد عوام نے مقدس جہاد کی برکت سے مغربی طاقتوں کا ملک پر سیاسی اور عسکری قبضے کا راستہ روکا، اسی لیے ہمیں چاہیے کہ ہم پوری سنجیدگی کے ساتھ اس مسلمان اور غیرت مند ملک میں مغرب کی بے راہ اور مفسد تہذیب اور ان کی تباہ کن فکری لہروں کے پھیلنے کا راستہ بھی روکیں، اور پوری محبت، اخلاص اور بلند افغانی ہمت کے ساتھ اپنی آنے والی نسلوں کی زندگی اسلام کی مقدس تہذیب کے دامن میں محفوظ کریں، اور اگر ایسا نہ ہوا تو خدانخواستہ ہماری غیرت مند قوم بھی مغرب کے زہریلے اثرات کی وجہ سے اپنے روشن اسلامی ماضی سے دور ہوجائے گی۔

اساتذہ، طلبہ، کالم نویسوں، اور اصحابِ بصیرت کو چاہیے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر افغانستان کی مکمل آزادی، قومی اور اسلامی مفادات کے تحفظ اور افغان عوام کو متحد کرنے کی خاطر عملی اقدامات کریں۔ ہمیں اور آپ سب کو ایک مشترک ہدف کی خاطر ایک مُٹھی بن کر رہنا ہوگا اور اپنے مابین تمام فرضی اور مصنوعی فاصلے ختم کرنا ہوں گے۔ صرف اور صرف اسلامی اقدار ہی افغان عوام کے مابین علاقائی اور لسانی تفرقہ کو ختم کرسکتی ہیں، لیکن اس کام کے لیے عملی قربانی کی ضرورت ہے۔

افغانستان اور دنیا کی تمام اقوام کے لیے:

افغانی معاشرے کے مختلف گروہ جو اس جاری جہاد کو دینی فریضہ قرار دیتے ہیں، سب سے پہلے ان کا بے حد ممنون ہوں کہ انہوں نے گزشتہ دس سال کے دوران جہاد اور مزاحمت کی راہ میں بہت زیادہ تکالیف اور مشکلات سہی ہیں اور قربانیاں دی ہیں، مجاہدین کے ساتھ مکمل تعاون اور جہادی فریضہ ادا کیا ہے۔ اس موقع پر وہ اپنی گزشتہ دس سالہ قربانیاں رائیگاں نہ جانے دیں اور مزید تعاون جاری رکھیں۔ جو شخص ہاتھ یا بندوق کے ساتھ جہاد کرنے کی طاقت رکھتا ہے وہ اپنا فریضہ پورا کرے

(بقیہ صفحہ ۷ اپر)

۲۲ جولائی: امریکی فوج نے صوبہ قندھار ضلع غورک میں آپریشن کا آغاز کیا، آپریشن کے دوران میں مجاہدین نے قریبی پہاڑی پر ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو راکٹ کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

ولاتهنوا ولاتحزنوا

ڈاکٹر شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا بیان

میرے تمام مسلمان بھائیو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىَ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئاً وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَO وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَنْ تَمُوتَ إِلاَّ بِإِذْنِ الله كِتَاباً مُّؤَجَّلاً وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ(ال عمران: ۱۴۴،۱۴۵)

''اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو صرف (اللہ کے) پیغمبر ہیں ان سے پہلے بھی بہت پیغمبر ہو گزرے ہیں بھلا اگر یہ مر جائیں یا مارے جائیں تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے؟ (یعنی مرتد ہو جاؤ گے) اور جو الٹے پاؤں پھر جائے گا تو اللہ کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا اور اللہ شکر گزاروں کو (بڑا) ثواب دے گا۔ اور کسی شخص میں طاقت نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر مرجائے (اس نے موت) کا وقت مقرر کر کے لکھ رکھا ہے اور جو شخص دنیا میں (اپنے اعمال) کا بدلہ چاہے اس کو ہم یہیں بدلہ دیں گے اور جو آخرت میں طالب ثواب ہو اس کو وہاں اجر عطا کریں گے اور ہم شکر گزاروں کو عنقریب بہت (اچھا) صلہ دیں گے''۔

یہ آیات کریمہ واضح کرتی ہیں کہ اس دین کی تمکین اور نصرت کسی شخص کی حیات و بقا کے ساتھ وابستہ نہیں ہے۔ چاہے وہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ اللہ کا دین اس کی حفاظت میں محفوظ ہے اور اس کی نصرت سے منصور ہے اور اسے اللہ سبحانہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ پھر اس کے بعد کی آیات اللہ سبحانہ تعالیٰ کی رائج سنت کو بیان کرتی ہیں کہ آزمائشیں اور تکالیف جہاد کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں لیکن پھر ان لوگوں کے لیے نصرت کا وعدہ ہے جو غم زدہ اور ناامید نہیں ہوتے، جو تھک کر بیٹھتے نہیں ہیں۔ جو صبر اور استغفار کرتے ہیں اور ثابت قدم رہتے ہیں۔

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا وَاللّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ(ال عمران: ۱۴۶)

''اور بہت سے نبی ہوئے ہیں جن کے ساتھ ہو کر اکثر اہل اللہ (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے ہیں تو جو مصیبتیں ان پر راہ اللہ میں واقع ہوئیں ان کے سبب انہوں نے نہ تو ہمت ہاری اور نہ بزدلی کی نہ (کافروں سے) دبے اور اللہ استقلال رکھنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔ اور (اس حالت میں) ان کے منہ سے کوئی بات نکلتی تو یہی کہ اے پروردگار ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما اور ہم کو ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔ تو اللہ نے ان کو دنیا میں بھی بدلہ دیا اور آخرت میں بھی بہت اچھا بدلہ دے گا اور اللہ نیکو کاروں کو دوست رکھتا ہے''۔

میرے مسلمان بھائیو اور محبوب مجاہدین! یہ ہے راہِ حق، انبیاء و رسل اور ان کے ساتھیوں کا راستہ اور جو کوئی قیامت تک ان کی اتباع کرے اس کا راستہ: ابتلا و مصائب اور ان پر بغیر کسی غم کے ثبات اور دعا و استغفار، پھر اس کے بدلے میں اللہ کے فضل و کرم سے دنیا کی عزت اور آخرت کا اجرِ عظیم...... یہ مسلسل دعوت اور پیہم جہاد کا راستہ ہے، جس کی ابتدا تخلیقِ ارض کے ساتھ ہوئی اور جو قیامت کی گھڑی تک جاری رہے گا۔ اس پر چلنے والے قائدین کی شہادت یا رہنماؤں کے چھن جانے پر رکا نہیں کرتے اور مصیبت یا آزمائش کے آجانے پر پیٹھ نہیں پھیرتے، قلت یا ہزیمت کی وجہ سے عہد شکنی نہیں کرتے، بلکہ بلند ہمت اور عزیمت کے ساتھ اس راہ کی تمام رکاوٹوں کو پار کر جاتے ہیں۔ جس کی روشن مثال یوم حمراء الاسد (یوم اُحد) کو ہمارے صحابہ کا اسوہ ہے جیسا کہ قرآن نے بیان کیا:

> **امریکہ کا تعاقب کرو جس نے امام المجاہدین کو شہید کیا، ان کے جسد کو سمندر برد کیا اور ان کے اہل وعیال کو قید کر لیا۔ اس کا پیچھا کرو یہاں تک کہ تاریخ اس بات کی گواہی دے کہ اس مجرم ریاست نے زمین میں فساد پھیلایا تو اللہ نے اس پر اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے اسے نشانِ عبرت اور قصہ پارینہ بنا دیا۔**

الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوا أَجْرٌ عَظِيمٌO الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَاناً وَقَالُوا حَسْبُنَا اللّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُO فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّهِ وَاللّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍO(ال عمران: ۱۷۲۔۱۷۴)

''جنہوں نے باوجود زخم کھانے کے اللہ اور رسول (کے حکم) کو قبول کیا جو لوگ ان میں نیکو کار اور پرہیزگار ہیں ان کے لیے بڑا ثواب ہے۔ (جب) ان سے لوگوں نے آکر بیان کیا کہ کفار نے تمہارے (مقابلے کے) لیے (لشکر کثیر) جمع کیا ہے تو ان سے ڈرو تو ان کا ایمان اور زیادہ ہو گیا اور کہنے لگے ہم کو اللہ کافی ہے اور وہ بہت

۲۲ جولائی: صوبہ پکتیکا ضلع زرمت میں مجاہدین نے امریکی فوجی پارٹی پر گھات کی صورت میں حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 2 امریکی ٹینک تباہ 4 فوجی ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

اچھا کارساز ہے۔پھر وہ اللہ کی نعمتوں اور اس کے فضل کے ساتھ (خوش وخرم) واپس آئے ان کو کسی طرح کا ضرر نہ پہنچا اور وہ اللہ کی خوش نودی کے تابع رہے اور اللہ بڑے فضل کا مالک ہے''۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''میری امت میں سے ایک گروہ یوم قیامت تک راہِ حق پر لڑتا رہے گا''، ایک اور روایت میں ہے کہ''اس امت کے ایک گروہ کے قتال کی وجہ سے یہ دین قیامت تک قائم رہے گا'' اور دوسری روایت میں ہے:''میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ اللہ کے امر پر قائم رہے گا، ان کے دشمن اور مخالف ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے، یہاں تک کہ اللہ کا فیصلہ آجائے گا اور وہ لوگوں پر غالب آجائیں گے۔''

میرے مسلمان بھائیو اور عزیز مجاہدین! گذشتہ چند دہائیوں میں تحریکِ اسلامی کو بالعموم اور تحریکِ جہاد کو بالخصوص کٹھن آزمائشوں اور شدید مصائب کا سامنا رہا ہے۔لیکن اس کے باوجود اسلام کے دشمنوں کو کئی کاری ضربیں لگیں۔اسلام دشمن بین الاقوامی مغربی صلیبی اتحاد کے سردار امریکہ کو اس کی سرزمین کے عین وسط میں گھاؤ لگا۔دو عظیم برج جو اس کے وسیع و عریض محفوظ ترین علاقے کا احاطہ کیے ہوئے تھے۔اس کی اقتصادی ترقی کی ان عظیم علامتوں اور عسکری قوت کے مرکز کو نشانہ بنایا گیا۔پھر بدترین ہزیمت کے بعد اسے عراق سے بھاگنا پڑا اور آج وہ رسوا ہو کر افغانستان سے فرار ہو رہا ہے۔یہ سب کچھ اللہ کی توفیق سے ان ضعفا کے ہاتھوں ہوا جو مادی طور پر تو بے سروسامان ہیں لیکن ان کے دل نورِ ایمانی سے منور اور دینی جذبے سے سرشار ہیں۔امریکہ اور اس کے صلیبی اتحادیوں کی ہیبت کا بت پاش پاش ہو گیا بے شک یہ گیارہ ستمبر کے مبارک غزوات کے متعدد ثمرات میں سے ایک ہے۔ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے جیسی لازوال قربانیاں دی گئیں ان کے ثمرات بھی ویسے ہی عظیم تھے۔بے شک یہی دینِ اسلام کی نصرت کا راستہ ہے۔حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

أَمْ حَسِبْتُمْ أَن تَدْخُلُواْ الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُم مَّثَلُ الَّذِينَ خَلَوْاْ مِن قَبْلِكُم مَّسَّتْهُمُ الْبَأْسَاء وَالضَّرَّاء وَزُلْزِلُواْ حَتَّى يَقُولَ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُواْ مَعَهُ مَتَى نَصْرُ اللّهِ أَلا إِنَّ نَصْرَ اللّهِ قَرِيبٌ (البقرۃ۔۲۱۴)

''کیا تم یہ خیال کرتے ہو کہ (یونہی) بہشت میں داخل ہو جاؤ گے اور ابھی تم کو پہلے لوگوں کی سی (مشکلیں) تو پیش آئی ہی نہیں۔ان کو (بڑی بڑی) سختیاں اور تکلیفیں پہنچیں اور وہ (صعوبتوں میں) ہلا ہلا دیے گئے یہاں تک کہ پیغمبر اور مومن لوگ جو ان کے ساتھ تھے سب پکار اٹھے کہ کب اللہ کی مدد آئے گی؟ دیکھو اللہ کی مدد (عن) قریب (آیا چاہتی) ہے''۔

عزیز بھائیو! ہم اس راستے کے بہت سے سنگِ میل طے کر چکے ہیں لیکن نصرتِ الٰہی تک پہنچنے کے لیے ابھی کئی منازل سے گزرنا باقی ہے۔ہمارے سامنے جہاد باللسان اور جہاد بالید کا وسیع میدان موجود ہے۔ہمیں لڑنا ہے حتیٰ کہ ہم تمام مسلمان سرزمینوں کو قابض افواج سے پاک کر دیں اور مسلمان ممالک سے ظالم وفاسد حکمرانوں کو بے دخل کر کے ایک ایسی شرعی حکومت قائم کریں جو فساد کو ختم کر کے عدل کو عام کرے۔ہمارے لیے عسکری قتال، دعوتی جدوجہد، سیاسی نظام کی تبدیلی اور اجتماعی اصلاح کی شکل میں جہاد کے متنوع محاذ کھلے ہوئے ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہم امت کے ساتھ مل کر اس کے دفاع اور دشمن کی تباہی کی جنگ لڑیں۔بلاشبہ مجاہدین اگر دشمنانِ اسلام کے خلاف قتال کی صفِ اوّل میں کھڑے ہیں اور اسلام اور مسلمین کے دفاع کے لیے جانیں قربان کر رہے ہیں اس کے باوجود وہ امتِ مسلمہ کا ہی ایک جزو ہیں اور اس سے جدا نہیں ہیں۔وہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں معاون و مددگار ہیں، نصیحت کرتے اور مشورہ قبول کرتے ہیں، حق اور ہدایت کے ہر کام میں ہر مسلمان کے ساتھ تعاون کرتے ہیں اور اختلافی معاملات میں باہم اصلاح کے لیے کوشاں ہیں۔

امتِ مسلمہ کے لیے بالعموم اور مجاہدین کے لیے بالخصوص یہ بہت ضروری ہے کہ وہ تلوار کی جنگ کے ساتھ ساتھ بیان وابلاغ کے میدان میں بھی اپنے مورچے مضبوط کریں۔دشمن کی شریر چالوں اور دورِ حاضر کے درپیش چیلنجز سے یہ بات بہت واضح اور عیاں ہے کہ معاشرے میں پھیلائے گئے جھوٹے شبہات کے ازالے کے لیے معرکۃ البیان انتہائی اہمیّت کا حامل ہے۔یہ وقت کی سب سے اہم ضرورت ہے کہ کلمۂ حق کو امت پر واضح کیا جائے اور اسے یہ باور کرایا جائے کہ دہشت گردی کے نام پر اس پر مسلّط کی جانے والی جنگ درحقیقت اسلام اور شریعت کے خلاف جنگ ہے۔اسی طرح ہجرت واسیری اور جہاد و رباط کے میدان میں امت کے سپوتوں کی جرأت اور صبر واستقامت کے تذکرے اور میادینِ قتال میں ان کی لازوال قربانیوں کا ذکر امت میں عام کیا جائے تا کہ عامۃ المسلمین کو معلوم ہو کہ کس طرح امت کے بیٹے اپنے اہل وعیال اور وطنوں کو چھوڑ کر امت کے دفاع کے لیے ایثار وقربانی کی داستان رقم کر رہے ہیں۔شیخ اسامہؒ اکثر اس بات کو دہرایا کرتے تھے کہ''ہماری حریت صرف شرعی حدود کی پابند ہے اور ہم کسی قسم کی دنیاوی حد بندیاں قبول نہیں کرتے۔جیسا کہ حق سبحانہ تعالیٰ کا یہ قول اس بات کی تصدیق کرتا ہے:

وَمَن يُهَاجِرْ فِي سَبِيلِ اللّهِ يَجِدْ فِي الأَرْضِ مُرَاغَماً كَثِيراً وَسَعَةً (النساء۔۱۰۰)

''اور جو شخص اللہ کی راہ میں گھر بار چھوڑ جائے وہ زمین میں بہت سی جگہ اور کشائش پائے گا''۔

آج اللہ کے فضل سے جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے معرکۃ البیان کے بہت سے میدان کھل چکے ہیں اور نشر وتبلیغ کے کثیر مواقع میسّر ہیں۔اللہ سبحانہ تعالیٰ میدان ابلاغ کے ان خفیہ مجاہدین کو جزائے خیر عطا کرے۔یہ وہ پوشیدہ لشکر ہیں جو اکثر لوگوں کی آنکھوں سے اوجھل ہیں لیکن صدق واخلاص سے بھرپور پیغامِ حق کو دنیا کے تمام کونوں میں پھیلا رہے ہیں، چاہے مجرموں کو کتنا ہی ناگوار گزرے۔اعلامی ساتھیوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ بھرپور منصوبہ بندی کریں، ساری طاقتوں کو مجتمع کریں، تمام تر صلاحیتوں کو کھپا دیں اور اپنی کاوشوں کو منظّم کریں، کیونکہ معرکہ

۲۲ جولائی: صوبہ ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارے کو اس وقت نشانہ بنا کر مار گرایا جب وہ سپینہ غبر گہ کے علاقے میں نچلی پرواز کر رہا تھا۔

اپنے عروج پر ہے اور ''بے شک اللہ نیک اعمال کرنے والوں کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔''

اسی طرح مصر اور تیونس میں دعوت کے نئے مواقع پیدا ہو چکے ہیں، واللہ اعلم یہ حالات کب تک رہیں۔ اہل اسلام اور مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ ان حالات سے استفادہ کریں اور انہیں حق کے ابلاغ اور عوام کو امت کے متفقہ اجتماعی مسائل پر جمع کرنے کے لیے استعمال کریں۔ ان میں سب سے اہم شریعت کی حاکمیت کا مسئلہ ہے۔ ایسی شرعی حکومت کا قیام جو کسی آئین یا پارلیمنٹ کی محکوم و مأمور نہ ہو، جو ہر قسم کی شرکیہ عبارت سے پاک ہو، جس میں شریعتِ اسلامیہ کی ہر نص کو صراحت کے ساتھ قبول کیا جائے اور اس میں کسی قسم کی تحریف و تبدیلی کو برداشت نہ کیا جائے اور جو کوئی اس کی مخالفت کرے اس کے خلاف قتال کیا جائے۔ دوسرا بنیادی مسئلہ، مسلمان سرزمینوں کو عالمی صلیبی صہیونی استعمار سے آزاد کرانا ہے۔ ہمیں چاہیے کہ فوراً اسرائیل سے سفارتی تعلقات منقطع کریں، غزہ کا محاصرہ اٹھائیں اور سینا میں داخل ہونے والے ہزاروں یہودیوں کا راستہ روکیں تاکہ غزہ کے مسلمانوں کا مصر میں داخلہ اور آمدورفت ممکن ہو سکے۔ اہم ترین مسائل میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہم اپنے ممالک کو اجتماعی و اقتصادی بگاڑ سے پاک کریں۔ یہ ایک عظیم جنگ ہے جو اسلامی تحریکات اور بالخصوص مجاہدین کو درپیش ہے۔ اسی کے لیے ہزاروں مجاہدین، شہدا اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے داعی میدانِ عمل میں اترے ہیں اور اسی کے لیے لازوال قربانیاں پیش کی گئی ہیں۔ ظالموں اور فاسدین کے خلاف برسرِ پیکار کارکنان اور مجاہدین کے لیے ضروری ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کو اپنے عمل کا حصّہ بنائیں: ''افضل ترین جہاد جابر سلطان کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔'' اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> ''سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور اس کے بعد وہ شخص ہوگا جو جابر سلطان کے سامنے کھڑا ہوا، اسے نیکی کا حکم دیا اور برائی سے روکا اور اس کے بدلے میں قتل کر دیا گیا۔''

مسلمان بھائیو اور عزیز مجاہدین! آج امریکہ ڈگمگا رہا ہے کیوں کہ گزشتہ دہائی میں آپ نے اس کا وہ حشر دیکھا جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ لہٰذا آپ اس کے تعاقب میں سست نہ پڑیں جیسا کہ اللہ سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلاَ تَهِنُوا فِي ابْتِغَاء الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللّهِ مَا لاَ يَرْجُونَ وَكَانَ اللّهُ عَلِيماً حَكِيماً

''اور کفار کے پیچھا کرنے میں سستی نہ کرنا اگر تم بے آرام ہوتے ہو تو جس طرح تم بے آرام ہوتے ہو تو اسی طرح وہ بھی بے آرام ہوتے ہیں اور تم اللہ سے ایسی ایسی امیدیں رکھتے ہو جو وہ نہیں رکھ سکتے اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) بڑے حکمت والا ہے۔'' (النساء۔۱۰۴)۔

پس دنیا میں اس کے فساد کی جڑیں کاٹنے کے لیے اس کا تعاقب کرو جہاں اس کو پاؤ۔ امریکہ کا تعاقب کرو جس نے امام المجاہدین کو شہید کیا، ان کے جسد کو سمندر برد کیا اور ان کے اہل و عیال کو قید کر لیا۔ اس کا پیچھا کرو یہاں تک کہ تاریخ اس بات کی گواہی دے کہ اس مجرم ریاست نے زمین میں فساد پھیلایا تو اللہ نے اس پر اپنے بندوں میں سے ایسے لوگوں کو مسلط کر دیا جنہوں نے اسے نشانِ عبرت اور قصۂ پارینہ بنا دیا۔

> **ہمیں لڑنا ہے حتّٰی کہ ہم تمام مسلمان سرزمینوں کو قابض افواج سے پاک کر دیں اور مسلمان ممالک سے ظالم و فاسد حکمرانوں کو بے دخل کر کے ایک ایسی شرعی حکومت قائم کریں جو فساد کو ختم کر کے عدل کو عام کرے۔ ہمارے لیے عسکری قتال، دعوتی جدوجہد، سیاسی نظام کی تبدیلی اور اجتماعی اصلاح کی شکل میں جہاد کے متنوع محاذ کھلے ہوئے ہیں اور ہم پر لازم ہے کہ ہم امت کے ساتھ مل کر اس کے دفاع اور دشمن کی تباہی کی جنگ لڑیں۔**

وَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَاباً شَدِيداً وَعَذَّبْنَاهَا عَذَاباً نُّكْراً ○ فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْراً

''اور بہت سی بستیوں (کے رہنے والوں) نے اپنے پروردگار اور اس کے پیغمبروں کے احکام کی سرکشی کی تو ہم نے ان کو سخت حساب میں پکڑ لیا۔ اور ان پر (ایسا) عذاب نازل کیا جو نہ دیکھا تھا نہ سنا۔ سو انہوں نے اپنے کاموں کی سزا کا مزہ چکھ لیا اور ان کا انجام نقصان ہی تو تھا۔'' (الطلاق۔۸،۹)۔

و آخر دعوانا ان الحمدللہ رب العالمین۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: مصافحہ اور معانقہ کے آداب

ایک روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلا بھیجا، اور میں گھر پر نہ تھا۔ جب میں گھر آیا تو مجھے بتایا گیا کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا ہے۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، جب کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چارپائی پر تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے سے لپٹ گئے اور یہ معانقہ بہت اچھا اور پاکیزہ تھا۔ (ابوداؤد)

ترمذی میں حدیث ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا زید بن حارثہؓ باہر سے مدینہ تشریف لائے۔ سیدہ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت میرے گھر میں تشریف فرما تھے۔ سیدنا زیدؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، دروازہ کھٹکھٹایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس حالت میں اُن کی طرف گئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مبارک زمین پر گھسٹی جا رہی تھی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے معانقہ کیا اور اُنہیں بوسہ دیا۔

☆☆☆☆☆

۲۳ جولائی: صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں افغان خفیہ ادارے کی گاڑی مجاہدین نے کی طرف سے بچھائی گئی بارودی سرنگ کی زد میں آ گئی، جس سے 5 انٹیلی جنس اہل کار ہلاک ہو گئے۔

تحریک طالبان پاکستان کے امیر محترم حکیم اللہ محسود دامت برکاتھم العالیہ کا امت کے نام عید الفطر کا پیغام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الحمد لله نحمده و نستعينه و نستغفره و نعوذ بالله من شرور انفسنا و سيئات اعمالنا من يهدى الله فلا مضل له و من يضلل فلا هادى له و اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريک له و اشهد ان محمدا عبده و رسوله

ہر تعریف اللہ کے لیے ہے۔ہم اِس کی حمد بیان کرتے ہیں اور اِسی سے مدد چاہتے ہیں اور اِس سے بخشش طلب کرتے ہیں، اور ہم اپنے نفوس کی شرارتوں اور اپنے اعمال کی برائیوں سے اللہ کی پناہ میں آتے ہیں، جسے اللہ ہدایت دے اسے کوئی بھی گمراہ نہیں کرسکتا اور جسے وہ گمراہ کردے اسے کوئی بھی ہدایت نہیں دے سکتا اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اِس کے بندے اور اِس کے رسول ہیں۔

امابعد:

سب سے پہلے تو میں مسلمانانِ پاکستان سمیت پوری اُمت مسلمہ کو دل کی گہرائیوں سے عید الفطر کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

عید کے اِس پر مسرت موقع پر ہم مجاہدین تحریک طالبان پاکستان، اُمت مسلمہ بشمول مسلمانانِ پاکستان سے کیے گئے اپنے اس عہد کو دھراتے ہیں کہ اُمت مسلمہ کے تابناک مستقبل، شریعت کے نفاذ اور خلافت کے قیام کے لیے ہمارا جہاد جاری رہے گا اور ہم اپنی جانوں کے نذرانے اُس وقت تک پیش کرتے رہیں گے جب تک ہم اُمت مسلمہ کے وسائل اور سرزمینوں پر قابض کفار اور اِن کے مددگار مرتد و خائن حکمرانوں کو شکست سے دوچار نہ کردیں۔

اے اُمت توحید! عید کے اِس موقع پر میں آپ کو یہ خوش خبری بھی دینا چاہوں گا کہ کفار اور مرتدین کی طرف سے شروع کیے گئے آپریشنز مکمل ناکامی سے دوچار ہیں۔ الحمداللہ، مجاہدین تحریک طالبان پاکستان کے حوصلے بلند ہیں اور وہ اپنے مورچوں پر مضبوطی سے ڈٹے ہوے ہیں۔ الحمداللہ! دشمن پر ہمارے حملوں میں شدید تیزی آئی ہے، بالخصوص سوات اور مہمند میں مجاہدین کو اللہ تعالیٰ نے ماہ رمضان میں بے پناہ کامیابیوں سے نوازا ہے۔

اے اُمت مسلمہ! آج یہود اور صلیب کے پجاری ہمارے مقدس مقامات اور وسائل پر صرف اِس لیے قابض ہیں کہ اُمت مسلمہ کی اکثریت دُنیا کی رنگینیوں اور رعنائیوں میں گم ہے اور شہادت کی موت پر دُنیا کو ترجیح دے رہی ہے۔ اللہ کی قسم، آج مسلمانوں پر مرتد و خائن حکمران اِس لیے مسلط ہیں کہ اُمت مسلمہ کی غالب اکثریت رب کائنات کی پرستش کی بجائے جمہوریت، وطنیت اور لسانیت سے تراشے گئے بتوں کی پجاری ہے۔

اے میری پیاری اُمت کے غیور نوجوانوں! اُمت مسلمہ کے تمام مسائل کا حل جہاد فی سبیل اللہ میں پنہاں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع کرتے ہوے جہاد کے میدانوں کا رُخ کیجیے۔ جمہوریت، وطنیت، قومیت اور لسانیت کے بتوں کو پاش پاش کرڈالیے۔ آپ سید الشہدا ءحمزہؓ بن عبد المطلب، خالدؓ بن ولید، ضرارؓ بن ازور، محمد بن قاسمؒ، طارق بن زیادؒ اور صلاح الدین ایوبیؒ کے روحانی وارث ہیں۔ آج بیت المقدس پھر سے آپ کی راہیں تک رہا ہے۔ ان شاء اللہ شریعت کے نفاذ اور خلافت کے قیام کے لیے دیا گیا خون رائیگاں نہیں جائے گا۔ مجاہدین وشہدا کا یہ کاررواں منزل کی طرف رواں دواں ہے یہی وقت ہے اِس کاررواں میں شامل ہوجانے کا۔

ہم مجاہدین تحریک طالبان پاکستان پوری دنیا میں اِسلامی نظام خلافت کے قیام کے لیے کوشاں مجاہدین کو اُن کی کامیابیوں پر دِلی مبارکباد پیش کرتے ہیں اور انہیں اپنی بھرپور تائید ونصرت کا یقین دلاتے ہیں۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ وہ اُمت مسلمہ کے ان تمام مجاہدین کو جزائے خیر عطا فرمائے جنھوں نے اِس غم زدہ اُمت کے لیے اپنا خون بہایا، میری دعا ہے کہ ان کے خون کی برکت سے اللہ تعالیٰ اُمت کے ہر پیرو جواں کو الولاء والبراء کے عقیدے پر چلنے اور مرنے کی سعادت عطا فرمائے۔ ہم مجاہدین اِس بات کا بھی عہد کرتے ہیں کہ ہم ان شاء اللہ سرفروشانِ اِسلام کے نقش قدم پر چلتے ہوے جہاد جاری رکھیں گے، یہاں تک کہ ہم اپنی منزل مقصود شریعت یا شہادت کو نہ پالیں۔

(وَ لِلّٰه العِزَّةُ وَ لِرَسُوله وَ لِلمؤْمِنِينَ وَ لٰكِنّ المُنٰفِقِينَ لَايَعلَمُونَ)

سنو! عزت تو صرف اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے رسول کے لیے اور ایمان داروں کے لیے ہے لیکن یہ منافق جانتے نہیں۔ (المنافقون)

والسلام وعلیکم

خادم المجاہدین

حکیم اللہ محسود

☆☆☆☆☆

۲۴ جولائی: مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع احمد خیل میں امریکی فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں اس لڑائی میں 4 امریکی ٹینک تباہ ہوئے۔ جب کہ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

بدخشاں کے مسئول عسکری جناب مولوی فضل احمد مدظلہ العالی سے ایک ملاقات

محترم مولانا! سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے ہمارے لیے وقت نکالا۔ابتدامیں آپ ہمارے قارئین کے لیےصوبہ بدخشاں کی عام صورتحال بیان کردیں۔

جواب:الحمد لله رب العالمين،والصلاة و السلام على اشرف الانبياء و المرسلين،محمد و على آله و صحبه اجمعين،امابعد:

سوال کے جواب سے پہلے میں آپ کے ادارے اور قارئین کو سلام پیش کرتا ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے گفتگو کا موقع فراہم کیا ہے۔

صوبہ بدخشاں افغانستان کے بڑے صوبوں میں سے ایک ہے اور شمال مشرق میں واقع ہے۔ملک کے اندر اس کے ساتھ صوبہ تخار، پنجشیر اور نورستان کی حدیں ملتی ہیں جب کہ بیرونی طور پر اس کی سرحد چین، تاجکستان اور پاکستان کے ساتھ واقع ہے۔اس کا صدر مقام فیض آباد شہر ہے۔بدخشاں دنیا بھر میں اپنے قیمتی معدنی وسائل کے ذخائر مثلاً سونے، فیروزہ وغیرہ کے لیے بھی مشہور ہے۔یہاں پر پانی کے بہت بڑے بڑے ذخیرے اور نوشاخ کی چوٹی ہے جو دنیا کی بلندترین چوٹیوں میں سے ایک ہے۔

ان قدرتی خوبیوں کے علاوہ اس صوبے کے کچھ معنوی خصائص بھی ہیں۔یہاں کے رہنے والے علم سے محبت رکھتے ہیں، ان میں دینی اور جہادی شوق پایا جاتا ہے۔یہاں سے بہت سے علما نکلے ہیں جن میں سے ایک کتاب ''فتاوٰی لولوجیہ'' کے مصنف بھی ہیں جسے فقہ حنفی کی ایک اہم کتاب سمجھا جاتا ہے۔اس کے علاوہ سوویت یونین کے خلاف جہاد کے دنوں میں بدخشاں بہت بڑا جہادی معسکر تھا اور یہاں کے رہنے والوں نے ایسی قربانیاں دی ہیں جو جہاد کی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔اور اب صلیبی حملوں کے بعد بدخشاں کے رہنے والے بھی باقی قوم کی طرح جہاد کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔آج بھی کئی علاقوں میں عسکری اور جہادی سرگرمیاں جاری ہیں۔

ادارہ: مجاہدین کی سرگرمیاں کس قسم کی اور کن علاقوں میں کی جاتی ہیں؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ صوبہ بدخشاں بہت وسیع وعریض ہے، اس کے اضلاع کی تعداد ۲۷ ہے۔جب کہ مجاہدین کی سرگرمیاں ۱۷ ضلعوں تک محدود ہیں، باقی دوردراز پہاڑی علاقوں میں جہاں جہادی اہداف موجود نہیں وہاں ہم نے مجاہدین کی دستے متعین نہیں کیے۔مثال کے طور پر اشکاشم، زیباک، واخان، یاوان اور اوشکی میں ہمارے باقاعدہ دستے موجود نہیں ہیں، جبکہ باقی اضلاع میں ہماری باقاعدہ عسکری قوت منظم اور مستقل بنیادوں پر کارروائیوں میں مصروف ہے۔

ادارہ: محترم مولوی صاحب! اس صوبے میں مجاہدین کی کارروائیوں کی نوعیت کیا ہے اور وہ کس کس عسکری تکنیک سے مستفید ہوتے ہیں؟

جواب: مجاہدین کی کارروائیاں علاقوں کی صورتحال کے لحاظ سے مختلف ہوتی ہیں۔وہ اضلاع جن پر ہمارا قبضہ ہے اور حکومت ہمارے ہاتھ میں ہے مثلاً کشم، درایم، آرکو، وردوج، راغ اور تیشکان وغیرہ ان میں مجاہدین کی سرگرمیاں عسکری بھی ہیں اور انتظامی بھی ہیں اور حکومتی عہدہ دار صرف قلعوں تک محدود ہیں۔باقی اضلاع میں مجاہدین کا اثر بلاواسطہ نہیں اور بعض اوقات کارروائیاں'' مارو اور بھاگو'' طرز کی ہوتی ہیں۔بدخشاں کے باشندوں کے بھرپور تعاون کے باعث یہاں پر جہادی سرگرمیاں وسیع ہورہی ہیں۔

ادارہ: کیا اس صوبے میں غیرملکی فوجوں کے اڈے ہیں اور ان کا مرکز کہاں واقع ہے؟

جواب: جی ہاں! یہاں جرمن فوجیں موجود ہیں اور ان کا مرکز صدر مقام فیض آباد کے ہوائی اڈے پر ہے۔

ادارہ: صوبہ بدخشاں میں تازہ ترین جہادی صورت حال کیا ہے؟

جواب: اس سال موسم بہار میں آپریشن بدر کے اعلان کے ساتھ ہی بدخشاں میں جہادی سرگرمیاں نئے جذبے اور عزم کے ساتھ شروع ہوگئی ہیں۔مجاہدین نے کشم، وردوج، درایم وغیرہ اضلاع میں کثیر تعداد میں حملے کیے ہیں اور مسلسل مختلف علاقوں کا گشت کرتے رہتے ہیں۔سڑکوں پر ان کا مکمل کنٹرول ہے اور ضرورت پڑنے پر گاڑیوں کی تلاشی بھی لے لیتے ہیں۔اس کے علاوہ مجاہدین دعوتی کاموں میں بھی مشغول ہیں تاکہ نوجوانوں کو جہاد کی صفوں میں شامل ہونے کی دعوت دیں۔اس دعوت کی وجہ سے کثیر تعداد میں نوجوان مختلف علاقوں سے مجاہدین کے ساتھ شامل ہوئے ہیں اور دن بدن اس تعداد میں اضافہ ہورہا ہے۔

جہاں تک عسکری میدان کا تعلّق ہے تو فیض آباد میں سرکاری عہدہ داروں کی گاڑیوں پر کئی بم حملے کیے جاچکے ہیں، انٹیلی جنس کی عمارت پر میزائل حملہ کیا گیا ہے اور ضلع کشم اور وردوج میں بھی کئی کامیاب کارروائیاں کی جاچکی ہیں۔کچھ روز پہلے ضلع وردوج میں مجاہدین نے دشمن کے قافلے پر حملہ کیا جو اس علاقے میں گھس آیا تھا۔ایک گھنٹے کی مزاحمت کے بعد مجاہدین نے ۳۰ دشمنوں کو گرفتار کرلیا۔ان میں سے ان بڑے مجرموں کو قتل کردیا گیا جن کی شناخت مجاہدین کے مخبروں نے کرائی تھی جب کہ باقیوں کو چھوڑ دیا گیا۔اس کارروائی سے دشمن دہشت زدہ ہوگیا اور صوبہ تخار اور قندوز سے نئے افسروں کو بلوایا گیا ہے۔

ادارہ: محترم مولانا! یہاں کے رہنے والے مجاہدین سے تعاون کرتے ہیں؟ اور اس تعاون کی کیفیت کیا ہے؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے بتایا، بدخشاں کے رہنے والے دین، جہاد اور آزادی سے محبت

۲۵ جولائی: امارتِ اسلامیہ کے دوسرفروش مجاہدین نے صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں غاصب امریکی فوج کے ایک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا، تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر میں سوار 22 فوجی موقع پر ہلاک ہوگئے۔

کرنے والے لوگ ہیں۔ یہ صفات ان کی فطرت میں اللہ کی طرف سے ودیعت کی گئی ہیں۔ انھوں نے اپنی جہاد اور مجاہدین سے محبت کا مظاہرہ کئی مواقع پر کیا ہے۔ دین کا علم رکھنے والوں سے یہ لوگ خصوصی محبت رکھتے ہیں۔ مثلاً علما اور مدارس شریعۃ میں زیر تعلیم طلبہ۔ اسی لیے جہاں تک میرا خیال ہے اس صوبہ میں مدارس کے طلبا کی تعداد باقی تمام صوبوں سے زیادہ ہے۔ تو یہاں کے رہنے والے اپنے مجاہدین بھائیوں کی ہر طرح سے مدد کرتے ہیں (اپنی استطاعت کے مطابق) اور ان کے لیے اپنی بہترین متاع پیش کرنے کو بھی تیار رہتے ہیں۔ یہاں میں آپ کے سامنے ایک مثال پیش کرتا ہوں: چند روز پہلے جب دشمن کے قافلے پر ضلع وردوج میں حملہ کیا گیا تو دشمن کے کئی لوگ مارے گئے، زخمی ہوئے اور قید کیے گئے۔ اس حملے نے دشمن کی صفوں میں انتشار پھیلا دیا۔ دوسرے صوبوں قندوز، تخار اور بغلان وغیرہ سے نئے جرنیل بلوائے گئے تا کہ وہ اپنا بدلہ لے سکیں، اس لیے انہوں نے علاقے میں مجاہدین کے خلاف کارروائیاں شروع کر دیں، جس کی وجہ سے وہ پہاڑوں میں پناہ گزین ہو گئے۔ مجھے اس علاقے کے مجاہدوں نے بتایا کہ دشمن کی فوجیں جب گاؤں میں آئیں اور گاؤں والوں سے کھانا اور پانی مانگا تو یہ لوگ صاف انکار کر دیتے کیونکہ وہ ان کی کارروائیوں سے سخت غضب ناک تھے جب کہ مجاہدین کے لیے کھانا پینا یہ لوگ خود پہاڑوں میں پہنچاتے۔ اس واقعہ سے آپ کو خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ یہاں کے باشندے مجاہدین سے کس حد تک تعاون کرتے ہیں۔

ادارہ: بدخشاں میں جہاد کا مستقبل کیسا ہے؟ آپ کی مستقبل کے لیے کیا منصوبہ بندی ہے؟

جواب: مستقبل میں ہم جو بھی منصوبہ بندی کریں گے وہ امارت اسلامیہ کی ہدایات کی روشنی میں ہی ہوگی۔ اس کے علاوہ ہم چاہتے ہیں کہ ہم جہاد کا پیغام بدخشاں کے تمام باشندوں تک پہنچا دیں (ان شاء اللہ)۔ ہم ہر چھوٹے بڑے کو اس بات سے خبردار کر دینا چاہتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے حلیفوں نے ہمارے ملک پر قبضہ کر رکھا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ ہماری آنے والی نسلوں کے عقیدے کو تباہ کر دیا جائے۔ ہم عوام الناس کے علم میں یہ بات بھی لانا چاہتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے حلیف ملک صلیب کے سائے تلے ہماری سرزمین پر جمع ہوئے ہیں، تو جب اللہ کے دشمن دین اسلام کی مخالفت میں اکٹھے ہو چکے ہیں تو ہم پر فرض ہے کہ ہم انہیں اپنے ملک سے نکالنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوں اور اللہ کی زمین کو ان اعداء اللہ کے ناپاک قدموں سے پاک کر دیں اور کبھی بھی ان کی حکومت کے زیر سایہ ایک لمحہ بھی گزارنا پسند نہ کریں۔ جہاں تک جہادی میدان کا تعلّق ہے تو ہمارا عسکری پروگرام موجود ہے جسے وقت آنے پر لاگو کیا جائے گا۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ مجاہدین اور امت مسلمہ کے رازوں کی حفاظت فرمائے۔

ادارہ: مولانا صاحب! آخر میں آپ بدخشاں کے مجاہدین کی طرف سے امت کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

جواب: افغانستان اور جہاد دونوں ہی مسلمانوں کی بھرپور مدد کے محتاج ہیں کیوں کہ وہ دشمن جس نے ہماری زمینوں پر قبضہ کیا ہے عسکری میدان میں مکمل طور پر ناکام ہو چکا ہے، اس لیے اب وہ اپنی ناکامی کا بدلہ مسلمانوں میں جھوٹی خبریں پھیلا کر لینا چاہتا ہے۔ وہ اپنے خطرناک عزائم کو پورا کرنے کے لیے اپنے کارندوں کے ذریعے افغانیوں کے دلوں میں تفرقے کی آگ روشن کرنے کی کوششیں کر رہا ہے۔ اس لیے میری خواہش ہے کہ امت اللہ کی اطاعت سے جڑی رہے، اس کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھے اور تفرقے، گروہ بندی سے اجتناب کرے۔ اللہ کے بندوں کو چاہیے کہ بھائی بھائی بن کر رہیں، امریکہ کو اپنا دشمن سمجھیں، ان کے جھوٹوں کے فریب میں نہ آئیں۔

امارت اسلامیہ افغانستان نے حکم اسلامی، خلافت، امن، عدل اور شریعت کے نفاذ کی بہترین مثال قائم کی ہے، تو عوام کو چاہیے کہ وہ اس پر بھروسہ کریں۔ لوگوں کو جان لینا چاہیے کہ امارت اسلامیہ افغانستان کا وجود افغان قوم کی مشترکہ قربانیوں کا ثمر ہے۔ اس تحریک کی بنیادیں شہدا کے بیٹوں اور ان لوگوں نے رکھی ہیں جو امت اسلامیہ سے محبت اور وفا کے جذبوں کے ساتھ پروان چڑھے۔ پس افغانیوں کو دشمن کی افواہوں پر کان نہ دھرنے چاہئیں جو امارت اسلامیہ اور ان کے درمیان تفریق ڈالنا چاہتا ہے اور اس قرآنی حقیقت کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ: ''یہود و نصاریٰ ہمارے دشمن ہیں اور وہ کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہو سکتے''۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: عیدالفطر کے موقع پر حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا پیغام

اصحابِ قلم اپنا قلم دین کی راہ اور دفاع کے لیے استعمال کریں، اور مال دار حضرات اپنے اموال جہادی مصارف پر خرچ کریں۔ دنیا بھر کے مسلمانوں سے اپیل ہے کہ وہ اپنی مادی اور معنوی کمک کے ذریعے مجاہدین کے ساتھ تعاون کریں۔

آخر میں ایک بار پھر دنیا کے تمام مسلمانوں، تمام مصائب زدہ افغانوں، غازیوں، قیدی مجاہدین، شہدا کے اہلِ خانہ، اور جہاد کی راہ کے تمام یتیموں، بیواؤں اور دیگر متاثرین کو عیدالفطر کی مبارک باد پیش کرتا ہوں، اور معاشرے کے صاحب استطاعت افراد سے کہنا چاہتا ہوں کہ ان خاص ایام میں محتاجوں اور بے کس افراد کو نہ بھولیں۔ اور آخر میں اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ وہ ہمیں آنے والی عید امن، آزادی اور اسلامی شرعی نظام کے سائے تلے نصیب فرمائیں۔

والسلام

خادم اسلام امیر المومنین

ملا محمد عمر مجاہد

☆☆☆☆☆

۲۵ جولائی: صوبہ ارزگان ضلع خاص روزگان میں مجاہدین نے مقامی پولیس کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ جس کے نتیجے میں 12 پولیس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

(آخری قسط)

اسلام اور جمہوریت: باہم متصادم ادیان

شیخ ابومصعب الزرقاوی شہید رحمہ اللہ

رابعاً: جمہوریت کی بنیاد آزادیٔ رائے پر قائم ہے۔ چاہے معاملہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور شعائرِ دین پر طعن وتشنیع ہی کا کیوں نہ ہو۔ کیوں کہ جمہوریت میں تو ان چیزوں کو تقدس حاصل نہیں اور ان کے متعلّق قبیح الفاظ کا استعمال قطعاً ممنوع نہیں۔ اللہ عزوجل کا فرمان ہے:

لاَّ يُحِبُّ اللّهُ الْجَهْرَ بِالسُّوَءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلاَّ مَن ظُلِمَ (النساء: ۱۴۸)

''برائی کے ساتھ آواز بلند کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا مگر مظلوم کو اجازت ہے''۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا

قُلْ أَبِاللّهِ وَآيَاتِهِ وَرَسُولِهِ كُنتُمْ تَسْتَهْزِئُونَOلاَ تَعْتَذِرُواْ قَدْ كَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ إِن نَّعْفُ عَن طَآئِفَةٍ مِّنكُمْ نُعَذِّبْ طَآئِفَةً بِأَنَّهُمْ كَانُواْ مُجْرِمِينَ(التوبۃ۶۵، ۶۶)

''کہہ دیجیے کہ اللہ اور اس کا رسول ہی تمہارے ہنسی مذاق کے لیے رہ گئے ہیں؟ تم بہانے نہ بناؤ یقیناً تم اپنے ایمان کے بعد بے ایمان ہوگئے، اگر ہم تم میں سے کچھ لوگوں سے درگزر بھی کرلیں تو کچھ لوگوں کو ان کے جرم کی سنگین سزا بھی دیں گے''۔

خامساً: جمہوریت کی بنیاد دین کی ریاست، سیاست اور نظام زندگی سے علیحدگی پر قائم ہے۔ معبُود کا حق تو صرف اتنا رکھا گیا کہ مندروں اور گرجوں میں اس کی عبادت کرلی جائے اس کے علاوہ زندگی کے سیاسی، اقتصادی اور عوام سے متعلقہ دیگر اجتماعی امور کے بارے میں ان کا موقف ہے:

فَقَالُواْ هَـذَا لِلّهِ بِزَعْمِهِمْ وَهَـذَا لِشُرَكَآئِنَا فَمَا كَانَ لِشُرَكَآئِهِمْ فَلاَ يَصِلُ إِلَى اللّهِ وَمَا كَانَ لِلّهِ فَهُوَ يَصِلُ إِلَى شُرَكَآئِهِمْ سَاء مَا يَحْكُمُونَ(الانعام: ۱۳۶)

''اور بزعم خود کہتے ہیں کہ یہ تو اللہ کا ہے اور یہ ہمارے معبُودوں کا ہے، اور پھر جو چیز ان کے معبُودوں کی ہوتی ہے وہ تو اللہ کی طرف نہیں پہنچتی اور جو چیز اللہ کی ہوتی ہے وہ ان کے معبُودوں کی طرف پہنچ جاتی ہے کیا برا فیصلہ وہ کرتے ہیں''۔

ان لوگوں کا یہ قول تو کلیتاً باطل اور مبنی برفساد ہے۔ اور ایسی بات کرنے والوں کا کفر بھی واضح ہے۔ کیونکہ یہ تو ضروریات دین کا انکار کرنے والے ہیں۔ ایسے لوگ تو اسی نصِ شرعی کے واضح منکر ہیں کہ دین ریاست، سیاست اور قانون سب پر محیط ہے اور اسے مخصوص پہلوؤں اور عبادت گاہ کی دیواروں میں محدود نہیں کیا جاسکتا۔ اور ایسا کرنا تو بلاشبہ اللہ عزوجل کے دین سے صریح کفر ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاء مَن يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنكُمْ إِلاَّ خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ (البقرۃ: ۸۵)

''کیا بعض احکام پر ایمان رکھتے ہو اور بعض کے ساتھ کفر کرتے ہو؟ تم میں سے جو بھی ایسا کرے، اس کی سزا اس کے سوا کیا ہو کہ دنیا میں رسوائی اور قیامت کے دن سخت عذاب کی مار''۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُواْ بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلاًOأُوْلَـئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقّاً وَأَعْتَدْنَا لِلْكَافِرِينَ عَذَاباً مُّهِيناً(النساء: ۱۵۰، ۱۵۱)

''اور جو لوگ کہتے ہیں کہ بعض پر تو ہمارا ایمان ہے اور بعض پر نہیں اور چاہتے ہیں کہ اس کے اور اُس کے بین بین کوئی راہ نکالیں۔ یقین مانو کہ یہ سب لوگ اصلی کافر ہیں۔ اور کافروں کے لیے ہم نے اہانت آمیز سزا تیار کر رکھی ہے''۔

سادساً: جمہوریت عقیدہ ونظریہ سے صرف نظر کرتے ہوئے تنظیموں اور جماعتوں کی آزادانہ تشکیل کی اجازت دیتی ہے۔ چاہے ان کا کردار واخلاق کتنا ہی ابتر کیوں نہ ہو۔ یہ امر تو شرع متین سے صریحاً متصادم ہے کیونکہ ان جماعتوں کی حیثیت کو کفریہ عقائد کے باوجود قبول کیا جاتا ہے، اور انہیں اپنے نظریات کی دعوت اور ترویج کی مکمل آزادی جیسے حقوق سے نوازا جاتا ہے۔ جس سے وہ اللہ کی زمین اور اس کے بندوں میں فساد پھیلاتے پھرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّى لاَ تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلّه(الانفال: ۳۹)

''اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین سارے کا سارا اللہ ہی کا ہو جائے''۔

ابن تیمیہؒ نے فرمایا:

''علما کا اس پر اجماع ہے جو گروہ بھی شریعت کے ظاہر اور متواتر احکام میں سے کسی حکم کو ترک کردے تو اس کے خلاف جہاد واجب ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ دین سارے کا سارا اللہ کا ہو جائے''۔

مزید یہ کہ ایسی جماعتوں کو تسلیم کرنے سے تو کفر پر رضا ثابت ہوتی ہے۔ چاہے واضح طور پر زبان سے اس کا اقرار نہ بھی کیا جائے۔ جب کہ کفر پر راضی ہونا تو کفر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

۲۶ جولائی: صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے کٹھ پتلی و امریکی فوجی کاروان پر گھات لگا کر حملہ کیا گیا، جس کے نتیجے میں کم از کم 8 امریکی و افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔

وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِيْ الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللّٰهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلاَ تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّى يَخُوضُوا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذاً مِّثْلُهُمْ إِنَّ اللّٰهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْكَافِرِيْنَ فِيْ جَهَنَّمَ جَمِيْعاً(النساء: ۱۴۰)

''اور اللہ تعالیٰ تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم اتار چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ کفر کرتے اور مذاق اڑاتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ نہ بیٹھو! جب تک کہ وہ اس کے علاوہ اور باتیں نہ کرنے لگیں، (ورنہ) تم بھی اس وقت ان جیسے ہو، یقیناً اللہ تعالیٰ تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنّم میں جمع کرنے والا ہے''۔

ان کفریہ جماعتوں کی حیثیت تسلیم کرنے کا مطلب تو یہ ہے کہ انہیں ہر طرح سے اجازت دی جارہی ہے کہ وہ اپنے کفر و باطل کا پرچار کریں، چاہے وہ تمام معاشرے کو فتنہ و فساد اور خواہش نفس کی پیروی میں ہی غرق کیوں نہ کردیں۔ اس صورت میں تو ہم زمین و مخلوق کو فتنہ میں مبتلا کرنے میں ان کے معاون ٹھہرتے ہیں۔

سابعاً: جمہوریت کی بنیاد اکثریت رائے کی تصویب پر قائم ہے چاہے یہ اکثریت باطل، ضلال اور کفر بواح ہی پر مجتمع کیوں نہ ہو جائے۔ جمہوریت کی نگاہ میں ''حق'' وہ ہے جسے اکثریت حق قرار دے اور اس کے بعد فرار قطعی ممکن نہیں، یہ نظریہ باطل ہے۔ کیونکہ اسلام میں تو حق وہ ہے جسے قرآن و سنت نے حق کہا قطع نظر اس سے کہ اکثریت نے اسے قبول کیا یا نہیں۔ اور باطل وہ ہے جو قرآن و سنت کے مخالف ہے۔ چاہے اس پر تمام اہل زمین ہی جمع کیوں نہ ہوجائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلاَّ وَهُم مُّشْرِكُونَ(یوسف: ۱۰۶)

''ان میں سے اکثر لوگ اللہ پر ایمان رکھنے کے باوجود مشرک ہی ہیں''۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَإِن تُطِعْ أَكْثَرَ مَن فِيْ الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَن سَبِيْلِ اللّٰهِ إِن يَتَّبِعُونَ إِلاَّ الظَّنَّ وَإِنْ هُمْ إِلاَّ يَخْرُصُونَ(الانعام: ۱۱۶)

''اور دنیا میں زیادہ لوگ ایسے ہیں کہ اگر ان کا کہنا ماننے لگیں تو وہ آپ کو اللہ کی راہ سے بے راہ کردیں وہ محض بے اصل خیالات پر چلتے ہیں اور بالکل قیاسی باتیں کرتے ہیں''۔

یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے کہ زمین پر اکثریت کی پیروی تو اللہ کے راستے سے گمراہی کا باعث ہے۔ کیونکہ اکثریت تو ضلال پر قائم ہے اور اللہ پر ایمان نہیں رکھتی مگر یہ کہ اللہ کے ساتھ دیگر شریک بھی ٹھہرائے بیٹھی ہے۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے عمرو بن میموم سے کہا:

''جماعت کی اکثریت تو ایسی ہے جنہوں نے جماعت کو چھوڑ دیا اور جماعت تو وہ ہے جو حق پر قائم ہے چاہے وہ ایک فرد ہی کیوں نہ ہو''۔

حسن بصریؒ نے فرمایا:

''اہل سنت ماضی میں قلیل تھے اور آج بھی اقلیت میں ہیں حق نہ تو مال داروں کی دولت کے ساتھ ہے اور نہ ہی بدعتیوں کی بدعات نے حق والوں کو بگاڑا، وہ تو سنت پر ثابت قدم رہے یہاں تک کہ اسی حال میں اپنے رب سے جا ملے''۔

حیرانگی تو اس بات پر ہے کہ امت مسلمہ پر جمہوریت کے تباہ کن اثرات کا منظر خود مشاہدہ کرنے کہ باوجود اور اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے اختلاف، تفرقہ و جدال کا خمیازہ بھگتنے کے بعد بھی ہم یہی راگ الاپ رہے ہیں۔

مجموعہ در مجموعہ تقسیم ایک پارٹی کی ٹوٹ پھوٹ سے نئی پارٹیوں کا وجود میں آنا اور ایک تحریک سے کئی تحریکوں کا پھوٹنا اور ان کا باہمی نزع ہم خود دیکھ چکے ہیں۔ اس تمام تر نقصان کے باوجود ہم جمہوریت کو متبرک سمجھتے ہوئے اس کا دفاع کرتے پھرتے ہیں۔ جیسا کہ یہ نظام چلانے والے ہی ہمارے خالق اور رب ہیں۔ ہم اپنے دلوں میں جمہوریت کی محبت ایسے ہی بسائے بیٹھے ہیں جیسے بنی اسرائیل کے دلوں میں بچھڑے کی محبت، لیکن اس کا انہیں کوئی فائدہ نہ ملا۔ قرآن مجید نے ان کی سرزنش کی اور ان کی عقل و بصیرت ان کے کسی کام نہ آئی۔ ایسی صورت حال ہم ان لوگوں کی دیکھتے ہیں جو آج نفاذ جمہوریت کے نعرے لگاتے پھرتے ہیں، ان میں بعض تو جمہوریت کے ذریعے حصول استحکام و قیادت جیسی مصلحتوں کا شکار ہیں اور جمہوریت کو شریعت اور دینی مقاصد کے حصول کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ اس سے انہیں ذرا بھی سروکار نہیں کہ شریعت مطہرہ ان امور کے بارے میں کیا رائے رکھتی ہے۔ یہ لوگ 'مصلحت' اور حصول مقصد کے نام پر عقیدہ و منہج جیسی چیزوں پر سودابازی کیے بیٹھے ہیں۔ امام طبریؒ نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے:

''ولید بن مغیرہ، العاص بن وائل، اسود بن المطلب اور امیہ بن خلف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملے انہوں نے کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آئیں یہ معاہدہ کرلیں کہ جس کی تم عبادت کرتے ہو، اس کی ہم بھی عبادت کریں۔ اور تم بھی ان کی عبادت کرو جن کی ہم عبادت کرتے ہیں اور ہم اپنے تمام امور میں تمہیں ساجھی بناتے ہیں۔ اگر تمہاری لائی ہوئی چیز بہتر ہے تو ہم تمہارے ساتھ ہوجائیں گے اور اپنا حصّہ پالیں گے اور اگر جو کچھ ہمارے پاس ہے یہ تم سے اچھا ہوا تو پھر آپ بھی ہمارے شریک ہونگے اور اپنا حصّہ پائیں گے تو اللہ تعالیٰ نے وحی نازل کی ''قل یا ایھا الکفرون''۔

اس واقعہ میں واضح ہے کہ اہل قریش نے چاہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مداہنت اختیار کریں تو وہ بھی کچھ سمجھوتہ کرلیں گے تاکہ ایک رائے پر جمع ہوا جاسکے۔ ایک شخص کہہ سکتا ہے کہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ بات مان لیتے اور اہل قریش کو اولاً اللہ کی عبادت پر راضی کر لیتے تو اسلام کو جان لینے کے بعد وہ کبھی بھی اپنے آبائی دین کی طرف نہ لوٹتے۔ اور اس طرح سے ایک بڑا مقصد حاصل ہوجاتا اور اسلام فتح یاب ہوجاتا۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ نے نازل

۲۶ جولائی: مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔ حملے کے نتیجے میں 6 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہوگئیں جب کہ 7 سیکورٹی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

فرمایا ’’میں اس کی عبادت نہیں کرتا جس کی تم عبادت کرتے ہو اور نہ تم اس کی عبادت کرو گے جس کی میں عبادت کرتا ہوں‘‘۔ یہاں تک کہ آخر میں واضح کر دیا گیا ’تمہارے لیے تمہارا دین اور میرے لیے میرا دین‘۔ پس معاملہ تو دراصل اصول کا ہے جس میں تبدیلی اور بال برابر سمجھوتہ بھی ناقابل قبول ہے۔ یہ مسئلہ عقیدے سے تعلّق رکھتا ہے۔ اور فی نفسہٖ ایک عقیدہ ہے۔ اس واقعہ پر غور سے واضح ہوتا ہے کہ قرآن کس طرح ضرورت کے معاملات میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ اور کفار کی چالوں سے نبرد آزما ہونے کے لیے کیسا واضح منہج فراہم کرتا ہے۔

اے امت مسلمہ! اگر تم ان کے ساتھ امن کا اعلان کر بھی دو تو یہ لوگ ہرگز اپنی جنگ بند نہ کریں گے یہاں تک کہ تمہیں تمہارے دین سے پھیر کر اپنی طاعت و بندگی اور غلیظ جمہوری نظام میں داخل کر لیں۔ بالخصوص ایسے وقت میں جب ان کا پلڑا بھاری ہے، اگر آپ یہ خیال کرتے ہیں کہ آپ دین پر قائم رہتے ہوئے انہیں خوش کر پائیں گے تو آپ صریح غلطی پر ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ ابتدا سے قرآن پڑھیے اور قریب و دور کی تاریخ پر نگاہ ڈالیے تاکہ آپ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف عداوت و نفاق کے ان کے واقعات کو دیکھ سکیں جو ماضی سے تا حال جاری ہیں۔

آپ عراق میں بسنے والوں مسلمانوں سے کیسے امید رکھتے ہیں کہ صلیبی اور ان کے دم چھلّے تو مسلمانوں کے جسم و جاں، عزت و مال پر ڈاکے ڈالتے رہیں لیکن یہ اللہ کی شریعت کے برخلاف خاموش رہیں۔ یہ تو سعد بن ابی وقاص ؓ، خالد بن ولید اور قعقاع رضوان اللہ علیہم اجمعین کے جانشین ہیں، جنہوں نے اپنے لہو سے اس زمین کو سیراب کیا، لہٰذا آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ دشمن کی چالوں سے خبردار ہوں، خاص طور پر نفاذ جمہوریت کے نعروں سے۔ اس سے ان کا ارادہ تو آپ میں موجود آخری خیر تک کو اچک لینے کا ہے۔ اس مصلحت کی خاطر انہوں نے انتظامی ڈھانچہ کھڑا کیا ہے جس کی اہم جگہوں پر روافض (شیعہ) تعینات ہیں۔ انتخابات میں حصّہ لینے کے لیے چالیس لاکھ شیعہ ایران سے یہاں عراق پہنچے تاکہ وہ مجلس الوطنی میں غالب اکثریت حاصل کر کے اپنی حکومت قائم کر سکیں۔ ملکی اور شہری تحفظ، جمہوری مقاصد کی ترویج، بعث پارٹی کی باقیات کے خاتمہ اور ’’صدام اور دہشت گردوں کے ہاتھوں ظلم کا شکار افراد کا تحفظ‘‘ جیسے نعروں کی آڑ میں شیعہ نے عقیدے کی جنگ چھیڑ رکھی ہے تاکہ اہل السنۃ کی علامات تک کو مٹا دیا جائے۔ ان کے علما، داعیان اور سائنس دانوں کا خاتمہ کر دیا جائے۔ اس میں میڈیا کی جھوٹی آہ و بکا ان روافض کی معاون ہے جو ان کے مکروہ چہروں کو خوش نمائی عطا کرتے ہوئے حقیقت پر دہ ڈال رہی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپا ہے وہ کہیں بڑھ کر ہے۔ اس کے بعد یہ روافض اپنے غلیظ عقیدہ کو عوام میں دولت و ہتھیار اور ترغیب و ترہیب کے مختلف ہتھکنڈوں کے ذریعے پھیلائیں گے۔

پس ابطال امت! اپنے عقیدہ کو جمہوریت و رافضیت کے باطل نظریات سے محفوظ رکھنے کے لیے کھڑے ہو جائیے اور اسلاف کی اتباع کرتے ہوئے اپنے خون سے امت کے دین و عقیدہ اور عزت و جان کا دفاع کیجیے۔ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے جہاد کا راستہ اختیار کریں اور اپنے ہتھیار برابر اٹھائے رکھیں یہاں تک کہ دین صرف اللہ کا ہو جائے۔ یہی وہ واضح منہج ہے جس کی طرف راہنمائی اللہ رب العزت نے قرآن کریم میں کی ہے ’’اور ان سے قتال کرو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین تمام کا تمام اللہ ہی کا ہو جائے‘‘۔

الحمدللہ عراق میں برسر پیکار آپ کے مجاہد بھائی اسی مقصد کی خاطر اپنی جانیں پیش کر رہے ہیں۔ آپ پر لازم ہے کہ جان و مال سے ان کی نصرت کریں۔ اسلام و جمہوریت میں اتنے صریح اختلافات کو جان لینے کے بعد اسے گلے سے لگانا تو کسی طور مناسب نہیں۔

اے اللہ اپنے دین و مجاہدین کی نصرت فرما، دینِ اسلام اور مجاہدین کو عزت عطا فرما اور انہیں غالب فرما۔ آمین!

و آخر دعوانا عن الحمد للہ رب العالمین

☆☆☆☆☆

کوئی دعوت قربانیوں کے بغیر کبھی کامیاب نہیں ہوتی، خواہ یہ دعوت زمینی ہو یا آسمانی...... ربانی ہو یا انسانی......لہو، لاشے، پھڑکتے جسم، تڑپتی روحیں، شہید، زخمی...... ہمیشہ اس معرکے کا ایندھن بنتے ہیں، عقائد کے معرکے کا......افکار کے معرکے کا۔ یہ آیت اس سلسلے میں ایک اہم مسئلے کی طرف توجہ دلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جو قربانیاں دینے اور پیش قدمی کرنے کا حوصلہ نہ رکھتا ہو وہ جنت کا مستحق بھی نہیں ہو سکتا۔ ام حسبتم......کا مطلب یہی ہے کہ کیا تم نے یہ سوچ رکھا ہے کہ تم وہ تکلیفیں سہے بغیر جنت میں چلے جاؤ گے، جو تم سے پہلے لوگ برداشت کرتے رہے۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک اہم معاملے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ تم اللہ کے محبوب بندوں سے بہتر نہیں ہو۔

اس صفحۂ زمین پر آج تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کوئی معزز و محترم نہیں گزرا۔ اس کے باوجود اللہ تعالیٰ پہلے لوگوں کا حوالہ دے کر فرما رہا ہے کہ ’’ان کو تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں، جنگیں لڑنا پڑیں، فقر و فاقہ سہنا پڑا اور وہ ہلا مارے گئے‘‘۔ اور دیکھیے، بشر انسانی کی طرف دیکھیے اس کے دل کی طرف دیکھیے۔ جب یہ ہلتا ہے تو اس پر شدید قسم کا زلزلہ طاری ہو جاتا ہے۔ گویا زمین پر کوئی طوفان آ گیا ہو اور اس کے لیے اس کی زد سے بچنے کا کوئی راستہ نہ ہو۔ اس طوفان نے زمین کے سب سے زیادہ صابر انسان صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ سے التجا کرتے ہوئے گڑ گڑا کر یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ اے ہمارے رب! آپ کی مدد و نصرت کب آئے گی؟

اگر دنیا کا سب سے بڑا صابر، سب سے نیک، سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا، زمین پر اللہ کی امانت کا سب سے بڑا محافظ، جو آسمان کے امین سے صبح و شام ملتا ہو، جس کو قرآن رات دن سہارا دیے رکھتا ہو، جس کے قدم جمائے رکھتا ہو......وہ بھی گڑ گڑا کر......اللہ کی سکھائی ہوئی دعاؤں سے چپکے چپکے پکارتا ہو......اے رب! فتح و نصرت کہاں ہے؟ قرآن کی آیت پچھلے انبیائے کرام کے بارے میں کہتی ہے ’’حتیٰ کہ جب رسول بھی مایوس ہونے لگے اور سوچنے لگے کہ اب وہ جھٹلا دیے جائیں گے......تب اچانک ہماری مدد آ پہنچی‘‘۔

(شیخ عبداللہ عزام شہیدؒ)

۲۷ جولائی: ایک فدائی مجاہد احمد اللہ شہید نے قندھار کے میئر غلام حیدر خان حمیدی کے دفتر میں استشہادی حملہ سرانجام دیا، جس کے نتیجے میں حمیدی پانچ محافظوں سمیت ہلاک ہوا۔

(قسط اول)

فرضیتِ خلافت اور اس کے قیام کا نبوی علی صاحبھا السلام طریقہ کار

مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ دامت برکاتھم العالیہ

فرضیت خلافت:

مسلمانوں کی دنیوی واخروی سعادت اور کامرانی ''اسلامی نظام خلافت'' کے ساتھ وابستہ ہے، اسی طرح اسلام کی دعوت، غلبہ واقتدار کا انحصار ''خلافت'' پر ہے۔ اور امام الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ رسالت یعنی اظہارِ دین کا حصول بھی ''خلافت'' کے ذریعے ممکن ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والے تمام مسلمانوں پر اقامتِ خلافت اور خلیفہ کے تقرر کو فرض قرار دیا ہے تاکہ ہر دور میں خلافت کے ذریعے مقصدِ رسالت ''اظہارِ دین'' حاصل کیا جاتا رہے۔

فرضیتِ خلافت قرآن وسنت اور اجماع سے ثابت ہے اور خیر القرون سے لے کر آج تک تمام فقہائے مذاہب، مجتہدین علمائے کرام خلافت کے قیام کی فرضیت پر متفق ہیں۔

فرضیت خلافت قرآن کی روشنی میں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

إِنِّیْ جَاعِلٌ فِیْ الْأَرْضِ خَلِیْفَةً(البقرة: ۳۰)

''یقیناً میں زمین میں ایک نائب (خلیفہ) بنانے والا ہوں''۔

امام قرطبیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ آیت امام وخلیفہ کے تقرر کے بارے میں قاعدہ وکلیہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ ایسا امام جس کی بات سنی جائے اور اس کی اطاعت کی جائے تاکہ کلمہ (اسلام کی شیرازہ بندی) اس سے مجتمع رہے اور خلیفہ کے احکام نافذ ہوں۔ امت اور آئمہ میں خلیفہ کے تقرر کے واجب ہونے میں کوئی اختلاف نہیں ہے''۔(الجامع لاحکام القرآن)

سورۃ النور میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَعَدَ اللَّهُ الَّذِيْنَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُم فِيْ الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِيْ ارْتَضَى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْناً (النور: ۵۵)

''جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لیے پسند کیا ہے مستحکم وپائیدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا''۔

اس آیت میں ایمان اور نیک عمل کا انعام اس دنیا میں خلافت کے قیام کو قرار دیا گیا ہے جس کے لازمی نتیجہ کے طور پر دین کا استحکام اور امن وامان کا قائم ہوجانا ہے۔ اگر خلافت قائم ہو تو لازماً ایک خلیفہ ہوگا جس کی اطاعت کی جائے گی اور اگر خلافت قائم نہیں ہے تو اس کے قیام کے لیے ایک جماعت ہوگی اور پھر اس کا ایک امیر ہوگا جس کی اطاعت کی جائے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے

يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا أَطِيْعُوا اللّهَ وَأَطِيْعُوا الرَّسُولَ وَأُوْلِيْ الْأَمْرِ مِنكُمْ(النساء: ۵۹)

''اے ایمان والو! تم اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ان کی بھی جو تم میں صاحبِ امر ہوں''۔

اس آیت میں ''اولی الامر'' کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے اور اولی الامر کے وجود کے بغیر اطاعتِ اولی الامر کا تصور ناممکن ہے۔ جس شخص کا وجود ہی نہیں اس کی اطاعت کیسے ہوسکتی ہے؟ لہٰذا اطاعت اولی الامر کی فرضیت سے اولی الامر کے تقرر کی فرضیت نص سے ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہی نظامِ خلافت دراصل قیامِ عدل وقسط کی عملی شکل ہے جس کے لیے تمام انبیائے کرام کو مبعوث کیا گیا:

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنزَلْنَا مَعَهُمُ الْكِتَابَ وَالْمِيْزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ(الحديد: ۲۵)

''ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلی نشانیاں دے کر بھیجا اور ان پر کتابیں نازل کیں اور ترازو (یعنی قواعد عدل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں''۔

اور واضح طور پر حضرت داؤد علیہ السلام کو اس کا حکم دیا:

يَا دَاوُودُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ خَلِيْفَةً فِيْ الْأَرْضِ فَاحْكُم بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ (صٓ: ۲۶)

''اے داؤد ہم نے تم کو زمین میں بادشاہ بنایا ہے تو لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلے کیا کرو''۔

پھر یہی خلافت کا قیام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقصدِ رسالت یعنی اظہارِ دین کی بھی تکمیل کرتا ہے۔

هُوَ الَّذِيْ أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُونَ (الصف: ۹)

''وہی تو ہے جس نے اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا تاکہ اسے اور سب ادیانِ باطلہ پر غالب کرے خواہ مشرکوں کو برا ہی لگے''۔

اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر دینِ اسلام قیامت تک کے لیے ہے تو اس کا غلبہ بھی قیامت تک ہر دور میں مقصودِ رسالت ہے اور یہ غلبہ بغیر خلافت وحکومت کے حاصل

۲۸ جولائی: صوبہ ارزگان میں 6 فدائی مجاہدین نے گورنر ہاؤس اور اہم سرکاری دفاتر پر استشہادی حملے کیے۔ اس کامیاب آپریشن کے نتیجے میں 100 سے زائد نیٹو اور افغان اہل کار ہلاک ہوئے۔

نہیں ہوسکتا لہٰذا غلبہ اسلام کے حصول کے لیے اقامتِ خلافت لازم ہے۔

فرضیت خلافت احادیثِ مبارکہ کی روشنی میں:

اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من مات ولیس فی عنقہ بیعة مات میتة جاهلیة(صحیح مسلم، کتاب الامارة)

''جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس کی گردن میں (کسی خلیفہ) کی بیعت نہ ہوتو وہ جاہلیّت کی موت مرا''۔

اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کی بیعت کو فرض قرار دیا ہے اور خلیفہ کی بیعت اس کے تقرر کے بغیر نہیں ہوسکتی۔لہٰذا خلیفہ کا تقرر فرض ہوا۔چونکہ خلافت کا قیام فرض ہے اور یہ خلیفہ کے بغیر ادا نہیں ہوسکتا اس لیے خلیفہ کی عدم موجودگی میں واقع ہونے والی موت کو جاہلیّت کی موت کے مشابہ قرار دیا گیا ہے۔اسی طرح ایک اور حدیث میں یہ الفاظ وارد ہوئے:

من مات ولیس علیه امام مات میتة جاهلیة(کتاب السنه)

''جو شخص اس حال میں مرا کہ اس پر کوئی امام (خلیفہ کی حکومت) نہیں تو وہ جاہلیّت کی موت مرا''۔

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ کی اطاعت کو بھی فرض قرار دیا ہے۔

اسمعوا واطیعوا وان استعمل علیکم عبدحبشی(صحیح بخاری)

''سنو اور اطاعت کرو اگرچہ تم پر ایک حبشی غلام ہی کو عامل (امیر) بنا دیا جائے''۔

ایک اور حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

السمع والطاعة علی المرء المسلم فیما احب واکره(صحیح بخاری)

''مسلمان پر سننا اور اطاعت کرنا لازم ہے، پسندیدگی اور ناپسندیدگی میں''۔

خلیفہ کی اطاعت تب ہوسکتی ہے جب خلیفہ موجود ہو۔کیونکہ جو چیز موجود نہیں اس کی اطاعت کا حکم کیسے دیا جاسکتا ہے؟ لہٰذا خلیفہ کی اطاعت کی فرضیت سے خلیفہ کے تقرر کی فرضیت ثابت ہوتی ہے۔

فرضیت خلافت صحابہ کرامؓ اور اسلاف کی نظر میں:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیقِ اعلیٰ کی طرف انتقال فرمانے کے بعد حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جو خطبہ دیا، اس میں فرمایا:

''سنو! محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکے ہیں اور اس دین کے لیے ایسا شخص (خلیفہ) ہونا ضروری ہے جو اسے قائم کرے''۔(مواقف ...... الرابع بحوالہ اسلام کا سیاسی نظام)

یہی وجہ ہے کہ صحابہ کرامؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین سے پہلے خلیفہ کا انتخاب فرمایا۔اسی چیز کی اہمیّت کو بیان کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ لکھتے ہیں:

''صحابہ کرامؓ کی توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن سے بھی پہلے خلیفہ کے تعیّن وتقرر کی طرف مائل ہوئی، اگر صحابہ کرامؓ کو شریعت کی طرف سے خلیفہ مقرر کرنے کی فرضیت معلوم نہ ہوتی تو وہ حضرات ہرگز خلیفہ کے تقرر کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دفن پر مقدم نہیں کرتے''۔(ازالة الخفاء)

اسی طرح امام احمد بن حجر الھیثمیؒ لکھتے ہیں:

''جان لیجیے کہ صحابہ کرامؓ نے زمانہ نبوت کے بعد امام کے تقرر کے وجوب پر اجماع کیا ہے بلکہ اسے فرائض میں سب سے اہم فریضہ قرار دیا ہے، اس طرح کہ انہوں نے (خلیفہ کے تقرر کے معاملے کو حل کرنے کی وجہ سے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تدفین کو موخر کر دیا''۔(الصواعق المحرقة)

جب کہ اسی حوالے سے علامہ طبریؒ حضرت عمرؓ کا قول نقل کرتے ہیں:

''جب میں فوت ہو جاؤں تو تین دن تک مشورہ کرو اور چوتھا دن نہ آنے پائے کہ تمہارا ایک خلیفہ مقرر ہو''۔(المفردات للراغب الاصفهانی)

امام نسفیؒ مسلمانوں کے لیے قرآن وسنت کے مطابق حکمرانی کرنے والے امام و خلیفہ کی ضرورت کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

''مسلمانوں کے لیے ایسے امام کا ہونا ضروری ہے جو احکامات نافذ کرے، حدود کو قائم کرے، سرحدوں کی حفاظت کرے، صدقات وصول کرے، سرکشوں، چوروں اور ڈاکوؤں پر قابو پائے اور جمعہ وعیدین کو قائم کرے، وغیرہ''۔(شرح العقائد النسفیه)

امام ابن تیمیہؒ اقامتِ خلافت کو فرائض دینیہ میں سب سے بڑا فریضہ قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

''یعنی یہ جان لینا ضروری ہے کہ لوگوں کے (اجتماعی وریاستی) معاملات کے لیے ولایت (خلافت وحکومت) دین اسلام کے فرائض میں سے ایک بڑا فریضہ ہے بلکہ دین ودنیا کا قیام اس کے بغیر ممکن نہیں ہے''۔(السیاسة الشرعیة)

وہ مزید فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ نے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کو واجب کیا ہے اور یہ طاقت و امارت کے بغیر ممکن نہیں ہوتا ہے۔اسی طرح تمام وہ احکامات جن کو اللہ تعالیٰ نے واجب کیا ہے یعنی جہاد، عدل کا قیام، حج، جمعہ وعیدین کی اقامت، مظلوم کی مدد اور اقامتِ حدود (یہ سب معاملات) طاقت وامارت کے بغیر پورے نہیں ہوتے ہیں''۔(مجموعة فتاویٰ لابن تیمیةؒ)

امام علاء الدین الکاسانی الحنفیؒ لکھتے ہیں:

''امام اعظم (خلیفہ) کا تقرر فرض ہے، اہل حق کے درمیان اس میں کوئی اختلاف نہیں''۔(بدائع الصنائع)

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۲۹ جولائی: صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں کٹھ پتلی افغان فوجی قافلہ پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا۔دو فوجی رینجر گاڑیاں اور ایک ٹینک مکمل طور پر تباہ ہوگئے اور 6 فوجی ہلاک اور 5 زخمی ہوئے۔

گیارہ ستمبر کے مبارک غزوات کے بعد، شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کا اہم خطاب

اور ہم اپنے نفس کے شرور سے اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتے ہیں۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت عطا کردے اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں، اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کردے تو اسے کوئی ہدایت دینے والا نہیں، اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ امابعد:

عالمِ کفر کے امام امریکہ پر ہونے والے مبارک حملوں کے تین ماہ بعد اس موقع پر جب کہ عالم اسلام پر صلیبی حملے کو بھی قریب قریب دو ماہ کا عرصہ گزرنے کو ہے ضروری محسوس ہوتا ہے کہ ان واقعات کے نتائج و عواقب کا گہری نظر سے جائزہ لیا جائے۔ ان واقعات نے انتہائی اہمیّت کے حامل بہت سے امور کو واضح کر دکھایا اور اس کے ساتھ ساتھ مغرب اور خصوصاً امریکہ کا اسلام کے خلاف وہ بغض و تعصب بھی روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آگیا جس کی فی زمانہ کوئی مثال ملنا مشکل ہے۔ اور جن لوگوں نے یہ دو ماہ انواع و اقسام کے امریکی طیاروں سے ہونے والی بارود کی مسلسل بارش کے نیچے گزارے ہیں وہ اس سے بخوبی واقف ہیں۔ سو کتنی ہی بستیاں ایسی ہیں جو صفحۂ ہستی سے مٹادی گئیں اور کتنے ہی لوگ ایسے ہیں جن کی تعداد کا اگر ہم اندازہ کرنا چاہیں تو لاکھوں تک پہنچتی ہے جنہیں شدید ترین سردی میں کھلے آسمان تلے لا کھڑا کر دیا گیا۔ وہ ضعیف مرد، عورتیں اور بچے جن کے لیے آج پاکستان میں موجود خیموں کے سوا کوئی پناہ گاہ نہیں اور جن کا قصور بھی کچھ نہ تھا۔

اپنے اس بیان میں، میں چاہوں گا کہ اس جنگ کی اصل حقیقت کو واضح کردوں جو ہمارے اور امریکہ کے مابین جاری ہے۔ اور جس کی وضاحت محض عالم اسلام ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم انسانی کے لیے حد درجہ اہمیّت کی حامل ہے۔ سو آج امریکہ اللہ کی راہ میں نکلنے والے ان مہاجرین اور مجاہدین پر جو الزام تراشی کرتا دکھائی دیتا ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں، بلکہ یہ تو محض بے بنیاد پراپیگنڈہ اور بہتان تراشی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرب مجاہدین کی تاریخ دن کے اجالے کی طرح روشن اور ہر طرح کے عیب سے پاک ہے۔ یہ لوگ بیس سال پہلے اس وقت نکلے جب سوویت یونین نے معصوم افغان بچوں اور ضعیف لوگوں کے خلاف اندھی جارحیت کا مظاہرہ کیا۔ یہ مجاہدین اپنی نوکریاں، اپنی جامعات، اپنے اہل و عیال اور اپنے عزیز و اقارب کو خیرباد کہتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رضا کی تلاش میں اس کے دین اور ضعیف مسلمانوں کی نصرت کے لیے نکل کھڑے ہوئے۔ بھلا وہ لوگ جو نکلے ہی ضعفاء کی نصرت کے لیے تھے، ان کے بارے میں عقل کیسے گوارا کرسکتی ہے کہ وہی معصوم لوگوں کی جانیں لینے لگیں، جیسا کہ یہ لوگ بہتان لگاتے ہیں۔

تاریخ شاہد ہے کہ یہی امریکہ جو روس کے خلاف لڑنے والے ہر مجاہد کی تائید کیا کرتا تھا، اس وقت غضب ناک ہوگیا اور بے ہودگی کے ساتھ پیٹھ پھیر گیا جب افغانستان میں لڑنے والے مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے معصوم بچوں کی نصرت کے لیے فلسطین کا رخ کیا۔ سو آج جو کچھ فلسطین میں ہو رہا ہے وہ ایک ایسا واضح امر ہے جس کی ناپسندیدگی پر آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک تمام انسانیت کا اتفاق رہا ہے۔ اگرچہ انسانی فطرت بسا اوقات فساد کا شکار بھی ہو جایا کرتی ہے اور بہت سے امور میں انسانوں کے مابین اختلاف بھی واقع ہو جاتا ہے، تاہم بعض امور ایسے ہیں جنہیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اختلاف سے بچا رکھا ہے۔ اس فطرت سے صرف وہی شخص ہٹتا ہے جو ظلم اور سرکشی کی تمام حدود پار کر جائے۔ لہٰذا یہ فطرت انسانی کی مبادیات میں شامل ہے کہ چاہے انسان کو کتنا ہی ظلم و زیادتی کا نشانہ کیوں نہ بنایا جائے لیکن وہ معصوم بچوں کو قتل کرنا گوارا نہیں کرسکتا۔ جو کچھ فلسطین میں معصوم بچوں کے قتل عام کی صورت میں ہوچکا ہے اور جو کچھ تاحال جاری ہے اس نے ظلم و زیادتی اور بہیمیت کی ایک نئی داستان رقم کی ہے اور یہ صرف اہل فلسطین کے لیے نہیں بلکہ تمام عالم انسانیت کے لیے ایک متوقع خطرے کی حیثیت رکھتا ہے۔ تاریخ انسانی میں اس طرح بچوں کے قتل عام کی مثال تلاش کرنا مشکل ہے بلکہ اصلاً یہ تو فرعون کا طریقہ تھا جس سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بنی اسرائیل کو اپنے فضل و کرم سے نجات عطا فرمائی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

> ''اور یاد کرو وہ وقت جب ہم نے تمہیں آل فرعون سے نجات عطا فرمائی، جو تمہیں بدترین عذاب میں مبتلا کیے رکھتے تھے۔ تمہارے بیٹوں کو ذبح کردیتے تھے اور تمہاری عورتوں کو زندہ رکھتے تھے''۔ (البقرہ: ۴۹)

بچوں کا یوں ذبح کرنا ہی فرعون کے ظلم و سرکشی اور اس کی سنگدلی کی شہرت کا باعث بنا۔ آج بنی اسرائیل نے فلسطین میں ہمارے بچوں کے خلاف فرعون کا وہی طریقہ اپنا رکھا ہے۔ ساری دنیا نے دیکھا کہ کس طرح اسرائیلی فوجیوں نے ''معصوم محمد الدرہ'' کو سرعام قتل کیا اور ''محمد الدرّہ'' کے علاوہ کتنے اور ایسے ہیں جن کا کوئی شمار ہی نہیں۔ شرق و غرب کی تمام اقوام نے باوجود اپنے ملی اختلافات کے محض انسانیت کے ناطے اس فعل کی شدید مذمت کی لیکن اس سب کے باوجود امریکہ اپنی سرکشی پر قائم رہتے ہوئے مسلسل ان فسادی لوگوں کی پشت پناہی جاری رکھے ہوئے ہے جو فلسطین میں ہمارے بچوں کا خون بہا رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمادیا کہ کوئی شخص جب بغاوت اور سرکشی پر اتر آئے اور اس حد تک جا پہنچے کہ دوسروں کو قتل کرنے لگے تو یہ اخلاقی گراوٹ کی نشانی ہے۔ جب کہ اس گراوٹ کی بھی آخری انتہا یہ ہے کہ کوئی شخص بچوں کی جانیں لینے لگے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا:

> ''ہم نے بنی اسرائیل پر یہ لکھ دیا کہ جس شخص نے کوئی ایک جان بھی ناحق یا بغیر زمین میں فساد برپا کرنے کے لی تو گویا اس نے تمام انسانیت کو قتل کردیا، اور

جس نے ایک بھی جان بچائی تو گویا اس نے تمام انسانیت کو زندہ کردیا''۔
(المائدۃ:۳۲)

لہٰذا اسرائیل اور اس کا پشت پناہ امریکہ گویا تمام دنیا کے بچوں کے قاتل ہیں۔ بھلا کل کو اسرائیل کو تبوک، الجوف اور دوسرے علاقوں میں ہمارے بچوں کو قتل کرنے سے کون روکے گا؟ اور اس وقت یہ حکمران کیا کریں گے جب اسرائیل اپنی خود ساختہ اور جھوٹی مذہبی کتابوں میں بیان کردہ سرحدوں میں توسیع کے ارادے سے خود ان پر بھی چڑھائی کردے گا؟ اور اسرائیلی تو یہاں تک کہتے ہیں کہ اسرائیل کی حدود مدینہ منورہ تک ہیں۔ یہ حکام جو اس وقت اس امریکی صہیونی ٹولے کے آگے سجدہ اطاعت بجالائے بیٹھے ہیں اس وقت کیا کرسکیں گے؟ عقل کا تقاضا ہے کہ اب یہ لوگ جاگ جائیں۔ محمد الدرہ کے ساتھ جو سلوک ہوا کل کو یہی کچھ ان کے اپنے بچوں اور عورتوں کے ساتھ بھی ہوگا۔ اور بے شک غلبہ اور قوت کا مالک تو اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی ہے۔ اس لحاظ سے اس مسئلہ سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں کہ امریکہ اس مذموم جارحیت کی جو فلسطین اور عراق میں جاری ہے مکمل طور پر پشت پناہی کررہا ہے۔ بدبخت بڑا بش صرف عراق میں مردوں اور عورتوں کے علاوہ دس لاکھ بچوں کے قتل کا سبب بنا۔

۲۲ جمادی الثانی ۱۱ ستمبر کے واقعات، فلسطین، عراق، صومالیہ، اور جنوبی سوڈان اور اس کے علاوہ کشمیر اور آسام میں ہمارے بچوں پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف صرف ایک ردعمل ہے۔ امت مسلمہ کو چاہیے کہ اب وہ خوابِ خرگوش سے جاگ جائے اور اس عظیم مسئلہ کے حل کی جانب توجہ دے جس سے تمام انسانیت خطرے میں ہے۔ رہ گئے وہ لوگ جو ان حملوں کی مذمت کرتے دکھائی دیتے ہیں تو فی الحقیقت وہ ان واقعات کو اصل پس منظر اور اسباب سے ہٹا کر دیکھ رہے ہیں جن کی جانب میں نے اشارات کیے۔ ان کے فہم ونظر کی رسائی اصل حقائق تک ہے ہی نہیں کہ وہ اس مسئلہ کو شرعی اور عقلی بنیادوں پر پرکھ سکیں۔ ان کا معاملہ تو بس اتنا سا ہے کہ انہوں نے دوسرے لوگوں اور امریکی ذرائع ابلاغ کو ان حملوں کی مذمت کرتے ہوئے دیکھا تو خود بھی ان کی مذمت کرنے لگے۔

ان لوگوں کی مثال اس بھیڑیے کی مانند ہے جس نے بکری کے ایک نوزائیدہ بچے کو دیکھا تو کہنے لگا کہ: اچھا تم ہی وہ ہو جس نے پچھلے سال میرا پانی گدلا کردیا تھا۔ اس نے کہا اے فلاں میں نے ایسا نہیں کیا۔ بھیڑیے نے کہا: نہیں تم ہی نے کیا تھا۔ میمنا کہنے لگا: میں تو پیدا ہی اسی سال ہوا ہوں۔ بھیڑیے نے کہا: تو پھر وہ تمہاری ماں ہوگی، اور یہ کہہ کر اس بچے کو کھا گیا۔ سو اس وقت وہ بے چاری بکری جو اپنے بچے کو بھیڑیے کے دانتوں میں چلاّتے ہوئے دیکھ رہی تھی سوائے اس کے اور کرہی کیا سکتی تھی کہ اپنی مامتا سے مجبور ہوکر اس سے الجھ پڑے۔ سو اس بکری نے بھیڑیے کو سینگ مارا جس سے بہرحال بھیڑیے کا کیا بگڑنا تھا، لیکن بھیڑیا یہ کہتے ہوئے چلاّیا کہ: ذرا دیکھو تو اس دہشت گرد کو! اس بات پر پاس بیٹھے طوطے بھی چلاّنے لگے اور بھیڑیے کی تائید میں بولنے لگے کہ: ''ہم بکری کے بھیڑیے کو سینگ مارنے کی شدید مذمت کرتے ہیں''۔

بھلا اس وقت تم لوگ کہاں تھے جب بھیڑیا بکری کے بچے کو اپنے دانتوں سے بھنبھوڑ رہا تھا۔ لہٰذا یہ مبارک اور کامیاب حملے محض اس ظلم کا ردعمل ہیں جو فلسطین، عراق اور دیگر اسلامی علاقوں پر مسلسل ڈھایا جارہا ہے، اور امریکہ اس چھوٹے بش کی قیادت میں ابھی تک اپنے اس ظالمانہ رویہ کو جاری رکھے ہوئے ہے جس نے اپنے اقتدار کا آغاز ہی عراق پر شدید ترین فضائی حملے سے کیا تاکہ ظلم اور ہٹ دھرمی کی سیاست میں اپنا نام پیدا کرسکے اور یہ ظاہر کردے کہ ان کے نزدیک خونِ مسلم کی ذرہ برابر بھی قدر نہیں۔ لہٰذا یہ حملے ان کی ظلم وزیادتی کا منہ توڑ جواب ہیں۔ ان مبارک حملوں نے بہت سے حقائق کو آشکارا کردیا اور یہ بات بالکل واضح ہوگئی کہ یہ متکبر قوت، جو اس زمانہ کا ہبل بت ہے، اگر کھڑی ہے تو محض اپنی مضبوط معیشت کے سہارے پر۔ اس کی بنیادیں اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اب کھوکھلی ہوچکی ہیں اور یہ عمارت اب زمین بوس ہونے ہی کو ہے۔ ان مبارک حملوں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے والے کوئی انیس مما لک نہ تھے اور نہ ہی اس مقصد کی خاطر ان عرب ریاستوں کی افواج اور حکومتی وزرا کو حرکت میں لایا گیا جن کا کام فلسطین اور دیگر مسلم علاقوں میں ہونے والے ہر ظلم وستم پر مجرمانہ خاموشی اختیار کرنا اور ان کے ہر حکم پر سرتسلیم خم کرنا ہے بلکہ درجہ ثانویہ میں پڑھنے والے صرف انیس (۱۹) طالب علم تھے۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کی شہادت کو قبول فرمائے۔ ان نوجوانوں نے امریکی ریاست کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا اور امریکی معیشت اور وقت کی سب سے بڑی عسکری قوت پر ایسی چوٹ لگائی جسے یہ کبھی بھول نہ سکیں گے۔ لہٰذا اب اس بات کا اندازہ لگانا بالکل مشکل نہیں کہ سودی بنیاد پر کھڑا اقتصادی نظام جسے امریکہ پوری دنیا میں کمزور طبقات پر اپنا کفریہ نظام مسلط کرنے کے لیے اپنی عسکری قوت کے ساتھ استعمال کررہا ہے اسے گرالینا کوئی مشکل کام نہیں۔ ان مبارک ضربوں کے ذریعہ سے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل وکرم سے امریکہ کو نیویارک اور دوسری مارکیٹوں میں تین ہزار ارب ڈالر سے زیادہ کا خسارہ اٹھانا پڑا جس کا اعتراف امریکہ نے خود کیا۔

یہ نوجوان ان اسباب کو استعمال میں لائے جو بالکل آسانی سے میسر تھے۔ انہوں نے کسی باقاعدہ فوجی تربیت کے مرکز سے تربیت حاصل نہیں کی، بلکہ دشمنوں ہی کے جہازوں کو استعمال کیا اور اسی کی درس گاہوں سے تربیت حاصل کی، لیکن پھر بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان پر فتح کے دروازے کھول دیے اور انہوں نے ان متکبر امریکیوں کو ایک ناقابل فراموش درس دیا جن کے ہاں آزادی صرف سفید چمڑی والوں کے لیے ہے۔ یہ لوگ اپنا پیدائشی حق سمجھتے ہیں کہ دوسرے لوگوں کو غلام بنا کر رکھیں اور انہیں ایسا حقیر جانتے ہیں کہ وہ ان کے آگے حرکت تک نہ کریں۔ جب بھی ان کے حکمران ہم پر مظالم کے پہاڑ توڑتے ہیں تو یہ امریکی عوام ان کی مکمل تائید کرتے ہیں جیسا کہ اس سے پہلے عراق کے معاملے میں ہم نے مشاہدہ کیا۔ سو میں تو یہ کہتا ہوں کہ اگرچہ امریکہ نے افغانستان پر اپنے اس حالیہ حملے میں وہاں کے کمزور اور ناتواں لوگوں پر ظلم وستم کی نئی داستان رقم کردی تاہم اس متکبر قوت کے خلاف دفاع کی اس

۳۰ جولائی: فدائی مجاہد بلال شہید نے صوبہ خوست ضلع صبر میں امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا، جس کے نتیجے میں 13 فوجی موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

حالت میں بھی ہم نے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بہت سے قیمتی اور اہم دروس حاصل کیے۔ مثال کے طور پر دشمن سے مقابلہ کے دوران دفاعی خط اگر لمبائی میں سو کلومیٹر لمبا ہے تو اسے چوڑائی میں بھی زیادہ ہونا چاہیے یعنی اس صورت میں خط دفاع کی چوڑائی سو، دوسو یا تین سو میٹر تک کفایت نہیں کرے گی، بلکہ اسے بھی کئی کلومیٹر چوڑا ہونا چاہیے، اور طول وعرض دونوں جانب خندقیں کھودی جانی چاہئیں، لہٰذا اس وجہ سے امریکی بم باری خط کے آخر تک پہنچتے پہنچتے اپنی شدت کھو دیتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہلکی اور وسیع الحرکت ٹولیاں مقرر کی جائیں جو تیزی کے ساتھ ایک خط سے دوسرے خط تک اور ایک دفاعی پٹی سے دوسری پٹی تک تیزی سے حرکت کر سکیں۔ کابل اور شمالی محاذوں پر شدید ترین امریکی بم باری کے باوجود اس حکمت عملی پر عمل کے باعث ہمیں بہت فائدہ ہوا اور اس طرح سے امریکہ اگر کئی سال بھی لگا رہے تو مجاہدین کے خطوط توڑنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔

یہ بات بالکل واضح ہے کہ قتال کے لیے دو عناصر کا ہونا لازم ہے۔ ایک عسکری قوت اور دوسری مالی قوت، جس سے اسلحہ اور دیگر ضروریاتِ جنگ خریدی جاتی ہیں۔ اور یہی بات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں بیان کی اور متعدد آیات میں اس کی تاکید فرمائی جیسا کہ فرمان ہے:

''بے شک اللہ نے مومنین سے ان کی جانیں اور اموال جنت کے عوض میں خرید لیے ہیں''۔ (التوبہ: ۱۱۱)

لہٰذا مال بھی لازم ہے اور جان بھی۔ اب جہاں تک امریکہ کی عسکری قوت کا معاملہ ہے تو اس کے اور ہمارے درمیان فرق وتفاوت بہت زیادہ ہے اور ہمارے اسلحے کی ان کے جہازوں تک رسائی نہیں۔ زیادہ سے زیادہ اگر ہم کچھ کر سکتے ہیں تو وہ یہ کہ دفاعی خطوط کو وسعت دے کر فضائی حملوں کی شدت میں کمی پیدا کر دی جائے۔ لیکن ایک دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ان کی اقتصادی قوت پر ضرب لگائی جائے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ امریکہ کی عسکری قوت محض معاشی قوت کے سر پر کھڑی ہے۔ لہٰذا جب یہ جاتی رہے گی تو لازمی سی بات ہے کہ امریکہ کو کمزور طبقات کو اپنا غلام بنانے کی بجائے خود اپنی ہی فکر دامن گیر ہو جائے گی۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے امریکہ کی اقتصادی قوت پر ضربیں لگائی جائیں۔ یہ لوگ جو انسانی حقوق کے علمبردار اور حریت انسانی کے پاس دار ہونے کے دعوے کرتے تھکتے نہیں، ان واقعات نے ان کے اصل جرائم سے پردہ اٹھا دیا۔ اس بات کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ ایک انسان کی ہلاکت کے لیے محض سات گرام بارود کافی ہے، بلکہ یہ بھی زیادہ ہے لیکن اسی امریکہ نے طالبان اور عام مسلمانوں کے ساتھ اپنے بغض وعداوت کا اظہار کرتے ہوئے سات ٹن یعنی سات ہزار کلوگرام تک کے بم برسائے۔

اے حساب کرنے والو حساب کر کے تو دیکھو! سات ٹن کا مطلب ہے ستر لاکھ گرام! جبکہ انسان کی ہلاکت کے لیے سات گرام بارود بھی ضرورت سے زائد ہے۔ جب ہمارے کچھ نوجوانوں نے نیروبی میں امریکی سفارت خانے پر دو ٹن وزنی بم چلایا تو امریکہ چلا اٹھا کہ: ''یہ صریح دہشت گردی ہے اور اس میں وسیع پیمانے پر تباہی پھیلانے والے ہتھیار استعمال کیے گئے ہیں''۔ جب کہ یہ خود چاہے سات سات ٹن وزنی بم برساتے رہیں اس میں کوئی حرج نہیں؟ اس طرح انہوں نے ایک پوری بستی کو صرف اس لیے ملیا میٹ کر دیا کہ لوگ ڈر جائیں اور عرب مجاہدین کی مہمان نوازی بلکہ ان کے قریب آنے سے بھی گریز کریں۔ اور اس سب کے بعد ان کا وزیر دفاع نمودار ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ ہمارا حق ہے۔ یعنی یہ ان کا حق ہے کہ پوری پوری بستیاں صفحۂ ہستی سے مٹا دیں بس اس شرط کے ساتھ کہ ایک تو وہ مسلمان ہوں اور دوسرے غیر امریکی۔

یہ ان کا ایسا واضح جرم ہے جس سے یہ انکار نہیں کر سکتے۔ اور ہر مرتبہ ان کی جانب سے ایسے اقدامات کے بعد ہم یہی سنتے ہیں کہ ایسا غلطی سے ہو گیا جب کہ یہ سراسر جھوٹ ہے۔ چند دن قبل انہوں نے اپنے تئیں خوست میں القاعدہ کے ایک مرکز پر حملہ کیا اور مسجد میں بم پھینکنے کے بعد کہنے لگے کہ: ''بم غلطی سے جا لگا''۔ جب کہ بعد میں تحقیقات سے معلوم ہوا کہ اس مسجد میں علمائے کرام نماز تراویح میں مشغول تھے اور بعد از نماز اس جگہ پر عظیم مجاہد قائد، بطل جہاد، مولانا جلال الدین حقانی جو سوویت اتحاد کے خلاف جہاد میں مرکزی راہنما کی حیثیت رکھتے تھے اور جنہوں نے ارض افغانستان پر امریکی قبضہ کو ماننے سے بھی صاف انکار کر دیا وہ ایک اجتماع منعقد کرنے والے تھے۔ ان لوگوں نے حالت نماز میں مسجد پر بم برسایا جس سے وہاں موجود ایک سو پچاس افراد شہید ہو گئے۔ **ولا حول ولا قوة الا بالله!** تاہم اللہ کے فضل وکرم سے شیخ جلال الدین محفوظ رہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔ سو یہ ہے ان کا بغض اور نفرت سے بھرپور چہرہ، لہٰذا ان لوگوں کو ڈرنا چاہیے جو بغیر تحقیق کے سنی سنائی باتوں پر یقین کرتے ہوئے دوسروں کی پیروی میں خود بھی ان حملوں کی مذمت میں اپنی زبانیں چلانے لگتے ہیں۔

امریکہ کے خلاف ہماری یہ دہشت گردی جائز اور مطلوب ہے، تاکہ ظالم کو اس کے ظلم سے روکا جائے اور امریکہ اسرائیل کی پشت پناہی سے اپنا ہاتھ کھینچ لے جو کہ بے دریغ ہمارے بچوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ اور یہ بات بالکل واضح اور غیر مبہم ہے لیکن پھر بھی یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے۔ امریکہ اور دوسرے مغربی لیڈر بار ہا فلسطین میں لڑنے والی تنظیمات حماس، الجہاد اور دوسری تنظیموں کو دہشت گرد قرار دے چکے ہیں۔ اگر اپنا دفاع کرنا بھی دہشت گردی ہے تو آخر جائز کیا ہے؟ لہٰذا ہمارے دفاع اور ہمارے قتال کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں چاہے وہ ہم ہوں چاہے فلسطین میں لڑنے والے ہمارے حماس کے بھائی، ہم سب اس لیے لڑتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کلمہ لا الہٰ الا اللہ سر بلند ہو اور کافروں کے دعوے باطل ہو جائیں۔ اور تاکہ فلسطین اور دوسرے مسلم علاقوں میں کمزور اور نادار لوگوں پر ہونے والے مسلسل ظلم کو روکا جا سکے۔ اسی طرح یہ بات بھی واضح رہنی چاہیے کہ کسی مسلمان کے لیے قطعی طور پر جائز نہیں کہ وہ کسی بھی تاویل کی گنجائش نکالتے ہوئے کفار کی حمایت کے اس گھڑے میں جا گرے کیونکہ یہ تو ایک انتہائی بھیانک اور شدید ترین نوعیت کی مذموم صلیبی جنگ ہے جسے اسلام اور اہل اسلام

۳۱ جولائی: صوبہ ہلمند کے دار الحکومت لشکر گاہ شہر میں فدائی مجاہد شہید گل محمد تقبلہ اللہ نے افغان پولیس پر فدائی حملہ کیا جس کے نتیجے میں 40 سے زائد پولیس اہل کار ہلاک وزخمی ہوئے۔

کے خلاف پھیلایا جارہا ہے۔سو اللہ تعالیٰ کی مشیت سے امریکہ کا خاتمہ بالکل قریب ہے اور ویسے بھی اس کا انجام بداس بندۂ فقیر کے ساتھ مشروط نہیں۔اسامہ مارا جائے یا بچا رہے اس سے کوئی فرق واقع نہیں ہوتا،اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس امت میں بیداری کا عمل شروع ہو چکا ہے اور یہ بیداری ان مبارک حملوں کے ثمرات میں سے ایک ثمر ہے۔

میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان نوجوانوں کی شہادت کو قبولیت کا درجہ عطا فرمائے اور انہیں انبیاء،صدیقین،شہدا اور صالحین کا ساتھ عطا فرمائے،اور کیا ہی خوب رفاقت ہے ان لوگوں کی۔ان نوجوانوں نے ایک عظیم اور عالی قدر کام سرانجام دیا۔اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے،اور انہیں ان کے والدین کے لیے بھی اخروی اثاثہ بنائے۔انہوں نے مسلمانوں کے سروں کو فخر سے بلند کر دیا اور امریکہ کو ایک ایسا سبق سکھایا جسے اللہ تعالیٰ کے حکم سے وہ بھولنا بھی چاہے گا تو بھول نہ پائے گا۔اور میں نے تو اے۔بی۔سی چینل کو دیے جانے والے اپنے انٹرویو میں پہلے ہی خبردار کر دیا تھا کہ امریکہ نے ارضِ حرمین کے جن سپوتوں سے جنگ مول لی ہے اس میں عنقریب وہ ایسی شکست کھائے گا کہ ویت نام میں ہونے والی اپنی ہزیمت کو بھی بھول جائے گا۔اور اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہوا بھی اسی طرح اور اللہ کے حکم سے ابھی جو کچھ ہونے والا ہے وہ اس سے بھی بہت بڑھ چڑھ کر ہے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو شہدا میں قبول فرمائے۔

فی سبیل اللہ نکلنے والے نوجوانوں میں سے پندرہ کا تعلّق سرزمین حرمین سے تھا،وہ سرزمین حرمین جو ایمان کی سرزمین ہے،جو مسلمانوں کے لیے عظیم خزانہ ہے،اور یہی وہ سرزمین ہے جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے مطابق ایمان اس طرح لوٹ کر اکٹھا ہو جائے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی جانب لوٹ کر آتا۔اسی طرح دو مجاہد مشرقی جزیرۃ العرب،امارات سے نکلے۔اسی طرح شام سے زیاد الجراح اور ارض کنانہ مصر سے محمد عطا نکلے۔اللہ تعالیٰ ان سب کو شہدا کے زمرے میں قبول فرمائے۔

ان نوجوانوں نے اپنے اس عمل کے ذریعے اپنے پیچھے بہت سے عظیم اور نا قابل فراموش دروس چھوڑے،اور یہ واضح کر دکھایا کہ انسان کے دل میں موجود ایمان اپنی سچّائی کے ثبوت کے طور پر اس سے کچھ تقاضے کرتا ہے،اور ان تقاضوں میں سے ایک تقاضہ یہ بھی ہے کہ انسان لا الہ الا اللہ کی خاطر اپنی جان تک کا نذرانہ پیش کرنے سے دریغ نہ کرے اور بلاشبہ ان جاں بازوں نے اپنے اس عمل سے خیر اور حق کا ایک عظیم دروازہ کھول دیا۔

رہ گئے ٹی وی چینلوں پر ان شہیدی حملوں کو غیر شرعی قرار دینے والے یہ دانش ور ،تو یہ صرف امریکہ اور اس کے چیلوں کی خواہشات کی ترجمانی کرنے والے ہیں۔ایک ارب بیس کروڑ امت کو مشرق سے لے کر مغرب تک فلسطین اور عراق میں،صومالیہ اور جنوبی سوڈان میں،کشمیر میں فلپائن میں بوسنیا،چیچنیا اور آسام میں دن رات ذبح کیا جارہا ہے۔ان کے لیے ہمیں ان کی جانب سے ایک لفظ سننے کو نہیں ملتا،لیکن جب کوئی شخص قربانی کی مثال قائم کر دے تو ان نام نہاد دانش وروں کی آوازیں بلند ہونے لگتی ہیں۔ایک ارب بیس کروڑ مسلمانوں کے گلوں پر چھریاں چل رہی ہیں لیکن انہیں اس بات کا احساس تک نہیں۔اور جب ان میں سے کوئی اپنے دفاع کی خاطر اٹھتا ہے تو نام نہاد دانش وروں کی زبانیں ان طواغیت کی جانب سے رٹا یا ہوا سبق سنانے لگتی ہیں۔

یہ لوگ عقل سے بالکل عاری اور فہم سے کوسوں دور ہیں۔لڑکے،بادشاہ،جادوگر اور راہب والی حدیث میں لا الہ الا اللہ کی خاطر اپنی جان خود پیش کر دینے کی واضح دلیل موجود ہے،اس کے ساتھ اس میں ایک اور معنی بھی موجود ہے کہ فتح صرف لوگوں کے ذہنوں میں قائم تصور کے مطابق اس ظاہری جیت کا نام نہیں بلکہ فتح تو اصلاً دین کے تقاضوں پر ثابت قدمی اختیار کرنے کا نام ہے۔اصحاب الاخدود جن کے ایمان پر ثبات کے باعث اللہ تعالیٰ نے ان کا ذکرِ خیر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اپنی کتاب میں محفوظ فرما دیا،انہیں ایمان پر قائم رہنے یا آگ میں کود جانے میں سے کسی ایک کا اختیار دیا گیا تو انہوں نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ کفر کی بجائے آگ میں کود جانے کو ترجیح دی۔اس حدیث کے آخر میں آتا ہے کہ ظالم بادشاہ نے ان سب لوگوں کو آگ کی خندقوں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور جب ایک ماں اپنا بچہ گود میں اٹھائے ہوئے آئی تو دہکتی آگ کو دیکھ کر اسے اپنے بچے کی فکر دامن گیر ہوئی،اور وہ پیچھے ہٹنے کا سوچنے لگی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان کے مطابق وہ بچہ بول اٹھا کہ:''اے میری ماں!صبر کر تو حق پر ہے''۔ان لوگوں کے بارے میں کوئی مسلمان یہ نہیں کہہ سکتا کہ انہیں کیا فائدہ حاصل ہوا یا انہوں نے اپنی جانیں بے کار میں گنوا دیں۔ایسا کہنے والا اپنے آپ کو خود سب سے بڑا جاہل ثابت کرے گا۔یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کر کے کامیاب ہوگئے اور ان جنتوں میں جا پہنچے جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کر رکھا ہے۔

لہٰذا فتح صرف مادی اہداف کو حاصل کر لینے کا نام نہیں بلکہ فتح تو حق کے تقاضوں پر قائم رہنے کا نام ہے۔رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیان کردہ اس حدیث میں مزید یہ بھی بیان ہے کہ جب اس لڑکے نے پتھر اٹھایا تو وہ اس وقت بھی جادوگر اور راہب دونوں کے حوالے سے تردد کا شکار تھا کہ ان میں سے حق پر کون ہے۔اب جب کہ ایک بڑے جانور نے راستہ روک رکھا تھا تو وہ کہنے لگا آج مجھے معلوم ہو جائے گا کہ ان دونوں میں سے کون افضل ہے جادوگر یا راہب۔اپنی قلت علم کے باعث وہ یہ معلوم کرنے سے قاصر تھا کہ ان دونوں میں سے کون حق پر ہے۔لہٰذا اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ اسے دکھلا دے کہ ان میں سے کون افضل ہے،اگر راہب حق پر ہے تو اس پتھر سے اللہ تعالیٰ اس جانور کو ہلاک کر دے،سو اس نے پتھر پکڑ کر جانور کو مارا تو وہ مر گیا۔جب راہب آیا تو اس نے سارا ماجرا سننے کے بعد کہا:''اے میرے بچے آج کے دن تو مجھ سے افضل ہے''۔راہب کے علم اور لڑکے کی کم علمی کے باوجود راہب کے یہ الفاظ کیا معنی رکھتے ہیں؟حقیقت یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اس لڑکے کے دل کو ایمان کے نور سے بھر دیا جس کے باعث وہ لا الہ الا اللہ کی خاطر ہر طرح کی قربانی دینے کے لیے تیار ہو گیا۔دل میں اتر جانے والے یہ الفاظ آج ہم میں مفقود ہیں۔آج کے نوجوان اس بات کے منتظر ہیں کہ اِس دور کے علما ان سے بھی یہی کہیں۔یہ نوجوان جو اپنے سر ہتھیلیوں پر سجا کر لا الہ الا اللہ کی

۳۱ جولائی:صوبہ فراہ میں مجاہدین نے ایک خالی حویلی میں دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھا تھا،جب فوجی اس حویلی میں داخل ہوئے تو دھماکہ خیز مواد کو اڑا دیا گیا۔جس سے 12 فوجی موقع پر ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوگئے

نصرت کے لیے نکل کھڑے ہوئے ہیں وہ فی الواقع اس بات کے مستحق ہیں کہ آج کے علما بھی ان سے وہی الفاظ کہیں جو راہب نے اس لڑکے سے کہے تھے کہ:'' آج کے دن تم ہم سے افضل ہو''۔ یہی اصل حقیقت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث مبارکہ کے مطابق ہمارے دین میں فضیلت کا اصل معیار ایمان ہے نہ کہ صرف حصول علم۔ علم اور اس پر عمل دونوں یکساں مطلوب ہیں۔ ایمان کا اصل پیمانہ تو یہ ہے کہ:'' جس نے ان کے خلاف ہاتھ سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے''۔ جیسا کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا: اور جس نے ان کے خلاف زبان سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور جس نے ان کے خلاف دل سے جہاد کیا تو وہ مومن ہے اور اس کے بعد تو ایک رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہیں رہتا''۔

سوان نو جوانوں نے کفر اکبر کے خلاف اپنے ہاتھوں اور اپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا۔ ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور ان کو شہدا کے زمرے میں قبول فرمائے گا۔ یہ نو جوان اس حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مصداق ہیں جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

'' شہدا کے سردار حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ ہیں، اور ان کے علاوہ وہ شخص جو جابر بادشاہ کے مقابلے میں کھڑا ہوا اور اسے نیکی کی تلقین کی اور برائی سے روکا تو اس بادشاہ نے اس پر سختی کی اور اسے قتل کر دیا''۔

اس شخص نے کامیابی کی معراج کو پالیا جب کہ نہ تو اس نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور پایا اور نہ تابعین کا ،لیکن پھر بھی اللہ تبارک وتعالیٰ نے اسے سیدالشہدا کا مقام جلیل عطا فرمادیا۔ یہ ایک ایسا عمل ہے جس کی ترغیب خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دلائی، اس کے باوجود کوئی عاقل مسلمان کیسے یہ کہہ سکتا ہے کہ اس شخص کو اپنے اس عمل سے کیا حاصل ہوا؟ یہ تو ایسی واضح اور صریح گمراہی ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی پناہ طلب کرنی چاہیے۔ یہ وہ نو جوان تھے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اس عظیم عمل کی توفیق عنایت فرمائی کہ انہوں نے عالمی کفر کے امام امریکہ اور اس کے حلیفوں کو یہ ثابت کر دکھایا کہ تم ہی اصل میں باطل پر ہو اور تم ہی صریح گمراہی میں مبتلا ہو۔ یہاں تک کہ لا الہ الا اللہ کی خاطر انہوں نے اپنی جانیں تک قربان کرنے سے دریغ نہ کیا۔

ان عظیم واقعات سے متعلّق ہماری یہ گفتگو ذرا طویل ہوگئی لہٰذا میں اپنی بات کو مختصر کرتے ہوئے اسے امریکہ کے خلاف اس کے عسکری اور معاشی اہداف پر کارروائیوں کو جاری رکھنے پر مرکوز کرتا ہوں کہ بلاشبہ اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے امریکہ کے خاتمہ کی الٹی گنتی شروع ہوچکی ہے اور اس کی معیشت مسلسل زوال پذیر ہے۔ تاہم ابھی ایسی مزید کارروائیوں کی ضرورت ہے۔ نو جوانوں کو چاہیے کہ وہ امریکہ کے لیے معاشی اعتبار سے اہمیّت کے اہداف تلاش کریں اور دشمن کو اس کے اپنے گھر میں نشانہ بنائیں۔ اپنی گفتگو کے اختتام سے پہلے میں عزم وہمت کے پیکر ان جواں مردشہ سواروں کو، جنہوں نے امت کی پیشانی سے داغِ ندامت دھوڈالا، چند اشعار میں خراج عقیدت پیش کرنا چاہوں گا۔ یہ اشعار ان سب کے علاوہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رستے پر چلنے والے ہر شخص کے نام کرتا ہوں۔

تاہم اس سے پہلے میں ایک اہم نقطے کی جانب توجہ دلانا چاہوں گا کے بے شک افغانستان میں عرب مجاہدین اور طالبان کے خلاف چوبیس گھنٹے جاری اس جنگ نے امریکی حکومت کی بے چارگی، اس کے ضعف اور اس کے فوجیوں کی نامردی کو صاف ظاہر کر دکھایا ہے ہمارے اور امریکہ کے مابین حائل عسکری ٹیکنالوجی کے اس عظیم فرق کے باوجود یہ لوگ منافقین اور مرتدین پر اعتماد اور ان کی مدد کے بغیر ایک قدم بھی اٹھانے کے قابل نہیں۔ ببھلا ببرک کارمل جو روس کو اپنے ملک پر قبضے کے لیے لے کر آیا تھا، اور معزول صدر برہان الدین ،جس سے دین کوسوں دور ہے، ان دونوں کے مابین کیا فرق ہے۔ ان میں ایک سرزمینِ اسلام پر روسی قبضے کی راہ ہموار کرنے والا ہے تو دوسرا امریکہ کو لے کر آنے والا ہے۔ لہٰذا جیسا کہ میں نے بیان کیا ،منافقین پر اعتماد کی یہ مجبُوری امریکی فوج کے ضعف پر واضح دلیل ہے۔ اس لیے فرصت کو غنیمت جانتے ہوئے نو جوانوں کو چاہیے کہ امریکہ کے خلاف جہاد اور کارروائیوں کو جاری رکھیں۔

میں اپنی گفتگو کا اختتام ان اشعار پر کرتا ہوں جو میں نے سرزمینِ ایمان، ارضِ حجاز سے اللہ کی راہ میں نکلنے والے ان ابطال کی نذر کیے، چاہے وہ غامد و زہران کے قبائل میں سے تھے یا بنوشہر سے، بنوحرب سے تھے یا نجد سے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو قبول فرمائے۔ اور جو مکہ مکرمہ سے نکلے جن میں سالم، نواف الحازمی اور خالد المحضار شامل ہیں یا جو مدینہ منورہ سے نکلے، یہ وہ عظیم جانباز تھے جو دنیا اور اس کی لذتوں کو چھوڑتے ہوئے صرف اور صرف لا الہ الا اللہ کی خاطر فی سبیل اللہ کھڑے ہوئے۔

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک کی کاٹ تیز دھار تلوار سے زیادہ تھی سلام ہے ان پر جو مصائب کے سمندر میں جا کو دے اور دشمن پر قہر بن کر ٹوٹے کہاں خواہشات کے پجاری یہ دنیا اور کہاں اپنے رب کے ہاتھ اپنی جانیں بیچ دینے والے یہ نو جوان۔ تلواریں ان کے سروں پر منڈلا رہی تھیں۔ مگر پھر بھی ان کے چہروں پر مسکراہٹ تھی۔ یہ اپنے سینوں کو ڈھال بناتے ہوئے کھڑے ہوگئے۔ حالانکہ ان کو کوئی مجبُور کرنے والا نہ تھا۔ جس وقت چہار سو تاریکیاں چھا چکی تھیں۔ اور درندے ہم پر جھپٹ رہے تھے۔ ہمارے گھروں سے خون کی ندیاں جاری تھیں۔ اور باغی ہم پر ٹوٹ پڑے تھے۔ میدان تلواروں کی چمک اور گھوڑوں کی ٹاپ سے خالی تھے۔ جب کہ مظلوموں کے لیے صرف اور سسکیاں تھیں۔ اور وہ بھی ڈھول باجوں کی آواز تلے دب چکی تھیں۔ ایسے میں یک دم وہ ایک تیز آندھی کی مانند اٹھے اور ان کے محلات کو زمین بوس کرتے ہوئے انہیں یہ پیغام دے چلے کہ ہم تم سے ہونہی ٹکراتے رہیں گے۔ جب تم ہماری ایک ایک زمین سے نکل نہ بھاگو۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

☆☆☆☆☆

یکم اگست: صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی چھڑ گئی، اس لڑائی میں 25 افغان فوجی ہلاک وزخمی ہوئے۔

شہدائے گیارہ ستمبر کا تعارف... شیخ اسامہ بن محمد بن لادن رحمہ اللہ کی زبانی

آسمان پہ سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے اور زہر میں بجھے تیروں کی بارش جاری تھی
خون کا سیلاب بام و در کو عبور کر چکا تھا
غاصبوں کا ستم اپنے عروج پر تھا
جب کہ ہماری طرف کے میدان تلوار کی جھنکار، اور گھوڑوں کی ٹاپ سے خالی تھے
یہاں صرف چیخیں تھیں اور وہ بھی ڈھول باجوں کی آواز میں دب چکی تھیں
ایسے میں غیرت کی آندھیاں چلیں
اور ان کے قلعوں کو مٹی کا ڈھیر بنا گئیں اور جابروں کو یہ سمجھا گئیں
کہ ہم تم سے یونہی ٹکراتے رہیں گے
یہاں تک کہ اسلام کی ایک ایک زمین تم سے واپس چھین نہ لیں!

جب بھی پنٹاگون اور ورلڈ ٹریڈ سنٹر کے معرکوں کی بات ہو گی، ان نوجوانوں کا تذکرہ ضرور سامنے آئے گا جنہوں نے تاریخ کے دھارے کا رخ موڑ دیا۔ آج لوگ ان کے ناموں سے واقف ہوں یا نہ ہوں، تاریخ بہر حال یہ بات ثابت کرے گی کہ یہی وہ شہدا تھے جنہوں نے ملت فروش حکمرانوں اور ان کے آلۂ کاروں کے لگائے ہوئے داغ اپنے خون سے دھوئے۔ معاملہ صرف اتنا نہیں کہ انہوں نے پنٹاگون اور ٹریڈ سنٹر کے برج تباہ کر دیے، یہ تو ایک آسان سی بات تھی۔ نہیں! بلکہ ان نوجوانوں کا اصل کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے وقت کے ایک جھوٹے خدا کا بت پاش پاش کر کے رکھ دیا، اس کی اقدار کو ملیا میٹ کر دیا، اور یوں طاغوتِ زمانہ کا اصل چہرہ لوگوں کے سامنے آ گیا۔ کل اگر فرعونِ مصر کا دامن معصوم بچوں کے لہو سے داغ دار تھا تو آج کا فرعون کفر و سرکشی میں اس سے دو ہاتھ آگے ہے۔ یہی قاتل ہے جو ہمارے معصوم بچوں کو فلسطین، افغانستان، لبنان، عراق، کشمیر اور دیگر خطوں میں قتل کرنے کا ذمہ دار ہے۔

ان شہیدی جوانوں نے خوابیدہ امّت کے دلوں میں ایک بار پھر ایمان کی آگ بھڑکائی اور انہیں عقیدۂ ولاء و براء کا مطلب سمجھا دیا۔ صلیبیوں اور ان کے مقامی دُم چھلوں کی عشروں سے جاری سازشوں کا توڑ کیا اور مسلمانوں سے وفاداری اور کفار سے بیزاری کے عقیدے کو مٹانے کی مذموم کوششوں پہ پانی پھیر دیا۔ ان نوجوانوں کی عظمتِ کردار کا کماحقہٗ تذکرہ ممکن نہیں، قلم اس سے عاجز ہیں۔ اسی طرح ان مبارک معرکوں کے نتائج و برکات کا پوری طرح احاطہ کرنا بھی مشکل ہے، تاہم میں ان شہدا کا مختصر تعارف آپ کے سامنے پیش کروں گا، کیونکہ جس بھلائی کا سب کچھ سمیٹا نہ جا سکے، اُس کا بہت کچھ چھوڑ دینا بھی مناسب نہیں!

(۱) محمد عطا:

ٹریڈ سنٹر کے پہلے برج کو نشانہ بنانے والے جاں باز تھے۔ یہ اس پورے سریّے کے امیر تھے۔ مصر سے تعلّق رکھنے والے کنانہ کے اس سپوت کی زندگی کا ہر لمحہ سچّائی کا نقیب تھا۔ جدوجہد اور انتھک محنت ان کی سیرت کا سب سے نمایاں پہلو تھا۔ امت کی حالتِ زار انہیں بے چین کیے رکھتی۔ اللہ تعالیٰ ان کی شہادت قبول فرمائے۔

(۲) زیاد سمیر الجراح:

سرزمینِ شام کے علاقے لبنان سے تعلّق رکھنے والے سرفروش تھے۔ سچّائی کے علم بردار، کھرے کردار کے مالک زیاد، **ابو عبیدہ بن الجراح** رضی اللہ عنہ کے سچّے پیروکار تھے۔

(۳) مروان الشحی:

دوسرے برج کو گرانے والے ہوا باز مجاہد، **مروان الشحی** کا تعلّق امارات سے تھا۔ دنیا اپنی ساری رنگینیوں کے ساتھ ان کی طرف متوجہ ہوئی، مگر یہ اس کے دامِ فریب میں آنے سے صاف بچ نکلے۔ اور اپنے ربّ کی جنتوں اور اس کی رضا کی تلاش میں چل دیے۔

(۴) هانی حنجور:

وادیٔ طائف کے بطل **هانی حنجور** نے امریکی دفاعی مرکز پنٹاگون کو برباد کیا۔ یہ پاک دل و پاکباز نوجوان پختگیٔ کردار کی ایک مثال تھا، ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں، اور حسیبِ اصلی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

(۵) احمدبن عبدالله النعمی:

ابہاء کے رہنے والے **احمدبن عبدالله النعمی** ایک عبادت گزار مجاہد تھے۔ قیام اللیل کا والہانہ شوق رکھتے تھے۔ یہ خاندانِ قریش کے چشم و چراغ تھے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں حاصل تھا، اخلاقِ حسنہ کی تصویر تھے۔ اس نوجوان نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ خود بھی گھوڑے پر سوار ہیں اور آپؐ انہیں اتر کر دشمن سے قتال کرنے اور اپنی زمین کو ان سے چھڑانے کا حکم صادر فرما رہے ہیں۔

(۶) سطام السقامی:

ارضِ حرمین کے باسی **سطام السقامی** کا تعلّق نجد سے تھا، عزم و شجاعت کے پیکر اس نوجوان کو جو بھی دیکھتا، اسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث یاد آ جاتی کہ

هُمْ (بَنُوْ تَمِيْم) اَشَدُّ اُمَّتِیْ عَلَی الدَّجَّالِ (مسلم: باب من فضائل غفار و أسلم وجهينة وأشجع ومزينة وتميم ودوس وطیٔ)

''میری امت میں سے دجال کے لیے سب سے زیادہ سخت بنو تمیم کے لوگ ہوں گے۔''

۲ اگست: صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں جرمن انٹیلی جنس کے مرکز پر تین مجاہدین نے فدائی حملہ کیا، ان فدائی حملوں میں 35 فوجی و انٹیلی جنس اہل کار ہلاک جب کہ درجنوں زخمی ہوئے۔

(۷)ماجد بن موقد الحنف:

سیّدالانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے شہر مدینہ سے تعلّق رکھنے والے ماجد بن موقد الحنف! رزم ہو یا بزم، یہ شہید دل ونگاہ کی پاکیزگی کا ایک چلتا پھرتا نمونہ، تواضع اور اعلیٰ اخلاق کی ایک روشن مثال تھے۔ یقیناً ایمان اور حیا دونوں باہم متلازم ہی ہوتے ہیں!

(۸)خالد المحضار:

حرمِ کعبہ کے پڑوسی خالد المحضار، مکّہ مکرمہ کے رہائشی تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل میں ہونے کا شرف انہیں بھی حاصل تھا۔ خانوادۂ قریش کے اس مجاہد کی سب سے بڑی تمنا بس یہی تھی کہ اسے اللہ کے راستے میں شہادت مل جائے۔

(۹)ربیعہ نواف الحازمی:

ربیعہ نواف الحازمی بھی مکہ مکرمہ سے تعلّق رکھتے تھے۔ عزیمت وہمت، اور صبر واستقامت اور حیا کی روشن مثال، اپنے گھوڑے کی لگام تھامے یہ نوجوان موت کے ٹھکانوں کی تلاش میں سرگرداں رہتا تھا۔

(۱۰)سالم الحازمی(بلال)، نواف الحازمی:

مکہ مکرمہ ہی کے سالم الحازمی(بلال)، نواف الحازمی کے سگے بھائی تھے۔ ایمان کی بہار آئی تو آپ نے ساری دنیا تج دی۔ ''جنت تلواروں کے سائے تلے ہے''، یہی ان کا شعار تھا۔

(۱۱)فائز قاضی:

افغانستان میں احمد کے نام سے مشہور، فائز قاضی کا تعلّق بنی حماد سے تھا۔ جُود وسخا، حیا اور تواضع ان کی خاص پہچان تھی۔

''بنی اسیر'' کے تمام قبیلے، چاہے وہ قبیلۂ زھران ہو یا غامد یا بنی شہر، ان سب کا نیویارک اور واشنگٹن کے مبارک معرکوں میں وہی کردار ہے جو شیروں کا میدان میں ہوتا ہے!

(۱۲)احمد الحزنوی الغامدی:

احمد الحزنوی الغامدی، غیرت وحمیت اور بہادری وشجاعت کی صفات سے آراستہ تھے۔ بڑی سے بڑی آزمائش بھی ان کے قدم نہ ڈگمگا سکی۔ راہِ عزیمت کے یہ شہسوار، مجاہدین کے امام اور خطیب بھی تھے، ہمیشہ لوگوں کو جہاد پر ابھارتے رہتے تھے۔

(۱۳)حمزہ الغامدی:

حمزہ الغامدی کا دل شوقِ شہادت سے سرشار تھا۔ ان کے روز وشب اللہ کے ذکر سے پرنور رہتے۔ عبادت کا ذوق وشوق اور کثرت سے تلاوتِ قرآن کرنے والے، ادب اتنا کہ گفتگو کریں تو منہ سے پھول جھڑیں۔

(۱۴)عِکرمہ احمد الغامدی:

عِکرمہ احمد الغامدی، بے مثال عزیمت کے مالک اور صبر واستقامت کا پیکر تھے۔

(۱۵)معتز سعید الغامدی:

معتز سعید الغامدی، تعلّق مع اللہ سے آراستہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر پرعمل پیرا۔ قدم زمین پر مگر دل سبز پرندے کے ساتھ رحمٰن کے عرش تلے۔ ہمارا گمان یہی ہے، دلوں کا حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔

(۱۶، ۱۷)وائل اور ولید الشھری:

وائل اور ولید الشھری، دونوں بھائی یکساں خوبیوں کے مالک، عبادت کے شوقین اور اپنے ربّ کے حضور قیام وسجود میں راتیں گذارنے والے، جدوجہد اور انتھک محنت کے خوگر، ادب اور حیا کی ایک روشن مثال تھے۔ ان دونوں شہیدی جوانوں کے والد حجاز کے ایک بڑے تاجر اور اپنے قبیلہ کے سردار ہیں۔ دنیا دھوکے کا سامان لیے ان کی طرف بڑھی مگر یہ اپنا دامن صاف بچا گئے اور افغانستان کے چٹیل پہاڑوں میں جنت کی خوشبو ڈھونڈنے نکل آئے۔

(۱۸)مھنّد الشھری:

مھنّد الشھری، بلند اخلاق اور صبر وعزیمت کے کوہِ گراں، فی سبیل اللہ شہادت ہی اس نوجوان کی سچّی آرزو تھی، جو پوری ہوئی۔ ہم انہیں ایسا ہی جانتے ہیں اور اصل حسیب تو اللہ ہی ہے۔

(۱۹)ابو العباس عبد العزیز الزھرانی:

ابو العباس عبد العزیز الزھرانی، علمائے عصرِ حاضر کے لیے ایک بے مثال نمونہ۔ اسلاف کی یادگاروں میں سے ایک! ایک ایسا عالمِ باعمل، جس نے طاغوت کا تنخواہ دار بن کر اپنے علم کو آلودہ نہیں کیا، اور نہ ہی اسے باطل کی خواہشات کا غلام بنایا۔''

☆☆☆☆☆

شیاطین اور طواغیت سے حفاظت کے لیے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظَلَّتْ وَرَبَّ الْاَرْضِیْنَ وَمَا اَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّیَاطِیْنَ وَمَا اَضَلَّتْ کُنْ لِّیْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِکَ اَجْمَعِیْنَ اَنْ یَّفْرُطَ عَلَیَّ اَحَدٌ مِّنْھُمْ اَوْ اَنْ یَّطْغٰی عَزَّ جَارُکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ (ابن ابی شیبہ وطبرانی)

''اے اللہ! پروردگار ساتوں آسمانوں کے اور ہر اُس چیز کے جس پر ان کا سایہ ہے! اور اے پروردگار، زمینوں کے اور ہر اُس چیز کے جسے وہ اٹھائے ہوئے ہیں! اور اے پروردگار، شیطانوں کے اور ہر اُس چیز کے جس کو انہوں نے گمراہ کیا ہے! میرے نگہبان رہیو، تمام مخلوق کی برائی سے، اس سے کہ کوئی ان میں سے مجھ پر ظلم یا تعدی کرے۔ محفوظ تیرا ہی پناہ دیا ہوا ہے اور بابرکت تیرا نام ہے''۔

۱۳ اگست: صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

معرکہ گیارہ ستمبر کیسے ہوا؟؟؟

نعیم الحق

حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور یہ حرمتیں تو ادلے بدلے کی چیزیں ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسے زیادتی وہ کرے ویسے ہی تم اس پر کرو(البقرۃ:۱۹۴)

ایف بی آئی کا سابق چیف جب یوسف رمزی (اللہ ان کو رہائی نصیب فرمائے) کو پاکستان کے شہر ڈیرہ اسماعیل خان سے گرفتار کر کے امریکہ لایا اور کینیڈی ائیر پورٹ سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے آپ کو اپنے ہیڈ کوارٹر لے جا رہا تھا تو ہیلی کاپٹر سے یوسف رمزی کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر کی بلڈنگ دکھاتے ہوئے اُس نے کہا۔''دیکھو امریکہ کا فخر ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون اپنی جگہ پر کھڑے ہیں اور تم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے''۔اس کی یہ بات سن کر یوسف رمزی نے کہا۔''اگر میرے پاس ڈالر اور بارود کی کچھ زیادہ مقدار ہوتی تو میں تمہیں بتاتا کہ تمہارا فخر Pride کیا حیثیت رکھتا ہے۔''

گیارہ ستمبر کے مبارک واقعات نے بزعم خود دنیا کی واحد سپر پاور کی چولیں ہلا کر رکھ دیں اور انہیں ان کی بے بسی اور دنیا بھر کے مسلمانوں پر ان کی طرف سے ڈھائے جانے والے مظالم کا احساس دلایا۔امریکیوں کو ایک عظیم مادی،اقتصادی،عسکری اور نفسیاتی شکست سے دوچار کر دیا۔نیویارک اور واشنگٹن کی تباہی کی وجہ صرف اس کی ملٹری انٹیلی جنس کی ناکامی ہی نہیں بلکہ امریکیوں میں فہم وادراک کی کمی اور بے جا غرور وتکبر بھی تھا۔اس بار تو مجاہدین نے اغوا شدہ طیاروں کے ساتھ حملہ کیا ہے اگر مجاہدین نے نیوکلیئر ہتھیاروں سے امریکہ پر حملہ کیا تو صورت حال کیا ہوگی؟اس کا اندازہ امریکہ اور اس کے حواریوں کو بخوبی ہونا چاہیے۔اس مبارک معرکے کی تفصیلات آپ کے سامنے پیش کرنا مطلوب ہے۔

معرکۂ گیارہ ستمبر کے انّیس ابطال ناموافق حالات کے باوجود صرف اللہ کی مدد اور نصرت کے سہارے اپنی منزل کی طرف بڑھتے چلے گئے اور اپنے مطلوبہ ہدف کی طرف تیزی سے پیش قدمی کرنے لگے۔شیخ اسامہ رحمہ اللہ ذاتی طور پر منصوبے کے ہر ہر مرحلے کی نگرانی کرتے رہے۔ہوابازوں کے مجموعے کی تیاریوں کے لیے براہِ راست نگاہ رکھنے کے لیے آپ حملوں کے منتظم شیخ ابوعبیدہ،شیخ رمزی بن الشیبہ اور لاجسٹک اعانت کے ذمے دار شیخ ظاہر زکریا الہوساوی سے مسلسل رابطے میں رہے۔

معرکہ گیارہ ستمبر کی تیاریاں کسی حیرت انگیز کمپیوٹر یا جدید ترین ریڈار کے سامنے بیٹھ کر نہیں کی گئیں اور نہ ہی یہ منصوبہ ائیر کنڈیشنڈ والے کسی عالی شان دفتر یا عسکری منصوبہ بندی کے کسی مرکز میں طے پایا۔بلکہ یہ منصوبہ بندی تو محض رحمت الٰہی کے سائے میں پایۂ تکمیل تک پہنچ سکی اور ایک ایسے ماحول میں پروان چڑھی جو باہمی اخوت،اخلاص اور اللہ کے دین کی خاطر اپنے جان ومال قربان کرنے کی تڑپ جیسے پاکیزہ جذبات سے معمور تھا۔

چاروں شہیدی ہوابازوں انجینئر محمد عطاؒ،مروان الشحیؒ،زیاد الجراحؒ اور ہانی الحجورؒ نے پورے سکون اور اطمینان سے امریکہ کے اندر بیٹھ کر اپنی تیاریاں جاری رکھیں۔عالمی ذرائع ابلاغ نے امریکہ کے حفاظتی اقدامات اور اس کے جاسوسی اداروں کی مستعدی اور صلاحیت کے حوالے سے دنیا بھر کے سامنے ایک مافوق الفطرت نقشہ کھینچ رکھا تھا۔لیکن یہ مجاہد بھائی اس سے قطعاً مرعوب نہ ہوئے۔انہوں نے اپنے عمل سے نوجوانانِ اُمت کو قربانی،شجاعت اور نصرت الٰہی پر یقین اور اللہ پر کما حقہٗ توکل کرنے کا نہایت بلیغ درس دیا۔ان کی اس عظیم قربانی نے ایسے سب لوگوں کے منہ بند کروا دیے جو یہ خرافات پھیلاتے تھے کہ شہیدی حملے تو زندگی سے تنگ،ناکام اور بے روزگار لوگ ہی کیا کرتے ہیں۔ان ابطال کو تو پُرتعیش زندگی گزارنے کے سارے اسباب مہیا تھے لیکن انہوں نے ان سب کو پاؤں کی ٹھوکر میں رکھا۔دنیا اپنے سارے دروازے ان پر کھول چکی تھی لیکن انہوں نے اپنی دنیا بیچ کر آخرت کی نعمتیں خریدنے کا فیصلہ کیا۔

عظیم مجاہد آدم یحییٰ غدن(عزام امریکی) حفظہ اللہ ان بھائیوں کے محاسن بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

> ''امریکہ پر حملوں میں حصّہ لینے والے تمام ہی بھائی بہت پُرعزم،بلند ہمت،دینی حمیت کے جذبے سے سرشار،اسلام اور اہل اسلام کے غم میں تڑپنے والے تھے ان میں یہ اعلیٰ اوصاف موجود تھے تب ہی تو وہ اس مشکل مہم کے لیے چنے گئے تھے۔بلاشبہ یہ ایسے لوگ نہ تھے جو ناکام زندگی گزارنے کے بعد اب کسی راہ فرار کی تلاش میں ہوں۔ذرا ان ہوابازوں پر ایک نگاہ تو ڈالیے شہید انجینئر محمد عطاؒ،شہید مروان الشحیؒ،شہید زیاد الجراحؒ اور شہید ہانی الحجورؒ یہ چاروں شہدا مغربی ممالک میں رہ چکے تھے۔انہوں نے تعلیم وہیں حاصل کی تھی۔دنیا ان سب کی پہنچ میں تھی،اگر یہ اس کی طرف ہاتھ بڑھانا چاہتے۔لیکن ان کا ضمیر یہ کیسے گوارا کر لیتا کہ یہ تو دنیا کی تمام نعمتوں سے لطف اندوز ہوتے رہیں اور ان کی امت آگ میں جلتی رہے''۔

شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ تربیتی معسکرات کے دورے مسلسل کرتے رہے۔تاکہ آپ ان خوش قسمت افراد کو چن سکیں جنہوں نے ان مبارک حملوں میں شہیدی ہوابازوں کے ساتھ شریک ہونا تھا۔شہیدی حملوں کے اُمیدواران کی فہرست تو بہت طویل تھی۔لیکن اللہ نے ان میں سے چند نامور موتیوں احمد بن عبداللہ النعمی،سطام السقامی،ماجد بن موقد الحف،خالد المحضار،ربیعہ نواف الحازمی،سالم الحازمی(بلال)،نواف الحازمی،فائز قاضی احمد الحزنوی الغامدی،حمزہ الغامدی،عکرمہ احمد الغامدی،معتز سعید الغامدی،وائل الشہری،ولید الشہری،مھنّد الشہری،

۱۳ اگست:صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں امریکی فوج کے دو ٹینک بارودی سرنگوں کا نشانہ بن کر تباہ ہوگئے 5 امریکی فوجی ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

۷ اگست کو کوئٹہ میں ڈی آئی جی ایف سی بلوچستان بریگیڈیئر شہزاد اختر کے گھر پر ۲ فدائی حملے ہوئے۔ ان حملوں میں ایک کرنل، شہزاد اختر کی بیوی اور متعدد سیکورٹی اہل کار ہلاک ہوئے۔ جب کہ بریگیڈیئر شہزاد شدید زخمی ہوا۔ یہ فدائی حملے سانحۂ خروٹ آباد میں شہید ہونے والے ازبک مسلمانوں اور کوئٹہ سے گرفتار ہونے والے مجاہد راہ نما شیخ یونس الموریطانی کی گرفتاری کے بدلہ کے طور پر کیے گئے۔ تحریک طالبان پاکستان نے ان حملوں کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے متنبہ کیا کہ مستقبل میں سیکورٹی اداروں پر مزید ایسے کارگر حملے کیے جائیں گے۔

۵ اگست کو صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر مار گرایا، ان تصاویر میں اس ہیلی کاپٹر کی باقیات دیکھی جا سکتی ہیں۔ اس کارروائی میں ۳۱ امریکی فوجی اور ۷ افغان کمانڈوز ہلاک ہوئے۔ یاد رہے کہ ہلاک ہونے والے امریکی فوجیوں کا تعلق امریکی فوج کے اُس دستے سے تھا جس نے ایبٹ آباد میں شیخ اسامہ شہیدؒ کے گھر پر چھاپہ مارا تھا۔ شنید ہے کہ ہلاک ہونے والے تمام فوجی ایبٹ آباد واقعہ میں شریک تھے۔ طالبان مجاہدین نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے ٹھیک ۳ ماہ اور ۳ دن بعد شیخ اسامہ کو شہید کرنے والے فوجیوں کو نشانہ بنا کر جہنم واصل کر دیا۔

گیارہ ستمبر کو افغان صوبے میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں امریکی فوجی کیمپ پر فدائی حملے میں ۱۰۰ سے زائد امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔ ۹ ٹن وزنی بارودی ٹرک کے ذریعے امریکی فوجی مرکز پر فدائی حملہ سرانجام دیا گیا اور 'گیارہ ستمبر' کو امریکیوں کے لیے ایک بار پھر تباہی اور بربادی کا پیغام لانے والا دن بنا دیا گیا۔

۲۷ اگست کو ہلمند کے شہر لشکر گاہ میں مجاہدین کا نشانہ بننے والی فوجی گاڑی

۱۲ اگست جو قندوز میں جرمن انٹیلی جنس کے مرکز پر مجاہدین کے حملے کے بعد افغان فوجی ''مستعد حالت'' میں

۱۵ جون ۲۰۱۱ء کو کنڑ میں افغان آرمی کا ہیلی کاپٹر مجاہدین نے مار گرایا

مشرقی افغانستان میں تباہ ہونے والی جدید ترین امریکی فوجی گاڑی
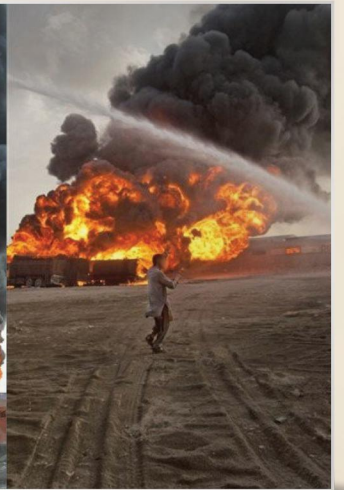
۱۴ اگست کو کابل میں نیٹو رسد سپلائی کے قافلے پر مجاہدین کا حملہ

۲۰ اگست کو جلال آباد میں افغان فوج کے آفیسر کی گاڑی سڑک کنارے بارودی سرنگ کی زد میں آ گئی، فوجی افسر ہلاک جبکہ ۳ دیگر فوجی زخمی ہوئے

۱۹ اگست کو کابل میں 'برٹش کلچر سنٹر' پر طالبان کے حملے کے بعد کے مناظر

۱۴ اگست کو صوبہ پروان ضلع چاریکار میں گورنر ہاؤس پر طالبان کے حملوں میں تباہ ہونے والی فوجی گاڑی کی حالت

۱۲ اگست جو قندوز میں جرمن انٹیلی جنس کے مرکز پر مجاہدین کے حملے کے بعد تباہی کا منظر

۱۹ اگست کو کابل میں 'برٹش کلچر سنٹر' پر طالبان کے حملے کے بعد عمارت سے دھواں اٹھ رہا ہے۔

۱۵ اگست کو صوبہ خوست ضلع صابری میں امریکی مرکز سے مجاہدین
کے راکٹ حملوں کے بعد دھواں اٹھ رہا ہے

۱۴ اگست کو صوبہ پروان ضلع چاریکار میں گورنر ہاؤس پر طالبان کے حملے کے بعد عمارت کی حالت زار

16 جولائی 2011ء تا 15 اگست 2011ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	6 عملیات میں 15 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	211
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	227	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	352
ٹینک، بکتر بند تباہ:	332	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	73
کمین:	108	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	117	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	8
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1979	صلیبی فوجی مردار:	1383
سپلائی لائن پر حملے:	58		

ابوالعباس عبدالعزیز الزھرانی، کو اس عظیم سعادت کے لیے چن لیا۔ ان خوش بخت مجاہدین نے ہوا باز بھائیوں کا دست و بازو بننا تھا۔ جہازوں پر قبضہ کر کے اس وقت تک حالات اپنے قابو میں رکھنے تھے، جب تک جہاز اپنے اپنے ہدف تک نہیں پہنچ جاتے۔ اللہ پر یقین اور توکل کے بعد ان کے واحد ہتھیار وہ چھوٹی چھوٹی چھریاں تھیں۔ جنہیں لوگ عموماً کاغذ کاٹنے یا لفافہ کھولنے سے زیادہ کسی کام کے لیے استعمال نہیں کرتے۔

ان ساتھیوں کو استاد شہید ابوتراب اُردنیؒ نے نہایت عمدہ عسکری تربیت دی۔ ابو تراب شہیدؒ کو سابقہ افغان جہاد میں شرکت کا بھی شرف حاصل رہا تھا۔ آپ نے ان ابطال کو متعدد فنونِ قتال سکھائے۔ اور سیکورٹی دستوں کے مقابلے اور جہازوں میں موجود محافظوں پر قابو پانے کی زبردست تربیت دی۔ ان نوجوانوں نے یہ بھی سیکھا کہ جہاز کے کاک پٹ پر قبضہ کیسے کیا جائے۔ کس طرح ہوا باز ساتھیوں کو اتنا موقع فراہم کیا جائے کہ وہ جہازوں کو اپنے ہدف تک پہنچا سکیں۔ پھر اس پورے عرصے کے دوران ان کی حفاظت کیسے یقینی بنائی جائے۔

نیویارک اور واشنگٹن پر حملہ آور ہونے والے نوجوان بخوبی جانتے تھے کہ یہ عمل کیسی زبردست فضیلت والا اور اللہ کے یہاں کس بلند مقام کا حامل ہے۔ انہیں یہ یقین تھا کہ اللہ کا قرب پانے کے لیے اس سے بہتر کوئی عمل نہیں۔ یہ نوجوان اس حقیقت کو پا گئے تھے جسے اور بہت سے لوگ نہ پا سکے۔ یہ حقیقت کہ اگر اہل ایمان کے لیے اہل کفر کے ساتھ باقاعدہ روایتی جنگ میں اترنا مشکل ہو جائے تو اس کا حل یہ نہیں کہ ان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے جائیں۔ بلکہ حل یہ ہے کہ پھر شہیدی حملوں کی راہ اختیار کی جائے۔ اور کفار کی صفوں میں گھس کر ان کے معاشی اور عسکری ستون ڈھا دیے جائیں۔

عظمت اُمت کے یہ معمار، شہادت کے یہ عشاق پوری توجہ اور انہماک سے اپنی تربیت کے مختلف مراحل طے کرتے رہے تاکہ بھرپور تیاری کے ساتھ میدان میں اتریں۔ انہیں اپنی تربیت مکمل کر کے ان ہوا باز بھائیوں سے ملنا تھا۔ جو پہلے ہی دشمن کی سرزمین پر پہنچ چکے تھے کیونکہ اس دفعہ معرکہ دشمن ہی کی سرزمین پر برپا ہونا تھا۔ ان ابطال امت نے اپنی تربیت کے مختلف مراحل کے دوران سمع وطاعت کا بہترین مظاہرہ کیا۔ جس مشق سے بھی انہیں گزارا گیا اس میں نہایت عمدہ کارکردگی دکھائی۔ ان کے دن کا بیشتر حصّہ یہی فنون قتال سیکھنے میں گزرتا اور پھر عملی تطبیق کے لیے یہ لوگ اونٹ ذبح کرنے کی مشق کرتے تھے۔ لیکن امریکہ پر حملہ کرنے والے ان شہسواروں کا بھروسہ نہ تو اپنی قوت وصلاحیت پر تھا اور نہ اس خصوصی تربیت پر جو انہوں نے حاصل کی بلکہ ان کا تمام تر بھروسہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ذات پر تھا۔ وہ ذات جو سب کچھ کرنے پر قادر ہے۔ چنانچہ وہ اللہ تعالیٰ کے جتنے قریب اب تھے پہلے کبھی نہ تھے۔

قندھار کی شاموں میں مجاہدین ایسی مجالس کا اہتمام کیا کرتے تھے جن میں اشعار سے جذبوں کو نئی تازگی بخشی جاتی اور ولولہ انگیز تقاریر سے دلوں کو گرمایا جاتا۔ ان مجالس کی سرپرستی شیخ ابوعبداللہ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ بنفس نفیس خود کیا کرتے تھے۔ آپ کی کوشش ہوتی تھی کہ نیویارک اور واشنگٹن پر شہیدی حملوں کی تیاری میں مصروف ابطال بھی ان مجالس میں شرکت کریں آپ انہیں حاضرین کے سامنے نظمیں اور ترانے پڑھنے اور ان مجالس میں اپنا بھرپور حصّہ ڈالنے پر ابھارتے تاکہ سرفروشی کی یہ زندہ مثالیں نوجوانان امت کی نگاہوں کے سامنے رہیں۔

ہوا باز بھائی اپنی تربیت کے مختلف مراحل سے فارغ ہو کر اپنی اپنی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے تیار ہو گئے۔ ترصد (ریکی) پر معمور مجموعے نے بھی اپنی اپنی ذمے داریاں نبھاتے ہوئے، پہلے سے طے شدہ ابتدائی اہداف کے بارے میں ضروری معلومات جمع کر لیں اور امریکہ کے سیکورٹی نظام کا بغور جائزہ لیا گیا تاکہ ان میں موجود خامیوں سے بہترین انداز میں فائدہ اٹھایا جا سکے۔ ان معلومات کی روشنی میں مزید مشاورت کی گئی اور متعلقہ ساتھیوں کی آرا لینے کے بعد چار اہم ترین عمارتوں کو حتمی اہداف کے لیے چن لیا گیا۔ ان چاروں عمارتوں کو اس لیے چنا گیا کہ ان کو نشانہ بنانے سے امریکہ کی حکومت اور عوام کو نہ صرف عسکری طور پر نقصان پہنچتا بلکہ انہیں شدید نفسیاتی صدمے اور اقتصادی خسارے سے بھی دوچار ہونا پڑتا۔ پھر اگلا مرحلہ دستاویزات سے متعلّق مجموعے نے سنبھال لیا اور ان شہیدی جوانوں کو جعلی دستاویزات اور جعلی پاسپورٹ بنانے کے طریقے سکھائے گئے۔

شیخ اسامہؒ نے اس کارروائی کے بارے میں بار بار خوش خبریاں دیں۔ مجاہدین ان مبارک حملوں سے پہلے بھی کئی بار اپنے ان ارادوں کا اظہار کر چکے تھے کہ وہ عصر حاضر کے ہبل کو توڑنا چاہتے ہیں۔ حالاں کہ ایسا کرنے سے اس کاروائی کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا لیکن مجاہدین نے یہ خطرہ اس لیے مول لیا تاکہ امریکہ کا ساری دنیا پر طاری رعب زائل ہو جائے۔ اس کا بے بس ہونا سب پر عیاں ہو جائے اور امریکہ کی دفاعی صلاحیت کے بارے میں جو مافوق الفطرت تصور لوگوں کے ذہنوں میں بیٹھ چکا ہے، وہ ہمیشہ کے لیے نکل جائے۔ نیز اس سے یہ بھی مقصود تھا کہ فرزندان اُمت تک دعوت جہاد موثر انداز میں پہنچائی جائے تاکہ امت کے اہل حل وعقد بھی جہاد میں نکلیں اور امت کے مستقبل پر اثر انداز ہونے والے نازک فیصلوں میں اپنا حصّہ ڈالیں۔

اس دوران میں مجاہدین عالمی حالات پر گہری نگاہ رکھے ہوئے تھے۔ جہادی کارروائیوں کے ردعمل میں پوری اسلامی دنیا بالخصوص عالم عرب کی سڑکوں پر جن جذبات کا اظہار کیا جا رہا تھا۔ ان کا بھی بغور مطالعہ کر رہے تھے وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ کیا عامۃ المسلمین گیارہ ستمبر کی اس مبارک کارروائی کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ کیونکہ انہی عوامی جذبات کو مدنظر رکھتے ہوئے کارروائی کے بعد پیش آنے والے حالات کا پہلے سے اندازہ لگانا ممکن تھا اور ان حالات سے نمٹنے کے لیے پیشگی منصوبہ بندی کی جا سکتی تھی۔

الجزیرہ چینل نے لوگوں کی رائے جاننے کے لیے ایک سروے کروایا یہ سروے دو دن جاری رہا۔ اس جائزے میں رائے دینے والے لوگوں کی کل تعداد ۲۷ ہزار یا

۴ اگست: وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے وسط میں واقع نیٹو سپلائی لائن کی پارکنگ میں دھماکہ خیز مواد کی مدد سے کی گئی کارروائی میں 20 آئل ٹینکرز مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

۲۹ ہزار کے قریب تھی۔ ان سب لوگوں کا تعلّق اردگرد کی عرب ریاستوں ہی سے تھا۔ اور جب اس کے نتائج کا اعلان کیا گیا۔ تو جو لوگ امریکہ کو عسکری ضرب لگانے کے حامی تھے ان کی نسبت ۹۱ فیصد تک پہنچتی تھی اور یہ بہت ہی بڑی تعداد تھی۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ بہت ہی مختصر عرصے کے اندر مسلمانوں کی سوچ میں غیر معمولی تبدیلی واقع ہوئی ہے۔

امریکہ پر حملہ آور ہونے والے ان ابطال نے اپنی آخری وصیتیں فلم بند کروائیں اور ان میں یہ حملہ کرنے کے محرکات و اسباب وضاحت سے بیان کیے گئے۔ ان پیغامات میں پوری امت کے لیے نصیحت اور رہنمائی موجود ہے۔ یہ وصیتیں کٹھ پتلی مرتد حکومتوں کا اصل چہرہ بھی بے نقاب کرتی ہیں اور امریکی حکومت اور عوام کو بھی موثر انداز میں پیغام دیتی ہیں۔

غزوہ گیارہ ستمبر میں شریک ایک شہیدی مجاہد 'حمزہ الغامدی' اپنی وصیّت میں امریکیوں کو مخاطب کرتے ہیں: '' آخر میں میں مسلمانوں کی سرزمین پر موجود ہر امریکی شہری کو بالخصوص سرزمین حرمین میں موجود امریکی فوجیوں اور حکومتی عہدے داران کو غیرت الٰہی میں ڈوبا ہوا اور اپنے لہو سے رنگین یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ اللہ کی قسم! میرا سایہ بھی تمہارے سائے کے تعاقب سے باز نہیں آئے گا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے جو بھی زیادہ بے صبرا ہو وہ مارا جائے۔ میں امریکی قیادت سے یہ کہنا چاہوں گا کہ اگر وہ اپنی فوج اور عوام کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں تو وہ مسلمانوں کے علاقوں سے بلا تاخیر اپنی افواج نکال لیں۔ ان کی تمام سرزمینوں سے فوراً نکل جائیں۔ اگر وہ ایسا کرنے کے لیے تیار نہیں تو پھر مُردوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار ہو جائیں......اپنے لیے تابوت تیار کرا لیں......اپنے بیٹوں کے لیے قبریں بھی کھود لیں......اور ایک عظیم تباہی و بربادی کا ذائقہ چکھنے کی تیاری بھی کر لیں......ایسی تباہی جس کی لپیٹ میں امریکی قیادت بھی آئے گی......اور امریکی عوام بھی''۔

یہ ۱۵ شہیدی نوجوان حملہ کرنے کی پوری تیاریوں کے ساتھ، ہاتھوں میں سر تھامے، ارض معرکہ میں پہنچ گئے۔ یہ سرفروش چار مجموعوں میں تقسیم ہو گئے اور جلد ہی ان مجموعوں کے امراء یعنی چاروں ہواباز مجاہدین، بھی ان کے ساتھ آ ملے۔ ہر مجموعے کو ایک متعین ہدف پر حملہ کرنے کی ذمے داری سونپ دی گئی۔ کارروائی کے پورے منصوبے اور وقت سے بھی آگاہ کر دیا گیا طاغوت اکبر پر ایک تاریخی ضرب لگانے کا وقت اب بہت قریب آن لگا تھا۔ اس موقع پر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ: '' ہم ایک نہایت عظیم معرکے کے دروازوں پر کھڑے ہیں۔ ہم ان دنوں کافروں کے خلاف ایک بھرپور جنگ کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ آپ کے بھائی ان کافروں پر حملہ کرنے کے لیے نکلے ہیں۔ وہ کافر ہم پر حملہ کرنے کی غرض سے نکل آئے ہیں۔ امریکہ میدان میں اتر آیا ہے اور روس بھی اسی کے ہمراہ ہے۔ سب مل کر امارتِ اسلامیہ افغانستان اور افغانستان میں مقیم مجاہدین کو نشانہ بنانا چاہتے ہیں۔ میں اپنے آپ کو بھی اور آپ کو بھی صبر کی تلقین اور اللہ پر یقین رکھنے کی نصیحت کرتا ہوں''۔

مجاہدین کی قیادت کو یہ خبر بھی مل چکی تھی کہ کروز میزائلوں کے بعد اب امریکہ فوجی قوت سے امارتِ اسلامیہ پر حملہ آور ہونے کو ہے، امریکہ نے افغانستان پر حملہ کرنے کا پورا منصوبہ تیار کر لیا تھا اور حملے کے لیے درکار پوری تیاری بھی مکمل کر لی تھی۔ اب تو وہ جنگ شروع کرنے کے لیے کسی مناسب موقع کی تلاش میں تھا۔ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے امریکی جرنیل ٹومی فرینکس نے کہا تھا کہ '' جنگ کی تیاریاں مسلسل دس ستمبر تک بھی جاری تھیں''۔ اب مجاہدین کے سامنے سوال صرف یہ تھا کہ آیا مجاہدین بیٹھ کر امریکی حملہ ہونے کا انتظار کریں یا امریکہ پر ایک پیشگی غیر متوقع حملہ کر کے امریکیوں کو اپنی سرزمین پر ہی خون میں نہلا دیا جائے؟

مجاہدین کی قیادت نے اس غزوے کے امیر محمد عطا سے طے کیا کہ وہ اس کارروائی کو امریکی حکام کے علم میں آنے سے ۲۰ منٹ پہلے تک پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے۔ مگر اللہ کے فضل و کرم سے مجاہدین کو اس کارروائی کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے توقع سے کہیں زیادہ وقت میسر آ گیا۔ امریکی انٹیلی جنس کی ناکامی ان پر ایک قیامت بن کر ٹوٹ پڑی۔

اور پھر دنیا نے دیکھا کہ ۱۱ ستمبر کی صبح مغربی سرمایہ دارانہ نظام کی پر شکوہ بلڈنگ ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو اپنی ۱۱۰ منزلہ عمارات کے ساتھ، امریکہ کے تکبر و رعونت کی علامت بن کر ایستادہ تھی، سے معرکۂ گیارہ ستمبر کے امیر انجینئر محمد عطا شہیدؒ نے ایک طیارہ آ ٹکرایا اور اس کی ۱۰ منزلوں کی ایک طرف کا حصّہ مکمل طور پر تباہ ہو کر ملبے کا ڈھیر بن کر نیچے آ گرا۔ ابھی کوئی سنبھل بھی نہیں پایا تھا کہ ۱۸ منٹ بعد مروان الشّحی شہیدؒ نے ایک دوسرا جہاز ٹاور کے جنوبی حصّے سے ٹکرا دیا اور اس کا بھی خوف ناک انہدام شروع ہو گیا۔

چند ہی لمحوں بعد ہانی الحجور شہیدؒ نے امریکی فوجی سطوت و جبروت کی مظہر پینٹا گون کی عمارت سے ایک اور جہاز ٹکرا دیا جس سے عمارت آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی لپیٹ میں آ گئی۔ امریکی محکمہ دفاع، پینٹا گون کی عمارت جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ دنیا کی سب سے محفوظ عمارت ہے۔ لیکن اس کے حفاظتی نظام اللہ کے شیروں کے سامنے تارِ عنکبوت ثابت ہوئے۔ اور پھر دنیا بھر کے مسلمانوں پر آگ برسانے والے پینٹا گون کی عمارت دو دن تک آگ کے شعلوں میں جلتی رہی۔ چوتھا طیارہ جسے زیاد الجراح شہیدؒ نے کیمپ ڈیوڈ سے ٹکرانا تھا وہ پینسلوانیا میں گر کر تباہ ہو گیا۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون پر طیارے گرانے سے پورا امریکہ ہل کر رہ گیا۔ ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں کفریہ سرمایہ داری نظام کے بڑے بڑے سرغنے خاک و خون میں مل گئے۔ تقریباً ۵ ہزار امریکیوں نے اپنی سرزمین پر ہی موت کا مزہ چکھا۔ امریکیوں نے پہلی مرتبہ اپنے ملک کے اندر اس قدر وسیع پیمانے پر تباہی کا سامنا کیا۔ اس حملے کی خبر کے ساتھ ہی کئی ممالک کی سٹاک مارکیٹیں کریش ہو گئیں اور دنیا کی بڑی بڑی کمپنیوں کو کھربوں ڈالر کا نقصان اٹھانا پڑا۔ اس سے پورا امریکہ عملی اور نفسیاتی طور پر جام ہو کر رہ گیا۔ اس پوری کارروائی پر مجاہدین نے صرف پانچ لاکھ ڈالر خرچ کیے اور اس کارروائی کے نتیجے میں امریکہ کا جو (فوری) نقصان ہوا اس کا تخمینہ تقریباً ۱۵۰ ارب ڈالر لگایا گیا تھا۔

(بقیہ صفحہ ۳۹ پر)

۱۴ اگست: مجاہدین نے صوبہ وردک کے سید آباد اور جغتو اضلاع میں امریکی اور افغان فوجیوں پر شدید حملے کیے جس میں 3 امریکیوں سمیت 12 فوجی مردار ہوئے۔

گیارہ ستمبر کے شبہات کا ازالہ

عبیدالرحمٰن زبیر

اب جب کہ امریکہ اور عالم مغرب مجاہدین کے ہاتھوں عسکری میدان میں بری طرح پٹ چکا تھا اور ہبل عصر امریکہ کی سطوت کا بت پاش پاش ہو رہا تھا تو امریکیوں کی مجاہدین کے ہاتھوں اس ذلت کو چھپانے اور امریکی CIA اور دیگر ایجنسیوں کی ساکھ بچانے کے لیے اس تمام کارروائی کو بھی CIA اور موساد کے کھاتے ڈالنے کی کوشش کی گئی اس مقصد کے لیے میڈیا کو استعمال کیا گیا، وہ میڈیا کہ جس کے بارے میں سب کو معلوم ہے کہ اس کی ڈوریاں دنیا کی ذلیل ترین قوم یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں۔ تاکہ یہ باور کروایا جا سکے کہ اتنا بڑا کام تو مسلمانوں کے بس کی بات ہے ہی نہیں۔ اس طرح کی بڑی کارروائی تو صرف یہودی ہی کر سکتے ہیں۔ مسلمان تو جیسے جنگلوں میں رہنے والی قوم ہے اسے کیا پتہ کہ جہاز کیا ہوتا ہے؟ اسے کیسے اڑاتے ہیں؟ جیسے کہ شاید مسلمان روٹی نہیں گھاس کھاتے ہیں۔

اس مقصد کے لیے مختلف خود ساختہ رپورٹوں کی اشاعت کی گئی۔ بے بنیاد شواہد پیش کیے گئے۔ غیر معروف لوگوں سے کتابیں لکھوائی گئیں۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی کے استعمال سے جھوٹی فلمیں بنائیں گئی اور حقائق کو اس مبہم انداز میں پیش کیا گیا کہ اچھے بھلے لوگ چکرا گئے۔ لوگوں کے ساتھ جھوٹے بیانات منسوب کر کے اس معاملے کو اور زیادہ مشکوک بنا دیا گیا اور پھر اس سب کو میڈیا کے ذریعے پوری دنیا میں پھیلانے کا اہتمام بھی کیا گیا۔ انٹرنیٹ اور دیگر ذرائع ابلاغ کے ذریعے ایسی باتیں مشہور کی گئیں کہ جو سرے سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعے کے دوران وقوع پذیر ہوئی ہی نہیں تھیں اور نہ ہی ان کا اس سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی ان کا اس کرہ ارض پر کوئی وجود ہے' اس سارے فریب کی جگہ تو صرف اس جھوٹ کو پھیلانے والے یہودیوں، امریکی غلاموں، اور امریکہ کی قوت سے مرعوب لوگوں کے گندے دماغوں اور مجاہدین کی اس شاندار کارروائی کو دل سے قبول نہ کرنے والوں کے دلوں میں ہی ہے۔

ہم معرکہ گیارہ ستمبر کے حوالے سے اٹھائے جانے والے بے بنیاد شکوک و شبہات کا جواب دینا چاہیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ شبہات کا شکار تو لاعلم اور عقل سے بے بہرہ لوگ ہی ہوا کرتے ہیں کیونکہ کم علمی ہی شبہات کو جنم دیتی ہے۔ اہل علم تو کبھی شبہات کا شکار نہیں ہوتے کیونکہ ان کی ایمانی بصیرت ان کے سامنے ہر حق اور باطل کو واضح کر دیتی ہے۔ اس سلسلے میں پہلی بات تو ہم اپنے مسلمان بھائیوں سے یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ہمارے ایمان کی بنیاد ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت وقدرت کو دلوں میں جاگزیں کرنے پر ہے۔ ہر لمحے یہ احساس رہنا چاہیے کہ کائنات میں صرف اور صرف اللہ ہی کی قدرت سے سب کچھ ہوتا ہے اور اس کی قوت کے سامنے پوری کائنات مل کر بھی رائی کی حیثیت بھی نہیں رکھتی۔ اگر وہ کسی کی مدد کریں تو اُسے کوئی شکست نہیں دے سکتا اور دوسری بات یہ ہے کہ قرآن میں بھی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے لوگو جو ایمان لیے ہو، اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو (الحجرات: ٦)۔ چنانچہ ہمیں اس دجالی میڈیا کے دور میں قرآن وحدیث اور اہل علم ہی سے رہنمائی لینی چاہے۔ مختلف لوگوں کی طرف سے اٹھائے جانے والے شبہات کچھ اس طرح سے ہیں۔

مجاہدین اپنی کارروائیوں میں معصوم شہریو ں کو نشانہ بناتے ہیں:

اس شبے کا جواب ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ اس طرح دیتے ہیں: ''شریعت میں شہری اور فوجی کی کوئی تقسیم موجود نہیں ہے۔ شریعت تو لوگوں کو ''محارب'' اور ''غیر محارب'' میں تقسیم کرتی ہے۔ محارب ہر اس شخص کو کہا جاتا ہے جو جنگ میں اپنی جان، مال یا مشورے سے مدد دے۔ اگر اس تعریف پر پرکھا جائے تو مغرب کی عوام بھی محاربین ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آزاد مرضی سے اپنے قائدین اور اپنے پارلیمانی نمائندگان کو چنا ہے اور یہی قائدین اور نمائندے ہمارے بچوں کو قتل کرنے، ہمارے علاقوں پر قبضہ کرنے اور ہمارے وسائل کو لوٹنے کے منصوبے بناتے ہیں۔ یہی عوام ہیں جو ٹیکس فراہم کر کر کے ان منصوبوں پر عمل درآمد کرنے کے لیے اموال فراہم کرتے ہیں۔ یہی عوام ہم پر حملہ آور فوجوں کو مسلسل نئے ریکروٹ فراہم کرتے ہیں۔ ہر طرح سے ان افواج کی تائید ومدد کرتے ہیں۔ ہم پر تو لازم ہے کہ ہم اپنے عقیدے اپنی نسلوں اور اپنے وسائل کا دفاع کریں۔ امریکہ اور مغرب ہمارے شہروں پر 7 ٹن وزنی بم برسانے، اندھی بم باری کرنے اور کیمیائی ہتھیار پھینکنے سے بھی نہیں چوکتے۔ پھر ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم ان کے مقابلے میں محض اپنے ہلکے ہتھیاروں سے کام لیں، یقیناً یہ ناممکن ہے۔ جیسے وہ ہم پر بم برساتے ہیں، ویسے ہی ان پر بھی بم برسائے جائیں گے۔ اور جیسے وہ ہمیں قتل کرتے ہیں ویسے وہ بھی قتل کیے جائیں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں:

''حرمت والے مہینے کا بدلہ حرمت والا مہینہ ہے اور یہ حرمتیں تو ادلے بدلے کی چیزیں ہیں پس اگر کوئی تم پر زیادتی کرے تو جیسے زیادتی وہ کرے ویسے ہی تم اس پر کرو''۔ (البقرۃ: ١٩٤)

یو ایس ائیر فورس نے جہازوں کے جہاز اغوا ہو جانے کی اطلاع پر ایکشن کیوں نہیں لیا؟

گیارہ ستمبر سے پہلے تک امریکہ میں اڑنے والے جہاز کسی طرح بھی اس کے لیے خطرے کی علامت نہ تھے۔ اس لیے امریکی ائیر ڈیفنس کمانڈ کے ریڈار، ان

۵ اگست: صوبہ کاپیسا کے صدر مقام محمود راقی شہر میں مجاہدین نے دو فرانسیسی بکتر بند ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔ جس سے اُن میں سوار 23 فرنچ فوجی ہلاک ہوئے۔

پروازوں کے راستوں کو مانیٹر نہیں کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ سویلین ائیر ٹریفک کنٹرول والوں کو ایک ہی وقت میں اردگرد اور دیگر ممالک سے آنے والی تقریباً ۴۵۰۰ پروازوں کے راستوں کو تلاش کر کے مانیٹر کرنا ہوتا ہے۔

اور پھر ہوائی جہازوں کا اغوا ہونا بھی کوئی ایسی بات نہیں تھی کہ اس پر ملکی ائیرفورس کو حرکت میں لایا جاتا کیونکہ کہ پہلے جو جہاز اغوا کیے جاتے تھے۔ ان کو صرف اپنے مطالبات منوانے ہی کے لیے اغوا کیا جاتا تھا اور اس کو اغوا کرنے والے جہاز کو کسی ائیر پورٹ پر لینڈنگ کروا کر اپنے مطالبات پورے کرواتے تھے۔ اور پھر حکومتیں مذاکرات کے ذریعے یا پھر کمانڈو ایکشن کے ذریعے ہائی جیکروں سے مسافروں کی جان بچاتی تھی۔ بس اس کارروائی اور دیگر کارروائیوں میں بڑا فرق یہ ہے کہ اس کارروائی میں جہاز اغوا ہی اس لیے کیے گئے کہ ان کو ورلڈ ٹریڈ سینٹر اور پینٹا گون کی عمارتوں سے ٹکرا دیا جائے۔ ان کو ہائی جیک کرنے والوں میں امت مسلمہ کے عظیم شہیدی ابطال جہاز اڑانے کے فن سے بھی بخوبی آگاہ تھے۔ اور جہاں ان جہازوں کو ٹکرایا جانا تھا وہ بھی کوئی بل میں چھپا ہوا چوہا نہیں تھا کہ اس کو دیکھنا ممکن نہ ہو بلکہ دنیا کی بلند ترین اور وسیع ترین عمارتیں تھیں جن کو نشانہ بنانا کوئی مشکل نہیں تھا۔

ٹاور کے اندر پہلے ہی سے دھماکہ خیز مواد نصب تھا جس کی وجہ سے ٹاور تباہ ہو گیا:

ورلڈ ٹریڈ سینٹر جو ایک ایسے جہاز کے ٹکرانے سے تباہ ہوا ہے جو کہ ۵۰۰ میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت کر رہا تھا ذرا تصور کریں ۵۰۰ میل فی گھنٹہ! ان بڑے جہازوں کے ٹکرانے کی وجہ سے ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے سٹیل سے بنے ہوئے ستونوں کی بنیادیں ہل گئیں۔ ایک جہاز کے اسی طرح برق رفتاری سے ٹکرانے کی وجہ سے عمارت کا عمودی وزن اٹھانے والے ستون تباہ ہو گئے۔ اور اس کی فائر پروف لیمینیشن بھی ختم ہو گئی۔ جس کی وجہ سے عمارت کا زیادہ دیر تک کھڑے رہنا ممکن نہ رہا۔

ٹاور کی مختلف منزلیں ٹاور کے گرنے سے پہلے ہی تباہ ہونا شروع ہو گئیں تھی:

پہلا جہاز ۱۱۰ منزلہ ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے نارتھ ٹاور کی ۹۴ ویں سے ۹۸ ویں منزل کے درمیان ٹکرایا اور دوسرا جہاز ساؤتھ ٹاور کی ۱۱۰ منزلہ عمارت کی ۷۸ ویں سے ۸۴ ویں منزل سے ٹکرایا۔ جہاز کے ڈھانچے نے نارتھ ٹاور کے کور میں موجود Utility Shaft کو اُڑا کر رکھ دیا۔ جس کی وجہ سے جہاز کے جلتے ہوئے تیل کو نیچے کی سمت میں بہنے کے لیے راستہ مل گیا اور پوری عمارت آگ کی لپیٹ میں آ گئی۔ جہاز کا جلتا ہوا تیل جب Elevator Shaft کی طرف بڑھا تو اس نے Elevator کے نظام کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا اور کچھ Elevators گراونڈ فلور پر ہی بند ہو گئی اور اس کی وجہ سے مختلف منزلوں کی لابیز میں بڑے پیمانے پر تباہی ہوئی۔

کیروسین آئل سے لگنے والی آگ اتنی گرم نہیں ہوتی کہ وہ سٹیل کو پگھلا دے:

بے شک جہاز کا فیول تقریباً F ۸۰۰ سے F ۱۵۰۰ پر جلتا ہے۔ جو کہ اتنا گرم نہیں ہوتا کہ اس سے F ۲۷۵۰ پر پگھلنے والا سٹیل پگھل سکے۔ لیکن ٹاور کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لیے یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ اس کے سٹیل فریم کو مکمل طور پر پگھلا دیا جائے۔ بلکہ اس کے لیے تو صرف اس کے سٹرکچر کو تھوڑا سا کمزور کر دینا ہی کافی تھا۔ ظاہری بات ہے کہ اس کے لیے پھر F ۲۷۵۰ درجہ حرارت نہیں چاہیے بلکہ یہ تو اس سے کم درجہ حرارت پر بھی ہو سکتا ہے۔ سٹیل کی طاقت F ۱۱۰۰ پر صرف ۵۰ فی صد رہ جاتی ہے اور F ۱۸۰۰ پر تو یہ صرف ۱۰ فی صد رہ جاتی ہے۔ ٹکرانے والے جہاز کے ٹکڑوں کی بارش کی وجہ سے سٹیل بیم پر کی جانے والی انسولیشن تباہ ہو کر رہ گئی۔ جس کی وجہ سے وہاں موجود میٹریل با آسانی آگ کی لپیٹ میں آ گیا۔ جہاز کا فیول ہی صرف وہ چیز نہیں تھی جو کہ عمارت کے اندر جل رہی تھی۔ بلکہ وہ تو صرف آگ لگانے والی ابتدائی چیز تھی عمارت کے اندر موجود آگ پکڑنے والی دوسری چیزوں جیسے کہ کمبل، پردے، فرنیچر، پلاسٹک اور کاغذات وغیرہ نے بھی آگ کی شدت کو بے حد بڑھا دیا۔ اس وقت وہاں کا درجہ حرارت F ۱۸۳۲ تک پہنچ گیا۔

دوسرا یہ کہ عمارت کے ملبے میں کہیں بھی پگھلے ہوئے سٹیل کے آثار نہیں ملے۔ لیکن وہاں پر مڑے ہوئے، لپٹے ہوئے اور جھکے ہوئے سٹیل کے ٹکڑے ضرور موجود تھے۔ اصل میں جب انتہائی حرارت کی وجہ سے سٹیل نے پھیلنا شروع کیا۔ لیکن ایک حد کے بعد وہ مزید نہ پھیل سکا تو وہ ایک طرف مڑنا شروع ہو گیا جس کی وجہ سے کنکریٹ کریک ہوتا چلا گیا اور عمارت اپنے بنیادی ڈھانچے پر قائم نہ رہ سکی۔

ورلڈ ٹریڈ سینٹر ۷ کنٹرولڈ ڈیمالیشن سے تباہ کیا گیا:

ورلڈ ٹریڈ سینٹر ۷ کی عمارت دونوں ٹاور گرنے کے ۷ گھنٹے بعد تباہ ہوئی۔ اس کی ۵ ویں منزل پر ۷ گھنٹے تک آگ لگی رہی۔ ۵ ویں منزل پر موجود جنریٹر ایک پریشرڈ پائپ لائن کی مدد سے عمارت کی بیسمنٹ میں موجود ایک بڑے ٹینک سے منسلک تھا۔ اس عمارت کے غیر معمولی ڈیزائن میں موجود ایک ایک ستون بہت زیادہ وزن اٹھائے ہوئے تھا۔ کم از کم Sq.ft ۲۰۰۰ تک کا رقبہ ایک منزل کے لیے۔ اگر عمارت کی کسی بھی نیچے والی منزل سے ایک ستون بھی نکال لیا جاتا تو پوری عمارت ہی عمودی سمت میں نیچے آ گرتی۔ چنانچہ اس پریشر پائپ لائن اور ٹینک کے پھٹنے کی وجہ سے نیچے والی منزلوں کے ستون تباہ ہو گئے اور عمارت بے ساختہ نیچے آ گری۔ عمارتوں کی تباہی کی وجوہات جاننے کے لیے اگر ممکن ہو تو اس کی تعمیر کے ڈیزائن کا بغور مطالعہ کریں ان شاء اللہ بات سمجھنے میں مشکل پیش نہیں آئے گی۔

چار ہزار یہودی ورلڈ ٹریڈ سینٹر کے واقعے والے دن چھٹی پر تھے:

اس دعوے کے بے بنیاد ہونے کا ثبوت کے طور پر اگر ہم ہزاروں اموات کے بارے میں جاننے کے لیے صرف اخبارات، ٹی وی اور ان لسٹوں کا ہی مطالعہ کر لیں تو حقیقت

۵ اگست: صوبہ ننگرہار میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو نشانہ بنایا۔ جس سے اس میں سوار 4 امریکی فوجی جہنّم واصل ہو گئے۔

کھل کر سامنے جاتی ہے۔ نیویارک ٹائمز میں مرنے والوں کے چھپنے والے ناموں، بائیو گرافی اور میڈیکل ایگزیمنیشن آفس سے حاصل ہونے والی معلومات سے یہ واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ مرنے والوں میں ۴۰۰ یہودی موجود تھے اور یہ تعداد متاثرین کی تقریباً ۱۵ فیصد ہے۔ پھر بش نے تو خود بھی ۱۳۰ یہودیوں کے مرنے کا اعلان کیا۔ پھر کیا یہ ممکن ہے کہ موساد ورلڈ ٹریڈ سینٹر میں کام کرنے والے ۴۰۰۰ ہزار یہودیوں کو اس بارے میں اطلاع کرے اور پھر بھی پوری امریکی عیسائی دنیا اس خطرے سے بے خبر رہے؟

شیخ اسامہ بن لادنؒ کی امریکہ کے خلاف تیاریوں کا طالبان قیادت کو علم نہیں تھا:

اس شبہے کے بے بنیاد ہونے کی دلیل شیخ اسامہ بن لادنؒ نے افغانستان کے ایک معسکر کے دورے کے دوران مجاہدین سے خطاب کرتے ہوئے دی کہ: ''جہاد کے حوالے سے طالبان کا موقف بالکل واضح ہے، کیونکہ انہوں نے ہمیں جہاد کی تیاری اور عسکری تربیت کی اجازت دے رکھی ہے۔ حالانکہ ان پر شدید عالمی دباؤ ہے اور وہ یہ بات بھی بخوبی جانتے ہیں کہ ہم یہ تیاری عصر حاضر کے ہبل کو توڑنے کے لیے کر رہے ہیں۔ آج کی سب سے بڑی طاقتوں یعنی امریکہ اور نیٹو کو ضرب لگانے کی تیاری کر رہے ہیں۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ دنیا میں اللہ کے کلمے لا الٰہ الا اللہ کو پھیلانے کی جدوجہد ہی طالبان کا منہج ہے۔ وہ یہ بات خود بھی صراحتاً کہہ چکے ہیں''۔ اس کے علاوہ ہم مختلف اوقات میں طالبان کی مجلس شوریٰ کے ارکان مثلاً شہید ملا داد اللہ، استاد یاسر اور ملا منصور داد اللہ کے نشر ہونے والے بیانات بھی دیکھ سکتے ہیں جن میں وہ گیارہ ستمبر کے واقعات کی تعریف اور ان پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے نظر آتے ہیں، اس سے بھی آپ اس بات کو بخوبی جان سکتے ہیں کہ طالبان قیادت اس سے مکمل طور پر آگاہ تھی۔

شیخ اسامہ بن لادنؒ نے ان واقعات کی ذمہ داری قبول نہیں کی:

ہمارے خیال میں اپنی کم علمی کے اظہار کا اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں ہے۔ اگر ہم شیخؒ کے بیانات اٹھا کر دیکھیں تو جابجا وہ اس چیز کا اقرار کرتے نظر آتے ہیں کہ یہ حملے مجاہدین ہی نے اپنی بہترین کوششوں اور اللہ کی مدد و نصرت سے کیے ہیں۔ مگر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ شیخؒ کا انداز گفتگو ایسا ہے ہی نہیں کہ وہ اپنی گفتگو میں ''میں نے یہ کیا ہے'' جیسے الفاظ کا استعمال کریں جیسا کہ آپ نیروبی، دارالسلام، یو ایس ایس کول کے حملوں کی بھی ذمہ داری اس انداز میں قبول کرتے ہیں کہ آپ کے بھائیوں نے یہ عظیم کامیابی حاصل کی ہے۔ پھر ان کا ان واقعات کے تین ماہ بعد نشر ہونے والا بیان بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ ان شہدا کا تعارف کرانے کی ریکارڈنگ بھی موجود ہے۔ اور اب تک مجاہدین کی طرف سے اس موضوع پر سینکڑوں ویڈیوز بھی نشر کی جا چکی ہیں اور ان حملوں میں شریک مجاہدین کی وصیتیں بھی نشر ہو چکی ہیں۔ اس سب کے بعد تو صرف میں نہ مانوں والا رویہ ہی رہ جاتا ہے۔

یہ کام کیا تو مجاہدین ہی نے ہو گا مگر اس کے ذریعے امریکہ کے ہاتھوں استعمال ہو گئے ہیں:

یہ وہ آخری جھوٹ ہے جس کے ذریعے امریکہ کو خدا ماننے والے اپنی کم علمی اور غلامانہ ذہنیت کا کھل کر اظہار کرتے ہیں۔ کہ لو جی! امریکہ کے چاہنے کے بغیر یہ کام کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ امریکہ نے مجاہدین کو استعمال کیا ہے مگر کام اپنا نکلوایا ہے۔ ایسے لوگ یہ کہتے ہوئے اکثر اس ذات یعنی اللہ عزوجل کو بھول جاتے ہیں جو ہر چیز پر قادر ہے۔ جب وقت کے ساتھ ساتھ شیخ اسامہ بن لادنؒ اور مجاہدین کے دیگر قائدین کے بیانات ایک ایک کر کے منظر عام پر آتے گئے اور پھر مجاہدین کے میڈیا کی طرف سے معرکہ گیارہ ستمبر کے شہدا کی وصیتوں کی ویڈیوز بھی نشر کر دی گئیں اور مجاہدین کے ساتھ قریبی رابطہ رکھنے والے افراد اور اہل علم کی طرف سے ان بے بنیاد شبہات کا حقائق اور دلائل کی روشنی میں رد کیا جانے لگا تو ان کم علم اور امریکہ سے مرعوب لوگوں کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں چنانچہ اپنی عزت بچانے کے لیے یہ جھوٹ گھڑ لائے۔

اے امتِ اسلام! اے نوجوان مجاہدو! اے ایمان وعقیدے کے محافظو! اے شریعت کے نگہبانو! اے میدانِ جنگ کے شیرو! اے رات کے راہبو! ان اُنّیس شہداء کی زندگی سے سبق سیکھو اور اپنی کارروائیوں کا رُخ زمانے کے اس متکبر بت، امریکہ کی طرف موڑ دو! دنیا کے ہر ہر گوشے میں اس کا پیچھا کرو! بڑھو اور اپنے دین کی نصرت کرو! اپنی امّت کے دامن پر لگے ذلّت کے داغوں کو دھو ڈالو! دیکھو کہ یہ نوجوان اُنّیس لشکر نہیں تھے، یہ تو صرف اُنّیس مجاہد تھے، جنہوں نے کفر کے ایوانوں میں زلزلہ برپا کر دیا۔ تم بھی انہی کی طرح سوچو، ان کے نقشِ قدم پر چلو جو اپنے اللہ کے ساتھ سچّے رہے تو اللہ نے بھی ان کے ساتھ اپنے وعدے کو سچّا کر دکھایا۔ ہمارا ان کے بارے میں یہی گمان ہے، اللہ کے مقابل ہم ان کی صفائی پیش نہیں کرتے اور محاسبے کے لیے تو اللہ ہی کافی ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: معرکۂ گیارہ ستمبر کیسے ہوا؟؟؟

یعنی مجاہدین کے ایک ڈالر نے امریکہ کو ۱۰ لاکھ ڈالر کا نقصان کیا۔ اور اب تک تو ان کا مجموعی نقصان کھربوں ڈالر سے بھی تجاوز کر چکا ہے اور ان کی معیشت شدید بحران کا شکار ہے۔

گیارہ ستمبر کے دن مجاہدین کی جانب سے امریکہ پر مسلط کی جانے والی عظیم تباہی نے، امریکہ کے ناقابل تسخیر ہونے، اس کے سپر پاور ہونے، اس کے مافوق الفطرت دفاعی نظام اور اسی طرح کے تمام جھوٹے دعوں کی قلعی کھول کر رکھ دی۔ اور تمام دنیا کے مسلمانوں نے اس عظیم فتح پر بھرپور جشن منایا اور امریکہ کو صفحۂ ہستی سے ہی مٹا دینے کے عزم کا اظہار کیا۔ اور امت مسلمہ سر اٹھا کر جینے کے قابل ہوئی۔ کئی دہائیوں سے صلیبیوں کے وحشیانہ حملوں اور امریکی استبداد کا شکار امت مسلمہ کے صرف انّیس بیٹوں نے امریکیوں اور تمام عالم مغرب کو ان کی اوقات یاد دلا دی۔

☆☆☆☆☆

۱٦ اگست: مجاہدین نے صوبہ میدان وردک کے علاقے سید آباد میں ایک امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا، جس سے اُس میں موجود 31 امریکی سپیشل فورس کے فوجی اور 7 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

معرکہ ۱۱ ستمبر.....حق کو پہچاننے کے در کھلتے ہیں!!!

سلسبیل مجاہد

سبحان اللہ! میرے رب کی حکمتوں اور رحمتوں کا کیا کہنا کہ جب امت کے ۱۹ نوجوانوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر طاغوتی قوتوں کا غرور اوران کی ''فول پروف سیکورٹی'' کے انتظام کو خاک میں ملا دیا تو امریکہ سمیت پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک شدید نفرت بھری مہم کا آغاز کر دیا گیا۔اللہ رب العزت نے اس آزمائش کی گھڑی میں لوگوں کے دل اسلام کے لیے کھول دیے۔گیارہ ستمبر کے بعد قرآن مجید امریکہ میں سب سے زیادہ فروخت ہونے والی کتابوں میں سرفہرست ہے۔اس وقت امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد سالانہ ۳۰،۰۰۰ سے زائد ہو چکی ہے۔ عالمی سطح پر دیکھا جائے تو صرف گذشتہ دو تین سالوں کے عرصے میں امریکہ، یورپ اور خاص کر برطانیہ میں تقریباً چھ لاکھ سے زیادہ افراد مسلمان ہوئے ہیں۔ سوئزرلینڈ میں ۴۰ ہزار، اسپین میں دو لاکھ سے زائد، اور فرانس میں بھی اسلام تیزی سے پھیل رہا ہے۔دنیا بھر میں روزانہ اوسطاً اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد ۹ سو کے قریب پہنچ چکی ہے۔امریکہ اور فرانس میں اسلام دوسرا بڑا مذہب اور برطانیہ میں تیسرا بڑا مذہب بن چکا ہے۔

نائن الیون کے مبارک حملوں کے بعد دنیا کی تاریخ میں یورپ اور امریکہ میں اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں جس تیزی سے اضافہ ہوا ہے اس پر صلیبیوں کو نہ صرف غم و غصہ ہے بلکہ وہ حیرت واستعجاب کا بھی شکار ہیں۔سچ ہے کہ 'پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا' کے مصداق جتنا اسلام کے خلاف زہریلا پروپیگنڈہ نائن الیون کے بعد کیا گیا اتنا ہی اس کی قبولیت میں اضافہ ہوتا گیا۔ایک ریسرچ کے مطابق یورپ اور امریکہ میں ''جون'' کے بعد سب سے زیادہ رکھا جانے والا نام ''محمدؐ'' ہے۔سب سے زیادہ ہدیہ دی جانے والی کتاب قرآن مجید ہے۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ء جب امت کے ۱۹ نوجوانوں نے جان ہتھیلی پر رکھ کر طاغوتی قوتوں کا غرور اوران کی فول پروف سیکورٹی کے انتظام کو خاک میں ملا دیا تو امریکہ سمیت پوری دنیا میں مسلمانوں کے خلاف ایک شدید نفرت بھری منظّم مہم کا آغاز کر دیا گیا تھا۔کفار کے ساتھ ساتھ مغرب زدہ دانش وروں اور صلیبیوں کے طفیلی تجزیہ نگاروں نے خوب خوب حصّہ ڈالا۔اسلام اور جہاد کو دہشت گردی کا نام دے کر لوگوں کے ذہنوں میں اسلام کی ایسی تصویر کشی کرنے کی کوشش کی گئی کہ لوگ اس دینِ حقیقی سے متنفر ہو جائیں۔لیکن معاملہ اس کے بالکل برعکس ہوا۔نائن الیون کے بعد جہاں دنیا کا منظر نامہ بدلا ہے، صلیبیوں کی قوت وطاقت کا غرور چکنا چور ہوا اس سے کہیں بڑھ کر یہ جان لیوا صدمہ بھی اُنہیں نڈھال کیے دے رہا ہے کہ اسلام کی مقبولیت اور قبولیت میں اضافہ ہی ہوتا چلا گیا ہے۔دجالی میڈیا کے نمائندہ سی این این کی اپنی ایک رپورٹ کے مطابق نائن الیون کے بعد ڈیڑھ ملین لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ اس کی ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ سچّائی کو جاننے کی کوشش میں قرآن اور اسلام کی طرف متوجہ ہوئے اور ہدایت کی منزل کو پا گئے۔گذشتہ دنوں ایک امریکی لڑکی بارا کا ٹاپوک نے بھی اسلام قبول کیا ہے اس نے کہا کہ ۱۱ ستمبر کے واقعہ نے اس کے قبول اسلام میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ CAIR کونسل فار امریکن اسلامک ریلیشن کے سربراہ نہاد اواد نے سعودی عرب کے اخبار عکاظ میں اپنے ایک انٹرویو میں کہا کہ ۱۱ ستمبر کے فوراً بعد ۳۴۰۰۰ لوگوں نے اسلام قبول کیا تھا جو کہ خود امریکی تاریخ میں اسلام قبول کرنے کی ایک ریکارڈ تعداد ہے۔

> **مغربی معاشرہ کے بےچین اور مضطرب نفوس؛ اسلام کی بادِ بہاری سے اپنے دل ودماغ کو معطر کرنے کے بعد اس کی آغوش میں سکون واطمینان کو حاصل کر رہے ہیں اور زندگی کی حقیقتوں کا سراغ لگا کر ربِ رحمٰن کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں**

معرکہ ۱۱ ستمبر کے بعد ہونے والے نومسلم اور ان کے تاثرات:

انجیلا کولن کیتھولک عیسائی فرقے سے تعلّق رکھنے والی ایک نومسلمہ ہیں جو کہ آج کل ایک اسلامی اسکول کی پرنسپل ہیں۔ان کا کہنا ہے کہ ''میرے خاندان کے بہت سے لوگ اس حملے میں مارے گئے۔لیکن میرا دل اسلام کے لیے کھل گیا۔اس کے بعد میں نے اسلام کا مطالعہ کیا صرف یہ جاننے کے لیے کہ میڈیا میں پیش کیا جانے والا اسلام اور حقیقی اسلام میں کیا فرق ہے؟ پوری زندگی میں جس سچ کی تلاش میں بھٹکتی رہی جس کی مجھے پیاس تھی اسلام کی ہدایات نے آج میری پیاسی روح کو سیراب کر دیا ہے''۔

ہیرالڈ میں شائع ہونے والی ایرن نکولس کی کہانی جو کہ ہیرالڈ کے اسٹاف رپورٹر اینڈریو برسکو نے شائع کی ہے۔اس میں ایرن نکولس جو کہ اب ہارون کے نام سے پہچانے جاتے ہیں کا کہنا ہے کہ ''میری عمر اس وقت صرف ۱۷ سال تھی لیکن اسلام کے خلاف نفرت اور تشدد کی جو لہر میں نے نائن الیون کے بعد محسوس کی اس نے مجھے مجبور کیا کہ میں اسلام کا مطالعہ کروں کیونکہ میں صرف ذرائع ابلاغ میں پیش کی جانے والی کہانیوں پر اعتبار نہیں کر سکتا اور میں نے اسلام کو اس تصویر سے یکسر مختلف پایا جو کہ میڈیا میں پیش کی جا رہی تھی۔'' عبید اللہ کہیدار جو کہ اسلامی سوسائٹی کے مونیٹری کاونٹی مسجد کے امام ہیں کا کہنا ہے کہ ۱۱ ستمبر کے بعد امریکی جوق در جوق اسلام کے بارے میں جاننے کے لیے مساجد آتے ہیں اور ہم سے

۱۶ اگست: مجاہدین نے صوبہ زابل میں نیٹو کانوائے پر حملہ کر کے 28 سپلائی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

ملاقات کرتے ہیں۔

معرکۂ ۱۱ ستمبر کے بعد مغرب میں قبول اسلام:

بی بی سی کی اردو رپورٹ کے مطابق نائن الیون کے بعد صرف برطانوی میڈیا میں اسلام کے متعلّق ۳۲۰۰۰ مضامین شائع ہوئے جس میں اسلام کو ایک دہشت گرد اور انتہا پسندی کا مذہب قرار دے کر اسلام کی تصویر کو مسخ کر کے پیش کرنے کا کام کیا گیا اس کے باوجود برطانوی عوام کے لیے اسلام ایک پرکشش دین بن گیا ان کی دلچسپی اسلام میں بڑھ گئی اور اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد ۶۲ فیصد تک پہنچ گئی۔ تھنک ٹینک فیتھ میٹرز کے گئے سروے کے مطابق ۲۰۱۰ میں ۵۲۰۰ افراد نے اسلام قبول کیا۔

برطانوی مسلمان نکولس جواب یوسف کپلان کے نام سے جانے جاتے ہیں کا کہنا ہے کہ '' نائن الیون کا واقعہ ہی میرے اسلام کو قبول کرنے کا سبب بنا۔ اس دن نے میری زندگی کی سمت بدل ڈالی۔ میں اپنے ماضی میں جھانک کر دیکھنے کی کوشش کرتا نہ جانے مجھے کس چیز کی تلاش تھی ایسے لگتا میری زندگی میں کسی بڑی چیز کی کمی ہے۔ میں نے دوسرے مذاہب کا بھی مطالعہ و مشاہدہ کیا لیکن کوئی بات ہے اسلام میں جس نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور میں نے اسلام قبول کیا۔ میڈیا نے جو اسلام کی تصویر کشی کی ہے وہ اس سے کوسوں دور ہے جب آپ اس کا مطالعہ کرتے ہیں۔ یوسف کپلان ویسٹ منسٹر یونیورسٹی میں انٹرفیتھ شعبہ سے وابستہ ہیں بی بی سی کی اردو سروس کے پروگرام '' خاندان میں ایک مسلمان'' میں ایسے لوگوں کے بارے جاننے کی کوشش کی گئی ہے جو اپنے خاندان میں واحد فرد کے طور پر اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس پروگرام کے مطابق '' آج کل کے مغربی ماحول میں کوئی اور مذہب چھوڑ کر اسلام قبول کرنا نومسلم اور اس کے خاندان کے لیے نہ تو اتنا آسان کام ہے اور نہ ہی کوئی ظاہری ترجیح نظر آتا ہے۔ لیکن پھر بھی کیوں 14,000 برطانوی شہریوں نے اسے قبول کیا ہے''۔

پینٹا گون کی جانب سے ریلیز کی گئی ایک ویڈیو ٹیپ کے مطابق صرف ہالینڈ میں ۱۱ ستمبر کے بعد اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد اتنی ہے کہ جو گزشتہ ۱۱ سالوں کے مقابلے میں بھی دگنی ہے۔ وہاں کے اسلامک سینٹرز کا کہنا ہے کہ ہم اسلامی کتابوں کے حوالے سے لوگوں کی بڑھتی ہوئی طلب کو پورا کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں کیونکہ ساری کتابیں کثیر تعداد میں ہاتھوں ہاتھ بِک گئیں۔''

ٹی فینی اور مس پورٹ مین نامی خواتین کا کہنا ہے کہ '' بجائے اس کے کہ ہم اسلام سے دور بھاگتے ہمیں محسوس ہوتا تھا کہ ہمارے دل اسلام کی طرف کھنچے چلے جا رہے ہیں''۔ تاریخ میں ہمیشہ ہی ایسا ہوا ہے کہ جتنا اسلام کو دبایا گیا اللہ نے اس کے رتبے کو اتنا ہی بلند کیا۔ ایسا ہی اس وقت بھی ہوا تھا جب کہ بوسنیا میں سرب درندوں نے مسلمانوں کی لاشوں کے ڈھیر لگا دیے تھے تو لاکھوں کی تعداد میں عیسائی' اسلام کی تعلیمات کی طرف راغب ہوئے اور کثیر تعداد نے اسلام کو بطور دین اختیار کیا۔

اپنے مذہب کو تبدیل کرنا مغرب میں ایک انتہائی ذاتی عمل سمجھا جاتا ہے لیکن اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کا قبول اسلام صلیبیوں کو ہضم نہیں ہوتا اور ان کے اخبارات و رسائل جگہ جگہ یہ سوال اٹھاتے ہیں کہ تاریخ کے ایک ایسے نازک لمحے میں جب کہ اسلام کا نام مغرب نے '' دہشت گردی'' میں بدل دیا ہے، لوگوں کی اتنی بڑی تعداد اسلام کی طرف کیوں جا رہی ہے؟ جب کہ حجاب کرنے والی خواتین پر تھوکنا، ان کو ہراساں کرنا، طنز و تمسخر کا نشانہ بنانا ایک معمول بن چکا تھا تو لوگوں نے مسلمان ہونے کا انتخاب کیا؟ یہ ایک کلبلاتا ہوا سوال ہے جو صلیبیوں کے ہر ہر فورم سے کیا گیا۔

مغربی میڈیا کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ نائن الیون کے واقعے نے اسلام کی قبولیت میں اضافہ کر دیا ہے۔ ایریل گولڈ مین جو کہ نیویارک ٹائمز سے تعلّق رکھتا ہے کا کہنا ہے کہ اسلام امریکہ میں سب سے تیزی سے پھیلنے والا دین ہے۔ ۲۰۲۰ء میں دنیا کی آبادی میں مسلمان ۳۰ فیصد ہو جائیں گے۔ جب کہ اس وقت عیسائی دنیا کی آبادی کا صرف ۲۵ فیصد ہوں گے۔ دنیا کے ۲۲۰ بڑے ممالک سے مردم شماری کے اعداد و شمار جمع کرنے والے ادارے فورم آن ریلیجن اینڈ پبلک لائف کی جاری کردہ رپورٹ کے مطابق دنیا کا ہر چوتھا شخص مسلمان ہے اور اگر اسی طرح ہوتا رہا تو اسلام چند سالوں میں دنیا کا پہلا مذہب بن جائے گا۔

آج امت مسلمہ صدیوں بعد فخر سے سربلند کر کے اُس منظر کو دیکھ رہی ہے' جب مسلمان سپہ سالار کفار کے سامنے تین شرائط میں سے ایک شرط قبول کرنے کے لیے پیش کرتا تھا۔ '' مسلمان ہو جاؤ، جزیہ دے کر مغلوب ہو جاؤ یا ہمارے اور تمہارے درمیان تلوار فیصلہ کرے گی''۔ آج پھر امت' اللہ کی نصرت و رحمت سے یہ دن دیکھ رہی ہے کہ مغرب میں لوگوں کے سامنے یہ تینوں شرائط رکھ دی گئی ہیں کہ جس کو چاہے اختیار کر لیں۔ پس مغربی معاشرہ کے بے چین اور مضطرب نفوس' اسلام کی بادِ بہاری سے اپنے دل و دماغ کو معطر کرنے کے بعد اس کی آغوش میں سکون و اطمینان کو حاصل کر رہے ہیں اور زندگی کی حقیقتوں کا سراغ لگا کر ربِ رحمٰن کی طرف کشاں کشاں بڑھ رہے ہیں...... بے شک یہ معرکہ ۱۱ ستمبر کے شہدا کے امت پر بے شمار احسانات میں سے ایک احسان ہے...... جس کی جزا اُنہیں اُن کا پروردگار روزِ محشر اپنے وجہ کریم کے دیدار کی صورت میں عطا فرمائے گا۔ اللہ ہمیں بھی اِن سعادت کی راہوں اور شہادت کے قافلوں کا راہی بنائے کہ جن کے دم قدم سے جنتوں کے سودے چکائے جا رہے ہیں اور ربِ ذوالجلال کی رحمتوں اور مغفرتوں کو دامن میں سمیٹا جا رہا ہے۔ آمین

☆☆☆☆☆

۷ اگست: صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے مختلف کارروائیوں میں 12 امریکی فوجی ہلاک کر دیے، ان کارروائیوں میں ایک چیک پوسٹ اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

امریکی فضائی طاقت پر مجاہدین کے کاری وار اور امریکہ کی معاشی بدحالی

سید معاویہ حسین بخاری

دور حاضر کا طاغوت اکبر امریکہ اس وقت اپنی تاریخ کے بدترین اقتصادی بحران کا شکار ہے۔ امریکہ دنیا کی سب سے بڑی فوجی، سیاسی اور اقتصادی طاقت ہونے کے ساتھ دنیا کا سب سے بڑا مقروض ملک بن گیا ہے۔ امریکی داخلی قرضوں کا بحران بڑھتا جا رہا ہے۔

امریکی داخلی قرضے ۱۴.۶ کھرب ڈالر تک پہنچ گئے ہیں جو کہ اس کی مجموعی قومی پیداوار کا ۹۶ فی صد ہیں۔ امریکی وزیر خزانہ کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق حکومتی خزانے میں نقد رقم صرف ۷۳ ارب ۷۰ کروڑ ڈالر رہ گئی ہے اور اگر امریکی حکومت کی قرض لینے کی حد یعنی ۱۴.۳ کھرب ڈالر کی حد میں اضافے کی منظوری نہیں دی جاتی تو حکومت کو اپنے واجبات کی ادائیگی کے لیے رقم کی کمی کا سامنا ہوگا اور امریکی حکومت دیوالیہ قرار دے کر نادہندہ ہوسکتی ہے۔ عالمی مالیاتی ادارے آئی ایم ایف نے بھی امریکی قیادت کو متنبہ کیا ہے کہ امریکہ قرضوں سے پایا جانے والا تعطل جلد دور کرے ورنہ اس کی معیشت کو سخت دھچکا پہنچے گا۔

امریکی صدر اوباما نے کانگریس میں اس مسئلے پر ہونے والی رائے شماری سے قبل کہا تھا کہ اگر قرضے سے متعلق موجودہ بحران کا حل نہ نکالا گیا تو ملک کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا قرضے کی حد میں تعطل برقرار رہا تو سود میں بھی اضافہ ہوگا جس سے ملازمتوں اور ملکی معیشتوں کو سخت نقصان پہنچے گا۔ اوباما نے قرضوں کی حد میں اضافے کو منظور کرنے کی تجویز پیش کی تھی جس کے تحت نئے ٹیکس لگا کر اور طبی امداد کے بجٹ میں ۶ کھرب ۵۰ ارب ڈالر کی کٹوتی اور صوابدیدی اخراجات میں ۱۰ کھرب ڈالر کی کٹوتی کی تجویز دی گئی تھی۔ اوباما کے مطابق ٹیکسوں میں ۴ کھرب ڈالر کا اضافہ اور اخراجات میں کٹوتی کے ذریعے مالیاتی خسارے پر قابو پایا جاسکتا ہے۔

قرضوں کی حد میں اضافہ بھی امریکہ کے لیے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے مترادف ہوگا کیوں کہ امریکہ کی کل قومی پیداوار اور ریاستی قرضے تقریباً برابر ہو چکے ہیں۔ امریکہ کی کل قومی پیداوار ۱۴.۸ ٹریلین اور ریاستی قرضے ۱۴.۶ ٹریلین۔ اس لیے اب جو اضافی قرضہ لیا جائے گا قومی پیداوار اس کا تحفظ نہیں کر سکے گی۔ اس کے ساتھ وہ تمام اسباب جن کی وجہ سے امریکی معیشت زوال پذیر ہوئی ہے اپنی جگہ موجود ہیں۔ عراق اور افغانستان میں مجاہدین کے ہاتھوں امریکہ کو ناقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ امریکہ کے اپنے جنگی اخراجات بھی بہت زیادہ ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق امریکہ ہر ہفتے افغانستان میں دو ارب ڈالر خرچ کر رہا ہے۔

امریکی حکومت کے مالیاتی خسارے اور نادہندگی کی بازگشت افغانستان میں تعینات امریکی فوجیوں تک بھی پہنچ گئی ہے۔ امریکی فوج کا رخصت ہونے والا سربراہ ایڈمرل مائیک مولن قندھار میں امریکی فوجیوں سے الوداعی ملاقات کے لیے گیا تو اس موقع پر امریکی فوجیوں نے اپنے سربراہ سے سوال کیا کہ کیا انہیں تنخواہ ملے گی۔ امریکی فوجیوں کی جانب سے اپنے سربراہ سے تنخواہ کی وصولی کے بارے میں سوال قرضوں کے بحران کی سنگینی اور امریکی حکومت کے دیوالیہ ہونے کے خطرے کی نشاندہی کر رہا ہے۔ اس موقع پر مولن نے امریکی حکومت کے دیوالیہ ہونے کے خطرے کی تصدیق کی اور افغانستان میں تعینات امریکی فوجیوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مالی خسارے کے باعث امریکہ کے دیوالیہ ہونے کا خدشہ ہے۔ افغانستان میں فوجیوں کو تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر ہوسکتی ہے۔ اوباما انتظامیہ ملک کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کی منصوبہ بندی کر رہی ہے تاہم مالی خسارے اور بحران کے باعث افغانستان میں متعین امریکی فوج کو وقت پر تنخواہیں دینے کے متعلق غیر یقینی صورت حال ہے۔ اگر امریکی کو حکومت نئے قرضے نہیں ملتے تو کم از کم موجودہ خزانے میں اتنے پیسے نہیں کہ وہ اس سے افغانستان میں اپنے جنگ جو فوجیوں کی تنخواہیں پورا کر سکیں۔

امریکی معیشت کے زمین بوس ہونے میں اللہ کی نصرت سے مجاہدین کے ہاتھوں ہیلی کاپٹروں، جاسوسی طیاروں اور قیمتی جنگی گاڑیوں کی تباہی کا بہت بڑا کردار ہے۔ امریکہ کے اعلیٰ ٹیکنالوجی سے لیس چینوک ہیلی کاپٹر بیمار کووں کی طرح ہر دن مجاہدین کا شکار بن کر زمین بوس ہو رہے ہیں۔

اس بات میں کسی بھی قسم کے شک اور شبہ کی گنجائش نہیں کہ آج امریکہ اور برطانیہ جس مالی بحران اور محرومیوں کی داخلی لہروں سے دست و گریبان ہیں، اس کی بنیادی وجہ ان ممالک کی جھگڑالو اور استعماری سیاست، دینِ اسلام سے نفرت اور ہوس ملک گیری ہے، یہ ممالک گزشتہ دس سال سے اپنے عوام کے پیسوں کے بل بوتے پر صلیبی جنگ کو آگے بڑھا رہے ہیں جب کہ اس پورے عرصے میں انہوں نے اپنے عوام کے بنیادی مسائل کو پس پشت ڈالا ہوا ہے۔

واشنگٹن میں قائم international centre for peace کے ایک رکن پل منگو نے میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ ''امریکی معاشرہ آج جس اقتصادی بحران کا سامنا کر رہا ہے، اس کی اہم اور بنیادی وجہ ان اربوں ڈالرز کا بے موقع

۷ اگست: کابل کے علاقے سروبی میں ایک نچلی پرواز کرتا ہوا ہیلی کاپٹر مجاہدین کے راکٹ حملے میں تباہ ہوگیا۔ اور عملے سمیت 7 امریکی ہلاک ہوگئے۔

استعمال ہے، جو امریکی حکام نے عراق، افغانستان، پاکستان، یمن، اور لیبیا میں خرچ کیے، امریکہ نے ۲۰۰۱ء سے لے کر اب تک ایک ٹریلین ڈالر جو امریکی عوام کا سرمایہ اور ٹیکس تھے کو عراق اور افغانستان کی جنگ میں لگایا، لیکن آج امریکی عوام نہ صرف یہ کہ اپنے سرمائے کا کوئی مثبت نتیجہ نہیں دیکھ رہے بلکہ ان کے سامنے اس کا الٹا نتیجہ سامنے آیا ہے اور اپنے پیسوں کا تلخ گھونٹ پی رہے ہیں''۔ حقیقت یہ ہے کہ اس جنگ میں امریکی عوام بھی حکومت سے پیچھے نہیں اور انہوں نے اپنا پیسہ خوشی سے اسلام اور مسلمانوں کو تباہ کرنے کے لیے پیش کیا لیکن آج جب کہ اللہ کے حکم سے امریکی فوج اور حکومت ذلیل اور رسوا ہو رہی ہے اور خود امریکی عوام کے مفادات زد میں آئے ہیں تو انہوں نے آہ و فغاں شروع کر دی ہے۔ یہ اللہ کا قانون ازلی ہے کہ جو لوگ اپنا مال حق کی مخالفت میں لگاتے ہیں وہ اس مال کو ان لوگوں کے لیے حسرت اور پشیمانی کا سبب بنا دیتا ہے۔ سورہ انفال میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے۔

إِنَّ الَّـذِيْـنَ كَـفَـرُواْ يُـنـفِـقُـونَ أَمْـوَالَهُـمْ لِيَـصُدُّواْ عَن سَبِيْلِ اللّهِ فَسَيُنفِقُونَهَا ثُمَّ تَكُونُ عَلَيْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ يُغْلَبُونَ وَالَّذِيْنَ كَفَرُواْ إِلَى جَهَنَّمَ يُحْشَرُونَ (الانفال: ۳۶)

''جو لوگ کافر ہیں اپنا مال خرچ کرتے ہیں کہ (لوگوں کو) اللہ کے راستے سے روکیں سو ابھی اور خرچ کریں گے مگر آخر وہ (خرچ کرنا) ان کے لیے (موجب) افسوس ہوگا اور وہ مغلوب ہو جائیں گے اور کافر لوگ دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے''۔

دوسری جانب عالمی بنک کا سربراہ رابرٹ ژولیک کہتا ہے کہ عالمی معیشت سخت بحران اور خطرناک ایام کا سامنا کر رہا ہے، اور اس بات کا قوی امکان ہے کہ ترقی یافتہ ممالک مزید سخت حالات کا سامنا کریں، اُس کا کہنا تھا کہ ہم ایک اور اقتصادی طوفان کا سامنا کر رہے ہیں، اور یہ بحران ۲۰۰۸ء میں آنے والے اقتصادی بحران سے مختلف اور خطرناک ہے۔

ان بحرانوں کو دیکھتے ہوئے امریکی وزارت دفاع پنٹاگون بھی سخت حواس باختگی کا شکار ہے، امریکی فوج کے سربراہ مائیک مولن کا کہنا ہے کہ اگر امریکی حکومت کو قرضے نہ ملے، تو ہوسکتا ہے کہ افغانستان اور عراق میں موجود امریکی فوجی اپنی تنخواہیں نہ لے سکیں، مولن نے کہا کہ اگر فوجیوں کی تنخواہیں روک دی گئیں تو اس کا خطرناک انجام برآمد ہوگا۔

امریکی معیشت کے زمین بوس ہونے میں اللہ کی نصرت سے مجاہدین کے ہاتھوں ہیلی کاپٹروں، جاسوسی طیاروں اور قیمتی جنگی گاڑیوں کی تباہی کا بہت بڑا کردار ہے۔ امریکہ کے اعلیٰ ٹیکنالوجی سے لیس چینوک ہیلی کاپٹر بیمار کووں کی طرح ہر دن مجاہدین کا شکار بن کر زمین بوس ہو رہے ہیں۔ سال ۲۰۰۳ء سے فروری ۲۰۰۹ء تک وکی پیڈیا کے مطابق ۲۰۱۰ء تک ۱۳۳ ہیلی کاپٹرز، ۲۴۴ ایئر کرافٹ عراق میں اور افغانستان میں ۱۰۱ ہیلی کاپٹر اور ۲۳ جہاز تباہ ہوئے۔ ۲۰۱۱ء تک ۲۹ چینوک افغانستان میں تباہ ہو چکے ہیں (یاد رہے یہ کفار کی طرف سے جاری کردہ اعداد و شمار ہیں) ۔ ان میں سے ۴۶ واقعات ایسے تھے جن میں مجاہدین کی جانب سے اینٹی ائر کرافٹ آرٹیلری اور زمین سے فضا تک سفر کرنے والے میزائلوں کا استعمال کیا گیا۔ مارچ ۲۰۰۷ء میں امریکی جنرل منڈ ڈنے یہ بیان دیا کہ ہم عراق اور افغانستان میں کل ۱۳۰ ہیلی کاپٹرز کا نقصان اٹھا چکے ہیں جن میں سے ایک تہائی حملوں کے نتیجے میں ضائع ہوئے۔ گزشتہ چند برسوں میں مختلف ہیلی کاپٹرز کے حادثات میں ۲۸۳ افراد ہلاک ہوئے جن میں سے ۱۹ فکسڈ ونگ حادثات سے متعلّق تھے۔

امریکی فوجی کارروائی کے آغاز سے ہی ہیلی کاپٹرز گھریلو بموں اور اے آئی ای ڈی (ائریل امپرووائزڈ ایکسپلوسیو ڈیوائسز) کا خصوصی ہدف رہے ہیں۔ سال ۲۰۰۷ء کے آغاز میں امریکی فوج نے اعلان کیا کہ عراقی مزاحمت کاروں نے امریکی ہیلی کاپٹرز کو نشانہ بنانے کی حکمت عملی تیار کی ہے۔ امریکی فوج کے عراق میں ڈپٹی کمانڈنگ جنرل نے بتایا کہ سال ۲۰۰۶ء اور ۲۰۰۷ء میں اوسطاً ہر ماہ ہیلی کاپٹرز پر ۷ حملے کیے گئے۔

افغانستان میں (کفار کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق) مختلف امریکی طیاروں کے ہونے والے نقصانات کی لسٹ کے جائزے سے پتا چلتا ہے کہ گزشتہ چند برسوں کے دوران ۲۹ سی ایچ ۴۷ چینوک ہیلی کاپٹرز مختلف ''حادثات'' کا شکار ہوئے ہیں۔

سال ۲۰۱۱ء کے دوران افغانستان میں چینوک ہیلی کاپٹرز سمیت مختلف طیاروں کو پیش آنے والے حادثات کی تفصیل پیش ہے۔ یہ تفصیل امریکہ کی اپنی پیش کردہ ہے وگرنہ حقیقت میں تو نقصان اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔

۸ اگست: صوبے پکتیا میں ایک نیٹو ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔ جو مجاہدین کے بی ایم کا نشانہ بنا

۶ اگست: نیٹو کا چینوک ہیلی کاپٹر طالبان نے مار گرایا جس میں سوار تیس امریکی فوجی اور آٹھ افغان فوجی ہلاک ہوئے۔ ایک امریکی کتا بھی مارا گیا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار امریکیوں کا تعلّق امریکہ کے خصوصی تربیت یافتہ گروپ سے تھا اور کہا جاتا ہے کہ یہ وہی فوجی دستہ تھا جس نے ایبٹ آباد میں شیخ اسامہؒ کو شہید کرنے میں حصّہ لیا تھا۔ یہ خصوصی دستہ اس لیے روانہ کیا گیا کہ امریکیوں کو اطلاع دی گئی کہ اس علاقے میں طالبان کے رہنما موجود ہیں جنہیں گرفتار یا قتل کر دیا جائے۔ لیکن اللہ کی تدبیر غالب رہی اور مجاہدین

ان واقعات کو دیکھ کر یہ سوال مختلف اذہان میں جنم لیتا ہے کہ صرف افغانستان میں ہی کیوں ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر طیارے اور ہیلی کاپٹر کریش ہوتے ہیں اور مسلسل ہنگامی لینڈنگ ہوتی ہے، حالانکہ پوری دنیا میں ہیلی کاپٹروں کی ہنگامی لینڈنگ کے واقعات بہت کم وقوع پذیر ہوتے ہیں

۱۸ اگست: امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کاپیسا کے ضلع زرمت میں ایک امریکی چینوک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا، اس میں سوار 33 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

نے طاقت کے نشے میں چور امریکیوں کو جہنّم واصل کیا۔ اس واقعے سے افغانستان میں ان کے ہیلی کاپٹروں کی حقیقت بالکل سامنے آ گئی ہے، دوسری جانب اس واقعے نے مجاہدین کی قوت اور بہادری کو بھی واضح کیا کہ کس طرح وہ رات کی تاریکی دشمن کی جانب سے کیے جانے والے حملے میں بلا خوف وخطر دنیا کی اعلیٰ ٹیکنالوجی سے لیس ہیلی کاپٹروں کا شکار کرتے ہیں، اور انتہائی آسانی کے ساتھ امریکی عوام کو اس بات کا پیغام دیتے ہیں کہ افغانستان میں اصل حقائق کیا ہیں۔

۲۵ جولائی: صوبے کنڑ میں ننگ عالم کے قریبی علاقے میں طالبان نے ایک سی ایچ ۷ ۴۷۔ ایف چینوک ہیلی کاپٹر آر پی جی کی مدد سے مار گرایا۔

۷ جولائی: مشرقی افغانستان میں ایک نیٹو ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔

۲۴ جون: صوبے ہلمند میں ایک نیٹو ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔

۱۵ جون: افغان آرمی کا Mil Mi-17 تباہ ہوا۔

۱۰ جون: بگرام سے ۲۰ کلومیٹر دور افغانستان کے شمالی علاقے میں ایک فرانسیسی ہیلی کاپٹر ''خراب موسم'' کی وجہ سے گر کر تباہ ہوگیا۔ ایک فوجی ہلاک ہوا پائلٹ شدید زخمی ہوا۔

۵ جون: امریکی Bell OH-58 Kiowa ہیلی کاپٹر خوست کے ضلع صابری میں طالبان کے ہاتھوں تباہ ہوا۔ دو فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

۳۰ مئی: صوبے زابل میں ترین کوٹ سے ۹۰ کلومیٹر مشرق میں طالبان نے آسٹریلین آرمی کا CH-47D چینوک ہیلی کاپٹر گرایا۔ امریکیوں نے ایک فوجی کے ہلاک ہونے اور پانچ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۶ مئی: صوبے پکتیا میں ایک امریکی بوئنگ AH-64 اپاچی ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔ ایک فوجی ہلاک ہوا۔

۲۴ مئی: مغربی افغانستان میں نیٹو ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔

۲۴ مئی: صوبے فراہ سے ۱۰۰ کلو میٹر مغرب میں طالبان نے فرانسیسی آرمی کا Dassault Mirage 2000D گرایا۔

۱۵ مئی: کنیڈا کا CH-47D چینوک ہیلی کاپٹر پنجوائی میں طالبان کے خلاف رات کے آپریشن کے دوران گر کر تباہ ہوگیا۔ اس میں موجود چار کینیڈین فوجی زخمی ہوئے۔

۱۱ مئی: صوبے نورستان میں افغان آرمی کا Mil Mi-17 ایک درخت سے ٹکرا کر تباہ ہوا۔ نو فوجی زخمی ہوئے۔

۲۳ اپریل: کابل کے شمال مشرق میں صوبے کپیسا میں امریکی OH-58 Kiowa ہیلی کاپٹر دو پہاڑوں کے درمیان تار سے ٹکرا کر تباہ ہوا۔ عملے کا ایک آدمی ہلاک ہوا۔

۵ فروری: کابل کے نزدیک افغانستان کے مشرقی ضلعے لتاح بند میں ایک فرانسیسی ہیلی کاپٹر تباہ ہوا۔

۲۶ جنوری: پولینڈ کا Mil Mi-24V تکنیکی خرابی کی وجہ سے ضلع غزنی میں پرواز کے کچھ دیر بعد گر گیا۔

(یہ تمام معلومات امریکی ویب سائٹ سے لی گئی ہیں۔ Fawad - Digital Outreach Team - US State Department)

حقیقت یہ ہے کہ امریکی منظّم انداز میں اس بات کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ اپنے نقصانات کو چھپائیں، اور اس ضمن میں اپنے لیے کامیابی کی جھوٹی بنیادیں ڈھونڈیں لیکن پھر بھی اُنہیں یہ چند واقعات بیان کرتے ہی بنی۔ گزشتہ دس سال میں افغانستان کے مختلف علاقوں میں دشمن کے بہت سارے ہیلی کاپٹر مجاہدین کے ہاتھوں گرائے جا چکے ہیں، خاص طور پر اس سال بدر آپریشن کے دوران ہیلی کاپٹروں کے گرائے جانے میں اضافہ دیکھنے کو ملا ہے، لیکن دشمن اکثر اس طرح کے واقعات کو تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے اور اگر تسلیم کر بھی لے تو اسے ٹیکنیکل فالٹ سے تعبیر کرتے ہیں، اور اب ان واقعات کو دیکھ کر یہ سوال مختلف اذہان میں جنم لیتا ہے کہ صرف افغانستان میں ہی کیوں ٹیکنیکل وجوہات کی بنا پر طیارے اور ہیلی کاپٹر کریش ہوتے ہیں اور مسلسل ہنگامی لینڈنگ ہوتی ہے، حالانکہ پوری دنیا میں ہیلی کاپٹروں کی ہنگامی لینڈنگ کے واقعات بہت کم وقوع پذیر ہوتے ہیں، سب سے حیرت انگیز بات یہ ہے کہ ان کے ہیلی کاپٹر ہنگامی لینڈنگ کے دوران آگ کا نوالہ بن جاتے اور ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی اس میں سوار افراد زندہ سلامت رہتے ہیں یا معمولی زخمی ہوتے ہیں۔

جس مالی بحران اور طوفان نے امریکہ اور اس کے عوام کو گھیرا ہے اس کا واحد حل یہ کہ وہ فوراً اپنی استعماری سیاست کا خاتمہ کر دیں، افغانستان کی جنگ کو ختم کر دیں اور جتنا جلد ہو سکے اپنے لاؤلشکر کو افغانستان کی سرزمین سے نکال باہر کر دیں۔

اگر امریکہ اور اس کے عوام اپنی جنگجوانہ سیاست اور استعماری پالیسیوں پر جلد از جلد غور وخوض نہیں کریں گے، تو اس بات کا قوی امکان ہے کہ موجودہ مالی بحران اس ملک کے اندر سے مضبوط عوامی بیداری اور تحریکوں کو جنم دے گا اور یہ ملک تقسیم در تقسیم ہو جائے گا، کیوں کہ امریکی عوام جو ابھی تک امریکی وحدت کو چاہتے تھے اس کی وجہ امریکہ کا اقتصادی طور پر توانا ہونا اور دنیا پر سیاسی حاکمیت تھی، لیکن اب امریکہ پر آنے والا اقتصادی بحران شاید ان تمام چیزوں کو نیست نابود کر دے اور سابق سوویت یونین کی طرح اسے بھی بربادی کی کھائی میں پہنچا دے۔ یہ سب کچھ اللہ کی نصرت ہی سے ہوا ہے اور ہو رہا ہے۔

☆☆☆☆☆

۱۸ اگست: صوبہ پکتیکا کے ضلع خوشامند میں دو دھماکوں میں 2 امریکی ٹینک تباہ ہوئے، جس سے اُن میں موجود 9 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

آزاد قبائل پر امریکی ڈرون حملوں کی تاریخ

کاشف الخیری

سورۃ الحشر میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَأَنتُمْ أَشَدُّ رَهْبَةً فِي صُدُورِهِم مِّنَ اللَّهِ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَفْقَهُونَ O لَا يُقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قُرًى مُّحَصَّنَةٍ أَوْ مِن وَرَاءِ جُدُرٍ بَأْسُهُم بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسَبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ O

''تمہاری ہیبت ان لوگوں کے دلوں میں اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اس لیے کہ یہ سمجھ نہیں رکھتے۔ یہ سب جمع ہو کر بھی تم سے نہیں لڑ سکیں گے مگر بستیوں کے قلعوں میں (پناہ لے کر) یا دیواروں کی اوٹ میں (مستور ہو کر)۔ ان کا آپس میں بڑا رعب ہے۔ تم شاید خیال کرتے ہو کہ یہ اکٹھے ہیں مگر ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں۔ یہ اس لیے کہ یہ بے عقل لوگ ہیں''۔

یہ آیات آج کے دور کے کفار اور منافقین کی دلی حالت کی عکاسی کے ساتھ عالم اسلام اور عالم کفر کی جاری جنگ کی بھرپور وضاحت کرتی ہیں۔ اس جنگ میں ہم یہ دیکھتے ہیں کہ امریکہ اور اس کے اتحادی حتی الوسع مجاہدین کا براہ راست سامنا کرنے کی بجائے دوسرے حربے استعمال کرتے ہیں۔ ان میں جاسوسی طیاروں کا استعمال، فضائی بم باری اور ڈرون حملے شامل ہیں۔ امریکہ کی تمام تر قوت کا دارومدار ٹیکنالوجی اور فضائی طاقت پر ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ امریکہ نے جب بھی زمینی حملہ کیا منہ کی کھائی۔ زمینی جنگ میں ناکامی کے بعد امریکہ نے اپنی تمام تر توجہ فضائی حملوں پر مرکوز کی، اس میں سب سے اہم ڈرون حملے ہیں۔ ڈرون بغیر پائلٹ کے جاسوس طیارہ ہوتا ہے جو کہ فضا سے زمینی جاسوسی کرتا ہے اور اپنے ہدف پر میزائل سے حملہ کرتا ہے۔ یہ حملے افغانستان کی سرحد سے ملحقہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں کیے جاتے ہیں، جنہیں امریکہ خطرناک ترین خطہ قرار دیتا ہے۔ امریکی حکام کا کہنا ہے کہ افغانستان میں تعینات نیٹو افواج اور دیگر مقامات پر حملوں کے منصوبے انہی علاقوں میں بنائے جاتے ہیں۔

لہٰذا امریکہ وقتاً فوقتاً ان علاقوں میں بمباری کرتا ہے جس کے دوران مجاہدین کے ساتھ خواتین اور معصوم بچے بھی شہید ہوتے ہیں۔ ان حملوں کے نتیجے میں بے پناہ جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اور یہ سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ڈرون حملوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ۲۰۰۴ء سے لے کر اب تک کے اعداد و شمار کچھ اس طرح ہیں۔

امریکی تھنک ٹینک نیو امریکن فاؤنڈیشن کے مطابق ۱۸ جون ۲۰۰۴ء میں پاکستان میں جنوبی وزیرستان کے وانا کے مقام پر پہلا امریکی ڈرون حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں کمانڈر نیک محمد سمیت چار مجاہدین شہید ہوئے۔ اس کے بعد ان حملوں کا سلسلہ اور دائرہ کار وقت کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگا۔ ۲۰۰۷ء تک بہت کم ڈرون حملے ریکارڈ کیے گئے۔ ۲۰۰۸ء کا آغاز ہوتے ہی ان کارروائیوں میں شدت آ گئی، یوں اس سال ۳۴ ڈرون حملے ہوئے۔ ۲۰۰۹ء میں امریکہ نے ڈرون حملوں کا دائرہ کار اورکزئی اور کرم ایجنسی تک بڑھا دیا۔ چنانچہ اس سال ڈرون کے ۵۱ حملے ریکارڈ ہوئے۔ ۱۵ مئی ۲۰۱۰ء کو خیبر ایجنسی کی وادی تیراہ پر پہلا امریکی ڈرون حملہ ہوا، جس میں ۱۳ افراد شہید ہوئے۔

پاکستان میں ۲۰۰۴ء سے اب تک ۳۲۹ ڈرون حملوں میں ۲۵۸۶ افراد شہید ہوئے۔ ۲۰۰۴ء سے ۲۰۰۷ء کے دوران ۹ ڈرون حملوں میں ۱۰۹ افراد، ۲۰۰۸ء میں ۳۴ ڈرون حملوں میں ۲۹۶ افراد، ۲۰۱۰ء میں ۱۳۲ ڈرون حملوں میں ۹۳۸ افراد شہید ہوئے۔ ۲۰۱۰ء تک پاکستان میں ۲۲۸ ڈرون حملے کیے گئے جس میں ۲۰۵۲ افراد شہید ہوئے۔

۲۰۱۰ء کی رپورٹ کے مطابق صرف ۲۰۱۰ کے دوران ڈرون حملوں میں ۹۵۷ افراد جاں بحق ہوئے جن میں سے بیشتر کا قبائلی علاقوں ہی سے تعلّق تھا۔ ۲۰۱۱ء میں ۵۴ ڈرونز حملوں میں ۴۷۵ افراد جاں بحق ہوئے۔ Conflict Monitoring Center نامی تھنک ٹینک کے مطابق رواں برس کے پہلے سات ماہ میں پاکستان میں ۵۱ ڈرونز حملے ہوئے جس میں ۴۴۳ شہادتیں ہوئیں۔ رواں برس جنوری میں ۱۱ ڈرونز حملوں میں ۴۹ شہادتیں، فروری میں چار ڈرونز حملوں میں ۲۱ شہادتیں، مارچ میں ۱۲ ڈرونز حملوں میں ۸۹ شہادتیں، اپریل میں ۲ ڈرونز حملوں میں ۳۲ شہادتیں مئی میں ۹ ڈرونز حملوں میں ۶۲ شہادتیں، جون میں ۱۲ ڈرونز حملوں میں ۱۱۷ شہادتیں، جولائی میں ۶ ڈرونز حملوں میں ۳۷ شہادتیں ہوئیں۔ جب کہ اگست میں اب تک تین ڈرونز حملے ہو چکے ہیں۔ ۱۲ اگست کو بھی میران شاہ میں ڈرون حملہ کیا گیا جس میں ۴ افراد شہید ہوئے۔ امریکی حکام نے دعویٰ کیا ہے کہ سی آئی اے کو پاکستان میں ڈرون حملے بڑھانے کی اجازت مل گئی ہے اور اب حملوں کے لیے شناخت کیے بغیر بھی ہدف بنایا جا سکے گا۔ ڈرون حملوں کا دائرہ وسیع کرنے کا عمل سابق امریکی صدر بش کے دور میں شروع ہوا تھا اور ان میں تیزی اوباما کے دور میں آئی ہے۔ لندن کے تھنک ٹینک بیورو انوسٹی گیٹو جرنلزم کے مطابق اوباما کے منصب صدارت پر براجمان ہونے کے بعد پاکستان میں اوسطاً ہر چار دن کے بعد ڈرون حملہ کیا گیا۔

لندن میں بیورو آف انویسٹی گیٹو جرنلزم کے ایک مطالعے میں کہا گیا ہے کہ گزشتہ سات سالوں میں اب تک سات سو پچھتر (۷۷۵) عام افراد سمیت دو ہزار دو سو انتیس (۲۲۲۹) افراد ڈرون حملوں میں شہید ہو چکے ہیں جن میں ایک سو اڑسٹھ (۱۶۸) بچے بھی شامل ہیں۔ رپورٹ کے مطابق دو ہزار چھ میں ہونے والے ایک مدرسے پر حملے میں انہتر (۶۹) بچے شہید ہوئے تھے، تحقیقی مطالعے کے مطابق دو ہزار چار سے اب تک دو سو اکیانوے (۲۹۱) ڈرون حملے کیے گئے۔

(بقیہ صفحہ ۶۰ پر)

۱۸ اگست: صوبہ ہلمند میں افغان فوجیوں پر ریموٹ بم حملوں میں 2 کمانڈروں سمیت 20 سے زائد فوجی جہنّم واصل ہوئے۔

وہ گیارہ قیدی اور محمد عامر شہیدؒ

مصعب ابراہیم

گزرے ہوئے دس سال بحیثیت مجموعی پاکستانی نظام، خاص طور پر افواجِ پاکستان اور خفیہ ایجنسیوں کے حوالے سے تاریخ میں کفر کی چاکری، اہلِ ایمان سے خیانت، مجاہدین فی سبیل اللہ سے دشمنی اور دینِ اسلام سے بَیر کے طور پر جانے جائیں گے۔ موجودہ صلیبی جنگ کے محاذوں سے ایک طرف تو امتِ مسلمہ کے لیے پے در پے خوش خبریاں اور نصرتِ الٰہی کی بشارتیں آرہی ہیں۔ جب کہ اسلام کا قلادہ اپنی گردنوں سے اتار پھینکنے والے خرماں نصیب ٹولے کی شقاوت اور بدبختی بھی آئے روز نت نئے انداز سے سامنے آرہی ہے۔

قارئین کو یاد ہوگا کہ چند ماہ قبل اڈیالہ جیل کے گیارہ قیدیوں کا معاملہ پیش آیا تھا، جس پر پاکستان میں ''کانِ انصاف'' کے علمبردار نے ازخود نوٹس لیا۔ مختلف سول اداروں کو اپنے حضور پیشی پر مجبور کیا، اڈیالہ جیل کے سپریٹنڈنٹ اور ڈپٹی سپریٹنڈنٹ کو معطلی کے ساتھ ساتھ جیل کی ہوا بھی کھانا پڑی۔ یہ سب جتن کرنے کے بعد جب کُھرا فوجی جنتا تک پہنچا تو سارا معاملہ فوراً ٹائیں ٹائیں فش ہوگیا۔ اس تمام قضیے سے مکمل آگاہی کے لیے نوائے افغان جہاد کے جنوری، فروری ۲۰۱۱ء کے شمارے دیکھنا مفید رہے گا۔

اِنہی گیارہ قیدیوں میں ایک محمد عامر بھی تھے، جو کہ راولپنڈی کے رہنے والے تھے۔ ۱۸/اگست کو اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی کہ محمد عامر کو پشاور کے لیڈی ریڈنگ ہسپتال میں مردہ حالت میں پایا گیا۔ محمد عامر کے بھائی محمد بلال کے مطابق ''دو دن پہلے انہیں اچانک اطلاع دی گئی کہ ان کے بھائی کی حالت تشویش ناک ہے اور وہ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور آکر ان سے مل لیں۔ جب وہ ہسپتال پہنچے تو وہاں ان کے بھائی محمد عامر کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ ہمیں بتایا گیا کہ ہمارے بھائی کا انتقال دست اور گردوں کے فیل ہونے سے ہوا ہے لیکن ان کے جسم پر تشدد کے نشانات دیکھ کر صاف لگ رہا تھا قتل کی وجہ کوئی اور ہے یا اُنہیں ایسی حالت میں ہسپتال لے جایا گیا جب وہ جاں کنی کے عالم میں تھے۔ ہماری بار بار درخواستوں کے باوجود بھی ہسپتال انتظامیہ میت کا پوسٹ مارٹم کرانے پر تیار نہیں تھے۔ لاش کئی گھنٹوں تک لیڈی ریڈنگ ہسپتال کی کار پارکنگ میں پڑی رہی اور جو لوگ اسے لائے تھے وہ بھی وہاں سے فرار ہوگئے اور پھر انہوں نے مجبوراً راولپنڈی میں لاش کی تدفین کردی''۔ شہید کے جنازے میں شرکت کرنے والے افراد کا کہنا ہے کہ شہید کی کیفیت بہت ہی اطمینان اور سکون والی تھی جسے لفظوں میں بیان کرنا ممکن نہیں، چہرہ کمزور ہونے کے باوجود بشاشت کا مرقع تھا۔

ان اسیر مجاہدین کے مقدمے کو عدالت نے ۶ جنوری کو یہ کہتے ہوئے نمٹا دیا کہ ''فوج، اس کے ادارے اور آئی ایس آئی آئین کے تحت کام کرتے ہیں، اب وہ تمام قیدی منظر عام پر آچکے ہیں اور وہ لاپتہ نہیں ہیں، وہ تمام قیدی غیر قانونی حراست میں نہیں ہیں، ایجنسیوں کی تحویل میں افراد اب لاپتہ نہیں ہیں''۔ خلیل رمدے نے اس موقع پر کہا کہ ''ہماری کوشش لاپتہ افراد کے کیس میں صرف اس حد تک ہوتی ہے کہ بندہ کہاں ہے اور وہ زندہ ہے''۔

یہ تو ایک شہیدِ حق کی جاں سے گزر جانے کی داستان ہے۔ وہ تو حیاتِ جاوداں پا گیا، آج راہِ حق کے ایسے لاتعداد راہی پاکستانی خفیہ ایجنسیوں کے عقوبت خانوں میں مقید ہیں۔ اصحاب الاخدود کی سنت کو زندہ کرنے والے یہ پاکیزہ وصف مجاہدین دن اور رات کے تمام اوقات میں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنائے جاتے ہیں۔ ان پر جور و تعدی کے پہاڑ توڑنے والے بھی یہی سمجھتے ہیں اور ظاہری آنکھیں بھی یہی دیکھتی ہیں کہ اِن کی آہ و بکا، سسکیاں اور چیخیں خفیہ ٹارچر سیلوں کے در و دیوار میں ہی گم ہو کر رہ جاتی ہیں۔ لیکن ایمان کی بہاروں سے لطف اندوز ہونے والوں کی خوش بختی اور سعادت مندی کے کیا کہنے کہ ربِ ذوالجلال خود گواہی دیتے ہیں کہ

وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ

''اور ان سے بدلہ نہ لیتے تھے مگر اسی بات کا کہ وہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے تعریفوں والا۔ جس کا راج ہے آسمانوں میں اور زمین میں اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز'' (البروج: ۸،۹) [ترجمہ شیخ الہندؒ]

ایسے ہی شہدائے حق کے لیے کہا گیا ہے:

شہید عشق ہی واقف ہے اسرارِ محبت سے
وگرنہ کس کو آتا ہے سلیقہ سر کٹانے کا

عامر شہید کی آئی ایس آئی کے ہاتھوں شہادت کے بعد ''ہماری کوشش لاپتہ افراد کے کیس میں صرف اس حد تک ہوتی ہے کہ بندہ کہاں ہے اور وہ زندہ ہے'' جیسے الفاظ میں اپنے ''فرائضِ منصبی'' کی تشریح کرنے والے اندھے، گونگے، بہرے بنے ہوئے ہیں کہ درندوں کے اس گروہ کو ''آئینی ادارہ'' قرار دینے میں ہی جان کی امان ہے۔ عافیت کے گھروں میں رہنے والوں کا معاملہ جو بھی ہو لیکن مجاہدین کے لیے بہر حال شہدا کا خون اس قدر بے وقعت نہیں کہ وہ شہدا کے قاتلوں کو یکسر بھول جائیں اور نا ہی یہ ممکن ہے کہ اُن قاتلوں کی پشت پناہی کرنے اور اُنہیں ہر طرح کا تحفظ فراہم کرنے والوں سے صرفِ نظر کریں۔ اللہ رب العزت کی مدد و توفیق سے ایک ایک شہید کا بدلہ مجاہدین اپنے اوپر قرض سمجھتے ہیں۔ اس قرض کو اس دنیا میں بھی چکائیں گے اور آخرت میں تو ان مظلومین پر دستِ ستم دراز کرنے والوں کے لیے کوئی جائے پناہ ہوگی ہی نہیں!!!

رنگ جب محشر میں لائے گی تو اُڑ جائے گا رنگ
یہ نہ کہیے سرخیٔ خونِ شہیداں کچھ نہیں!

☆☆☆☆☆

۹ اگست: صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں بم دھاکوں اور جھڑپوں میں 11 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ جب کہ جھڑپ میں ایک مجاہد بھی شہید ہوگیا۔

افغانستان میں امریکی فضائیہ مجاہدین کے نشانے پر

سید عمیر سلیمان

۵ اگست کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی شب امریکی فوج کو اطلاع ملی کہ صوبہ میدان وردک کے ضلع سید آباد کے علاقے تنگی درہ میں کوئی ''ہائی ویلیو'' ٹارگٹ موجود ہے۔ اس ''ہائی ویلیو'' ٹارگٹ کو قتل یا گرفتار کرنے کے لیے ۴ نیوی 'سیل' کمانڈوز اور متعدد میرین بھیجے گئے تا کہ رات کے اندھیرے میں چھاپہ مارا جاسکے۔ یہ زمینی فوج جب وہاں پہنچی تو پہلے سے تیار مجاہدین نے حملہ کر دیا۔ ایک نیوی سیل موقع پر ہلاک ہوگیا جب کہ ۳ زخمی ہوئے جنھیں وہاں سے نکال لیا گیا۔ امریکی فوجیوں نے جب محسوس کیا کہ ان میں مقابلے کی سکت نہیں تو فضائی امداد طلب کی گئی۔

''ہائی ویلیو'' ٹارگٹ کی وجہ سے امریکی فوج کے بہترین دستے اور افسانوی شہرت کی حامل ٹیم ۶ کے ۲۲ سیلز کو چند کمانڈوز کے ساتھ چنیوک ہیلی کاپٹر میں بھیجا گیا۔ دنیا میں سب سے زیادہ تربیت یافتہ مانے جانے والے اور زمین، فضا اور سمندر میں مہم جوئی کے حوالے سے شہرت رکھنے والے ۲۲ امریکی 'سیلز' زمین پر قدم بھی نہ رکھ پائے اور مجاہدین کے میزائل کا نشانہ بن گئے۔ چنیوک ہیلی کاپٹر لینڈنگ کرنے کے لیے نیچے آیا ہی تھا کہ مجاہدین نے اس پر راکٹ داغا جو صحیح نشانے پر بیٹھا اور ہیلی کاپٹر ہوا میں ہی ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ ہیلی کاپٹر میں سوار ۲۲ نیوی سیلز، ۹ امریکی میرین اور ۷ افغان کمانڈوز جہنّم واصل ہوگئے۔

افغانستان میں امریکی و اتحادی ہیلی کاپٹر تباہ ہونا روزانہ کا معمول ہے لیکن اس واقعے نے پوری دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کروالی۔ اس کی ایک وجہ تو امریکی حکام کی جانب سے پہلی مرتبہ ہیلی کاپٹر تباہ ہونے اور ۳۸ فوجیوں کی ہلاکت کا اعتراف کرنا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو مجاہدین کا نشانہ بننے والے تمام ہیلی کاپٹر یا تو ''ہنگامی لینڈنگ'' کر جاتے تھے اور اگر تباہ بھی ہوتے تو امریکی فوجیوں کو محض چند خراشیں ہی آتی تھیں...... اور سونے پر سہاگہ یہ کہ اس طرح کے واقعات ہمیشہ ''فنی خرابی'' کی وجہ سے ہی وقوع پذیر ہوتے۔ لیکن اس بار امریکیوں نے نا صرف ہلاکتوں کا اعتراف کیا بلکہ یہ بھی تسلیم کیا کہ ہیلی کاپٹر مجاہدین نے ہی گرایا۔ مغربی میڈیا کے مطابق امریکی فوج کا گذشتہ دس سالوں میں ایک دن میں ہونے والا یہ سب سے بڑا جانی نقصان ہے۔

اس واقعہ کی اہمیّت کی دوسری وجہ یہ بات منظر عام پر آنا ہے کہ یہ ۲۲ 'سیلز' اسی ٹیم ۶ کا حصّہ تھے جس نے ایبٹ آباد میں شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی رہائش گاہ پر چھاپہ مارا تھا۔ بعض مغربی اخبارات کے مطابق مرنے والے سیلز ایبٹ آباد آپریشن میں شریک تھے۔ امریکی حکام نے تردید کی اور کہا کہ یہ سیلز ٹیم ۶ کے اراکین ضرور تھے لیکن ان میں سے کوئی بھی ایبٹ آباد آپریشن میں شریک نہیں تھا۔ تاہم میڈیا پر غالب تاثر یہی ہے کہ یہ وہی کمانڈوز تھے جنھوں نے ایبٹ آباد آپریشن میں حصّہ لیا تھا، واللہ اعلم۔

چند پاکستانی تجزیہ نگاروں نے اس واقعے کے بارے میں بھی سادہ دل مسلمانوں میں ابہام پیدا کرنے کے لیے اس سارے واقعے کو سی آئی اے کا کھیل قرار دے دیا۔ ان کے مطابق ایبٹ آباد آپریشن کے حقائق چھپانے کے لیے سی آئی اے نے خود ہی ان کمانڈوز کو مارا۔ یاد رہے کہ ''نظریہ سازش'' سب سے پہلے بھارتی ذرائع ابلاغ نے پیش کیا، جسے پاکستانی تجزیہ نگاروں نے فوراً اُچک لیا۔ عقل اور پیسے کے پجاری ان تجزیہ نگاروں کی ہمیشہ یہی کوشش ہوتی ہے کہ مسلمانوں کے دل سے کفار کی ہزیمت پر ہونے والی خوشی کو ختم کیا جائے، عامۃ المسلمین کے اذہان میں کفار کے ناقابل شکست ہونے کا تاثر اور اُن کا رعب بٹھایا جائے اور یہ باور کرایا جائے کہ مسلمانوں میں اتنی طاقت کہاں کہ وہ امریکہ جیسے ملک کے اندر اُسے نشانہ بنا سکیں یا جدید ٹیکنالوجی سے آراستہ امریکی ہیلی کاپٹر گرا سکیں۔

افغان فوج کی تعداد میں مسلسل اضافہ نیٹو کو مہنگا پڑ رہا ہے۔ جب کہ امریکہ افغان فوج کی تعداد مزید بڑھانا چاہتا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق افغان فوج کی تعداد کم از کم ۶ لاکھ ہونی چاہیے۔ دوسری جانب نیٹو حکام کا کہنا ہے کہ افغانستان نے پہلے ہی اپنی استطاعت سے زیادہ فوجی پال رکھے ہیں۔

اس واقعے کے اگلے ہی دن کابل میں ضلع سروبی میں نچلی پرواز کرتے ایک ہیلی کاپٹر کو مجاہدین نے راکٹ سے نشانہ بنایا۔ ہیلی کاپٹر تباہ ہوگیا اور اُس میں سوار ۷ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

۸ اگست کو یعنی پہلا چنیوک ہیلی کاپٹر گرنے کے ۲ روز بعد ایک اور امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر مجاہدین نے مار گرایا۔ صوبہ پکتیا کے ضلع زرمت میں امریکی فوج نے ایک مکان پر چھاپہ مارا، جب چنیوک ہیلی کاپٹر فوجیوں کو اتارنے کے لیے نیچے آیا تو مکان میں موجود مجاہدین نے اُسے راکٹ سے نشانہ بنایا۔ جس سے ہیلی کاپٹر گر کر تباہ ہوگیا اور ۳۳ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ اب کے بار امریکی حکام نے ہیلی کاپٹر تباہ ہونے کی تردید کی اور کہا کہ ہیلی کاپٹر نے ہنگامی لینڈنگ کی ہے جب کہ تمام فوجی محفوظ رہے۔ صرف چند فوجیوں کو

۹ اگست: مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں شدید حملے کیے، جس کے نتیجے میں 16 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ ان حملوں میں متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

معمولی چوٹیں آئیں۔

امسال موسم گرما میں امارت اسلامیہ نے غزوہ بدر کی یاد میں آپریشن بدر کا اعلان کیا۔ آپریشن بدر کے تحت پورے افغانستان میں صلیبی و مرتد افواج پر بڑے پیمانے پر حملے کیے گئے۔ ۲ اگست کو قندوز میں جرمن انٹیلی جنس کے مرکز میں ۳ فدائی مجاہدین نے حملہ کیا۔ سب سے پہلے فدائی مجاہد عاشق اللہ نے بارود سے بھری گاڑی مرکز کے مرکزی گیٹ سے ٹکرادی، جس سے عمارت کا ایک حصّہ منہدم ہوگیا۔ اس کے بعد دو فدائی مجاہدین شرف اللہ اور نظیف اللہ مرکز کے اندر داخل ہوگئے اور صلیبی پر فائرنگ شروع کردی، اُنہوں نے دستی بموں کا استعمال بھی کیا۔ کافی دیر لڑائی کے بعد دونوں مجاہدین نے فدائی حملہ کر کے شہادت پائی۔ اس مبارک حملے میں ۳۵ صلیبی و مرتد فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ علاوہ ازیں مرکز کی عمارت مکمل طور پر منہدم ہوگئی۔ اس طرح ۶ اگست کو نیٹو سپلائی کانوائے پر صوبہ زابل کے ضلع شہر صفا میں حملہ کیا گیا۔ اس حملے میں سپلائی کی ۳۸ گاڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں، جو اشیائے خورد و نوش سے لدی ہوئی تھیں، اس حملے میں کئی ڈرائیور بھی ہلاک ہوئے۔ ۱۴ اگست کو صوبہ پروان میں گورنر ہاؤس پر ۴ فدائی مجاہدین نے اُس وقت حملہ کیا جب ایک اعلیٰ سطحی اجلاس ہو رہا تھا۔ اڑھائی گھنٹے جاری رہنے والی اس لڑائی میں ۴۴ صلیبی و افغان عہدے دار ہلاک ہوئے۔

امریکہ کو اس جنگ میں جانی نقصان کے ساتھ ساتھ بھر پور مالی نقصان بھی اٹھانا پڑ رہا ہے، جس کی وجہ سے امریکی معیشت مسلسل زوال پذیر ہے۔ امریکی داخلی قرضہ ۱۴۶ کھرب ڈالر تک جا پہنچا ہے اور امریکہ دیوالیہ ہونے کے قریب ہے۔ اس حالیہ بحران کی وجہ سے امریکہ کے ۵۸ بنک دیوالیہ ہونے کے بعد بند ہوچکے ہیں۔

امریکہ کو دیوالیہ ہونے سے بچانے کا فوری طور پر ایک ہی راستہ تھا اور وہ تھا قرضے کی حد میں اضافہ کرنا۔ اس اضافے کے لیے کانگریس اور سینٹ میں کافی بحث و تکرار کے بعد آخر کار اس میں اضافہ کر دیا گیا۔

اوباما نے اقتصادی بحران پر قابو پانے کے لیے ٹیکس لگانے کی بھی تجویز دی تھی لیکن اس کو کانگریس اور سینٹ نے رد کر دیا۔ امریکی معاشی بحران براہ راست افغان جنگ پر بھی اثر انداز ہو رہا ہے۔ امریکی فوج کے سابق سربراہ مائیک مولن نے اپنی الوداعی تقریر میں افغانستان میں مقیم فوجیوں سے کہا تھا کہ امریکہ اس وقت سخت مالی بحران کا شکار ہے جس کی وجہ سے فوجیوں کو تنخواہوں کی ادائیگی میں تاخیر بھی ہوسکتی ہیں۔ اسی طرح افغان فوج کے مراکز سے ایئر کنڈیشنگ بھی ختم کر دی گئی۔ یہ ہے دُہرا معیار کہ گورے تو 'ٹھنڈی مشینوں' میں رہیں اور ان کے افغان غلام بغیر اے سی کے گزارا کریں گے۔ نیٹو ٹریننگ مشن کے ڈپٹی کمانڈر میجر جنرل پیٹر فلر کے مطابق افغان فوج کے مراکز سے ایئر کنڈیشنگ ختم کرنے سے بجلی اور تیل کے اخراجات میں ۱۰۰ ملین ڈالر سالانہ کے حساب سے بچت ہوگی۔

امریکی فوج کے انخلا کے بعد نیٹو نے بھی افغانستان سے انخلا کے لیے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ اس مقصد کے لیے نیٹو نے افغان فوج کو ٹریننگ دینے کا مشن بھی تیز کر دیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ افغان فوج کے لیے اسلحہ اور ساز و سامان کی ایک بڑی کھیپ کی منظوری دی گئی ہے۔ جس کے مطابق اگلے ۲ ماہ کے دوران افغان فوج کو امریکی ساختہ ۲۲ ہزار فوجی گاڑیاں، ۲۰ روسی ساختہ ہیلی کاپٹر اور ٹرانسپورٹ طیارے دیے جائیں گے۔ اس سارے ساز و سامان پر ۷.۲ ارب ڈالر خرچ آئے گا۔ اس کے علاوہ ۲۰۱۴ء تک نیٹو گیارہ ارب ڈالر افغانستان کے سیکورٹی انفراسٹرکچر اور دس ارب ڈالر فوجی ساز و سامان پر خرچ کرے گا۔ اور افغان فوج کی ضروریات پوری کرنے کے لیے جو تخمینہ لگایا گیا ہے وہ سالانہ ۶ ارب ڈالر ہے۔ یعنی افغانستان سے نکلنے کے بعد بھی افغان فوج کو برقرار رکھنے کے لیے سالانہ ۶ ارب ڈالر درکار ہوں گے جس کا نیٹو اتحاد متحمل نہیں ہوسکتا۔

۷.۲ ارب ڈالر کے ساز و سامان کی حالیہ کھیپ بھی کافی بچت کرنے کے بعد تشکیل دی گئی ہے۔ افغان حکومت کا ٹینک اور فائٹر طیاروں پر اصرار تھا مگر بچت کی خاطر ان کی درخواست مسترد کر دی گئی۔ اس کے علاوہ ۹ قسم کی فوجی گاڑیوں کی بجائے ۳ قسم کی فوجی گاڑیاں منتخب کی گئیں تا کہ تربیت اور سپیئر پارٹس کا خرچہ کم ہو۔ افغان حکومت نے بلیک ہاک ہیلی کاپٹروں کی فرمائش کی تھی لیکن اُسے روسی ساختہ MI-17 ہیلی کاپٹروں پر ٹرخا دیا گیا جو کہ سستے ہیں۔ اسی طرح 120mm کی توپیں بھی بوسنیا اور سلواکیہ سے پرانی حالت میں خرید کر ری کنڈیشنڈ کروائی گئیں تا کہ افغانستان سے ''بھاگو اور جان چھڑاؤ'' کی پالیسی پر جلد از جلد عمل کیا جاسکے۔ نیٹو حکام کا کہنا تھا کہ ''ہم دیکھ رہے ہیں کہ کیسے خرچہ کم سے کم کیا جائے''۔

افغان فوج کی تعداد میں مسلسل اضافہ نیٹو کو مہنگا پڑ رہا ہے۔ جب کہ امریکہ افغان فوج کی تعداد مزید بڑھانا چاہتا ہے۔ امریکی حکام کے مطابق افغان فوج کی تعداد کم از کم ۶ لاکھ ہونی چاہیے۔ دوسری جانب نیٹو حکام کا کہنا ہے کہ افغانستان نے پہلے ہی اپنی استطاعت سے زیادہ فوجی پال رکھے ہیں۔

یہ سارا منظر نامہ اس حقیقت کو پوری طرح عیاں کر رہا ہے کہ امریکی طاقت کا نشہ افغانستان میں ہرن ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت مجاہدین کے شامل حال ہے اسی لیے اُن کی کامیاب عملیات نے صلیبیوں کو بھاری جانی و مالی نقصان میں مبتلا کر رکھا ہے۔ امریکی تو واپسی کی تاریخ کا اعلان بھی کر چکے ہیں جب نیٹو اتحاد میں شامل اکثر ممالک بھی گھر کو واپس پلٹنے کے مراحل کو تیزی سے طے کر رہے ہیں۔ دوسری جانب طالبان مجاہدین اس ۱۰ سالہ جنگ میں عزم و ہمت کے نشان کے طور پر پوری استقامت کے ساتھ محاذوں اور میدانوں میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کے ساتھ سے ہی خدائی کے جھوٹے دعوے داروں کا قلع قمع فرمائے گا۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

۱۰ اگست: صوبہ ننگرہار ضلع سرخ رود کے ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا، جس سے مرکز اور گرد و نواح کی سرکاری املاک کو شدید نقصان پہنچا۔

معرکۂ گیارہ ستمبر کی مناسبت سے افغانستان میں مجاہدین کی یادگار عملیات

خباب اسماعیل

معرکہ گیارہ ستمبر کے دس سال پورے ہونے پر طالبان مجاہدین نے افغانستان میں امریکہ کے خلاف کامیاب اور موثر ترین کارروائی کی۔اس روز امریکہ میں یہود و نصاریٰ گیارہ ستمبر کو لگنے والے زخموں کو یاد کر کے ٹسوے بہا رہے تھے جب کہ اسی دن کو مجاہدین نے افغانستان میں موجود امریکی فوجیوں کے لیے سوہانِ روح بنا دیا۔وسطی افغانستان کے صوبے میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں ایک مجاہد نے اتحادی فوج کے کیمپ پر ۹ ٹن بارود سے بھرے ٹرک کے ذریعے فدائی حملہ کیا۔عینی شاہدین کے مطابق حملہ اتنا شدید اور خوف ناک تھا جس سے فوجی کیمپ مکمل طور پر منہدم ہو کر رہ گیا اور کوئی تصور بھی نہیں کر سکتا کہ کبھی یہاں کوئی فوجی چھاؤنی یا مرکز تھا یا نہیں......اس حملے کے بعد امریکی فوجی ترجمان ڈیوڈ الیسٹ برن نے روایتی مکر و جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے ذرائع ابلاغ کو بتایا کہ ''اس حملے میں ۱۰۰ امریکی فوجی زخمی ہوئے ہیں، جب کہ کسی بھی فوجی کے زخم جان لیوا نہیں ہیں''۔ساتھ ہی امریکی جریدے اٹلانٹا نیوز جرنل کو نیٹو ترجمان میجر رسل فاکس نے بتایا کہ ''اس مرکز پر حملے میں کوئی غیر ملکی فوجی ہلاک نہیں ہوا ہے''۔

اس کارروائی میں ہونے والی تباہی کا نتیجہ ہی تھا کہ امریکی دفاعی ادارہ پنٹاگون بھی جھنجھلا اٹھا۔پنٹاگون کے ترجمان جارج لٹل نے ۱۳ ستمبر کو بیان جاری کیا کہ ''نائن الیون کے ۱۰ سال مکمل ہونے پر افغان صوبے وردگ میں ہونے والے خودکش حملے کا منصوبہ حقانی نیٹ ورک نے بنایا تھا۔امریکی فوج پر حملے کی شدید مذمت کرتے ہیں، امریکی فوج پر اس قسم کے حملے ناقابل قبول ہیں، اس قسم کے حملے بند ہونا چاہیے''۔

دوسری جانب طالبان نے اس حملے کی تفصیلات سے ذرائع ابلاغ کو آگاہ تو کیا لیکن اُن کی جانب سے مہیا کی گئی تفصیلات کو صلیبی امداد پر پلنے والے میڈیا نے بالکل نظر انداز کیا۔طالبان نے بتایا کہ پچاس کے لگ بھگ افراد جن میں اکثریت امریکی کی تھی، موقع پر ہی ہلاک ہو گئے اور درجنوں شدید زخمی ہوئے۔حملے کے بعد ۱۶ ہیلی کاپٹروں سے ذریعے ہلاک اور زخمی ہونے والوں کو لے جایا گیا۔اس فدائی حملے میں کئی امریکی فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

امارات اسلامی افغانستان نے اس فدائی حملے کے حوالے سے اپنے بیان میں کہا:

> ''صوبہ وردگ کے ضلع سید آباد کی وادیٔ تنگی میں امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر کے حادثے کے غم سے ابھی امریکی فوجی باہر نہیں آئے جس میں امریکی اسپیشل فورس کے ۳۳ فوجی مارے گئے تھے، جس نے امریکہ سمیت پوری دنیا کو ہلا کر رکھ دیا تھا، کہ ایک بار پھر امارت اسلامیہ کے ایک عظیم مجاہد سیف اللہ شہیدؒ نے اسی سید آباد میں امریکی فوجی مرکز پر ٹرک کے ذریعے جس میں ۹ ٹن بارودی مواد تھا ،فدائی حملہ کر کے بڑی تعداد میں امریکی فوجیوں کو ہلاک وزخمی کیا۔انتہائی مصدقہ اطلاعات میں یہ بتایا گیا کہ مرنے والے فوجیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جب کہ زخمی ہونے والوں کی حالت بھی تشویش ناک ہیں، امارت اسلامیہ کے مجاہد کی جانب سے یہ حملہ منظّم منصوبہ بندی کے تحت کیا گیا اور اس حملے میں کثیر تعداد میں امریکی مارے گئے ، امریکی فوجیوں اور وائٹ ہاوس کے ترجمان نے یہ مانا ہے کہ آج کا حملہ ایک بہت بڑا حملہ ہے۔امریکی فوجیوں کا اعتراف اگرچہ یہ ہے کہ اس حملے میں ۱۰۰ کے قریب ان کے فوجی زخمی ہوئے لیکن اس دعویٰ اور اس اعتراف سے عسکری ماہرین اور عینی شاہدین متفق نہیں کیونکہ سیف اللہ شہیدؒ کے ٹرک میں ۹ ٹن بارودی مواد تھا اور انہوں نے انتہائی دانش مندی اور بہادری کے ساتھ امریکی مرکز پر حملہ کیا، جس سے پورا فوجی مرکز تباہ بلکہ اور اس فوجی مرکز سے متصل ضلع ہیڈ کوارٹر کی عمارت اور دیگر عمارتوں کو بھی شدید نقصان پہنچا۔اس حملے نے واضح طور پر امریکیوں کو یہ پیغام دیا کہ فوجی اڈے اور مراکز تمہیں موت سے نہیں بچا سکتے ، اس قوم میں ایسے ہزاروں سیف اللہ ہیں، جو دین پر مر مٹنے کو اپنی ابدی کامیابی سمجھتے ہیں، امریکیوں کو یہ سمجھ لینا چاہیے کہ ایک شہید کے بعد بیسیوں دیگر نوجوان شہادت کے لیے آگے آتے ہیں، تمہارے فوجی جب تک افغان سرزمین پر ہوں گے، تمہارے چنیوک ہیلی کاپٹر بھی گرائے جائیں گے اور تمہارے فوجی مراکز بھی تباہ ہوتے رہیں گے، تمہاری بھلائی اسی میں ہے کہ افغانستان کو چھوڑ دو، یہاں کا ہر بچہ سیف اللہ ہے''۔

طالبان مجاہدین نے گیارہ ستمبر کے عظیم معرکے کی یاد میں صرف یہی ایک کارروائی نہیں کی بلکہ افغانستان بھر میں صلیبی افواج پر پے در پے حملے کیے۔زابل کے ضلع شاہ جوئی میں نیٹو فوج کی گشتی پارٹی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۲ نیٹو فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔شاہ جوئی ہی میں ضلعی مرکز کے قریب زیارت کے مقام پر نیٹو گشتی پارٹی پر گھات لگا کر حملے میں ۸ نیٹو فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔صوبہ کابل کے ضلع موسیٰ میں عباس قلعہ کے علاقے میں یکے بعد دیگرے ہونے والے ۲ دھماکوں میں ۵ افغان اہل کار ہلاک اور ایک فوجی گاڑی تباہ ہو گئی۔ضلع سروبی میں کابل جلال آباد شاہ راہ پر افغان فوجی قافلے پر گھات لگا

۱۰ اگست: ضلع خوگیانی کے علاقے میں مجاہدین نے دو بکتر بند ٹینک تباہ کر دیے۔جس سے 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔

کر کیے گئے حملے میں ایک ٹینک اور فوجی گاڑی تباہ اور ۵ فوجی ہلاک اور ۸ زخمی ہوگئے۔صوبہ ننگر ہار کے ضلع چپر ہار میں سڑک کنارے نصب بم کے دھماکے میں نیٹو فوجی ٹینک تباہ ہونے سے اس میں سوار ۳ فوجی ہلاک اور ایک زخمی ہوگیا۔ضلع بٹی کوٹ میں گھات حملے میں ۲ امریکی بکتر بند ٹینک تباہ جبکہ ۵ امریکی فوجی ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔فارم چہار کے علاقے میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ اور راکٹ حملے میں ۴ امریکی فوجی ہلاک اور ۴ ہی زخمی ہوئے۔صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں افغان فوجی چیک پوسٹ پر مارٹر حملے میں ایک افغان اہل کار ہلاک اور ۲ زخمی ہوگئے۔اسی صوبہ کے ضلع جانی خیل میں امریکی بکتر بند ٹینک بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگیا اس میں سوار ۴ امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔صوبہ کنڑ کے ضلع مانوگئی میں سڑک کنارے نصب بم پھٹنے سے ۲ نیٹو فوجی ہلاک ہوئے۔

اس طرح طالبان مجاہدین نے گیارہ ستمبر کو امریکہ کے لیے ایک بار پھر خوف اور دہشت کی علامت بنا دیا۔طالبان کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے کہا کہ یہ مجاہدین کی جانب سے گیارہ ستمبر کے واقعات کے بعد مسلمانوں پر امریکی حملوں کی جوابی کارروائی ہے۔مجاہدین نے ایسے مزید حملے کرنے کی منصوبہ بندی کر رکھی ہے اور ہم افغانستان میں امریکہ کو مزید اڈے تعمیر کرنے نہیں دیں گے۔

دوسری جانب افغانستان میں امریکی سفیر ریان سی کروکر نے کہا کہ ''امریکی فوج افغانستان میں اس لیے موجود ہے تاکہ امریکہ میں گیارہ ستمبر دو ہزار ایک جیسا کوئی اور واقعہ نہ ہو سکے لیکن امریکی شہریوں کی اکثریت دس سالہ جنگ سے تھک گئی ہے''۔

ایسا نہیں ہے کہ مجاہدین نے اپنی کارروائیوں کو چند مخصوص ایام تک ہی محدود رکھا ہو بلکہ ہر نئے دن مجاہدین اپنے حملوں میں تیزی اور شدت لا رہے ہیں۔۱۳ ستمبر کو مجاہدین نے کابل میں نیٹو ہیڈ کوارٹر، امریکی سفارت خانے اور سرکاری عمارتوں پر طالبان نے حملہ کیا۔۵ افدائی مجاہدین نے اس کارروائی میں حصّہ لیا، یہ مجاہدین بھاری اسلحے سے لیس تھے۔۲۰ گھنٹے تک مجاہدین اور صلیبی فوجوں کے درمیان لڑائی جاری رہی۔اس لڑائی اور فدائی حملوں کے نتیجے میں ۶۹ صلیبی و افغان فوجی ہلاک ہوئے جب کہ درجنوں زخمی ہوئے۔

یہ حملہ کابل کے ایسے علاقے میں کیا گیا جس میں سیکورٹی کے سخت ترین انتظامات کیے جاتے ہیں۔امارت اسلامیہ کے ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے اس کارروائی کے متعلّق بیان کیا کہ

''نصرت الٰہی سے امارت اسلامیہ کے پندرہ فدائین نے وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے وسط میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں جن میں کلاشنکوفیں، ہیوی مشین گنیں، راکٹ لانچر، 82 ایم ایم توپ، دستی بموں سے حملہ کیا۔یہ فدائی مجاہدین ریموٹ کنٹرول بارود بھری گاڑیوں میں سوار تھے، اُنہوں نے بارودی جیکٹیں بھی پہنی ہوئی تھیں ان فدائین نے صحت عامہ چوک کے قریب بلند و بالا عمارت پر قبضہ جما کر امریکی سفارت خانے، ایساف کے کنٹرول اینڈ کمانڈ ہیڈ کوارٹر، کابل سینٹرل آرمی ہیڈ کوارٹر اور آرمی کلب نامی فوجی مراکز کو 82 ایم ایم توپوں، راکٹوں لانچروں، ہیوی مشین گنوں اور کلاشنکوفوں کا نشانہ بنایا۔امریکی سفارت خانے، ایساف فوجی کنٹرول اینڈ کمانڈر ہیڈ کوارٹر پر 82 ایم ایم توپ کے گولے بھی داغے۔لڑائی کے دوران ایئرپورٹ اور شہر کو ملانے والی سڑک پر ایک فوجی کارروان جو کمک کے لیے جا رہا تھا، اس پر فدائی مجاہد حافظ عصمت اللہ نے بارودی جیکٹ سے استشہادی حملہ انجام دیا، جس میں دو فوجی گاڑیاں تباہ ہونے کے علاوہ پندرہ فوجی ہلاک ہوگئے اور دشمن کی نقل و حرکت بند ہوگئی۔مذکورہ ۱۵ افدائین میں سے ۶ نے کارروائی کے دوران میں مختلف اوقات میں فدائی حملے کیے جب کہ ۹ مجاہد بخیر و عافیت اپنے ٹھکانوں پر واپس پہنچ گئے''۔

کفار روزانہ کی بنیاد پر مجاہدین کے طرف سے کیے گئے پے در پے حملوں سے اس قدر عاجز آچکے ہیں کہ اپنے روایتی مکروفریب کے جال بچھا کر پروپیگنڈے کے ذریعے مجاہدین کے کارناموں سے دنیا کی نظریں ہٹانا چاہتے ہیں۔اب جب کہ افغانستان میں کفار کی افواج ہر لحہ کسی نہ کسی فدائی حملے کے خوف میں مبتلا رہتی ہیں اور سراسیمگی کی یہ حالت اُن کے مورال کے لیے تباہ کن ثابت ہو رہی ہے تو اُنہوں نے یہ زہریلا پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے کہ طالبان فدائی حملوں میں معصوم بچوں کو استعمال کرتے ہیں۔اس مذموم پروپیگنڈے کا جواب دیتے ہوئے ذبیح اللہ مجاہد نے کہا:

''چند روز قبل ذرائع ابلاغ کے بعض اداروں کی جانب سے ایسی مصور رپورٹیں جاری کی گئی جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ مجاہدین فدائی حملوں میں نوعمر بچوں کو استعمال کرتے ہیں۔یہ صریح جھوٹ اور کذب پر مبنی دعوے ہیں۔امارت اسلامیہ کے لائحہ عمل کے شق نمبر ۶۹ میں کہا گیا ہے: ''بے ریش (وہ لوگ جن کی کم عمری کی وجہ سے داڑھی نہیں آئی ہو) بچوں کو مجاہدین کی رہائش گاہوں اور معسکر میں رکھنا ممنوع ہے''۔دشمن کے ان پروپیگنڈوں سے بہت پہلے امارت اسلامیہ افغانستان مجاہدین کی صفوں میں معصوم بچوں کی موجودگی سے اجتناب کو شرعی حکم کے طور پر صادر کر چکی ہے اور مجاہدین ہر سطح پر اس فرمان کو اپنے تمام جہادی محاذوں میں نافذ کیا ہوا ہے۔ہم یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ امارت اسلامیہ کی صفوں میں افرادی قوت کی کمی کا مسئلہ نہیں، اصل صورت حال یہ ہے کہ مجاہدین کی کثرت کی وجہ سے کئی کئی ماہ تک جہادی ذمہ داریوں اور فدائی حملوں کے کرنے کی باری نہیں آتی، تو ایسی کوئی مجبوری نہیں جس کی بنیاد پر معصوم بچوں سے یہ کام لیا جائے۔

☆☆☆☆☆

۱۱ اگست: صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں راکٹ حملے اور بم دھماکے کے نتیجے میں 12 امریکی فوجی و انٹیلی جنس اہل کار ہلاک ہوگئے جب کہ دو گاڑیاں اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

دولة العراق الاسلامیۃ کا شیخ اسامہؒ کی شہادت کا بدلہ لینے کے لیے ۱۰۰ عملیات کا اعلان

عبیداللہ غازی

۱۵ اگست ۲۰۱۱ء کا مبارک دن عراق میں موجود امریکیوں اور اتحادیوں کے لیے قیامت بن کر طلوع ہوا۔اس دن عراق کے ۱۷ شہروں میں دھماکے ہوئے جن میں کم از کم ۷۰ افراد ہلاک اور ۳۰۰ زخمی ہوئے۔شمال میں کرکوک سے دارالحکومت بغداد اور جنوب میں نجف،کت اور کربلا تک ۱۷ شہر دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑیوں،سڑک کے کنارے نصب بم اور پولیس سٹیشنوں پر فدائی حملوں سے گونج اٹھے۔صرف دیالہ صوبے میں ۷ دھماکے ہوئے۔امریکی میڈیا کے مطابق پیر کو عراق میں سوائے کردستان کے ملک کے ہر حصّے میں مجموعی طور پر ۳۷ دھماکے کیے گئے جن میں ۱۰ کار بم حملے،سڑک کے کنارے نصب بموں کے ۱۹ دھماکے،اور ۴ فدائی حملے شامل ہیں۔ان میں زیادہ تر سیکورٹی فورسز کو نشانہ بنایا گیا۔سب سے بڑا حملہ کت شہر میں ہوا،اس کے نتیجے میں ۴۰ افراد ہلاک اور ۶۵ زخمی ہوئے۔دیالہ صوبے کے صدر مقام بعقوبہ اور اردگرد کے ۵ شہروں میں ۵ بم دھماکے ہوئے جن میں ۱۰ افراد مارے گئے اور ۳۵ زخمی ہوئے۔اس دوران خان بنی سعد کے علاقے میں بلدیہ کی عمارت پر فدائی حملہ ہوا۔نجف شہر میں ایک مجاہد نے بارود سے بھری کار پولیس سٹیشن سے ٹکرا دی جس میں ۷ ہلاک اور ۶۰ زخمی ہوئے۔دھماکے سے آس پاس کھڑی کئی گاڑیوں میں آگ لگ گئی اور ہر طرف خون پھیل گیا۔کربلا کے نواح میں ایک پولیس سٹیشن کے باہر کار بم دھماکہ ہوا ۱۳ اہل کار ہلاک اور ۱۴ زخمی ہوئے۔تکریت میں انسداد دہشت گردی پولیس کے دفاتر پر دو مجاہدین نے فدائی حملہ کیا جس میں انسداد دہشت گردی پولیس کے نائب صوبائی سربراہ سمیت ۱۳ اہل کار ہلاک اور ۱۰ زخمی ہوئے۔بلد میں سڑک کے کنارے نصب بم دھماکے میں ۱۶ افراد زخمی ہوئے۔

کرکوک میں پولیس کی گشتی پارٹی کے قریب ریموٹ کنٹرول بم دھماکے میں ۴ پولیس افسر زخمی ہوئے۔اتوار اور پیر کی درمیانی شب کو کرکوک میں گرجا گھر کے باہر ۴ زوردار بم دھماکے ہوئے۔بغداد میں وزارت اعلیٰ تعلیم کے حکام کی گاڑیوں کے قافلے کے قریب کار بم دھماکہ ہوا اس کے نتیجے میں ۸ زخمی ہوئے۔رمادی اور تاجی میں بھی بم دھماکے ہوئے جن میں ۴ اہل کار ہلاک اور ۵۵ زخمی ہوئے۔شمالی شہر موصل میں بم دھماکے میں ایک اہل کار ہلاک اور ۳ زخمی ہوئے۔یہ دھماکے اس مہم کا حصّہ ہیں جس کا اعلان دولۃ العراق الاسلامیہ نے اپنے ایک بیان میں کیا۔عراق میں دولۃ العراق الاسلامیہ نے وسط اگست سے ملک بھر میں ایک سو حملوں کی مہم کا اعلان ان الفاظ میں کیا۔

''اللہ پر توکل کرنے کے بعد اور امیر المؤمنین اور امارت اسلامیہ کے سپہ سالار حفظھما اللہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے ہم حصاد خیر کے مبارک منصوبے کے دوسرے مرحلے کی ابتدا کا اعلان کرتے ہیں اس مرحلے کی ابتدا اہم ایسے معرکے سے کر رہے ہیں جس کا نام ہم نے (شیخ بن لادنؒ اور کبار قائدین ابوعمرؒ،ابوحمزہؒ اور ابوابراہیمؒ والیٔ انبار کے انتقام کا معرکہ) رکھا ہے۔

جو بحمدللہ نصف رمضان سے شروع ہو چکا ہے اور مکمل ۱۰۰ حملوں کے بعد اپنے اختتام کو پہنچے گا ان شاء اللہ اور یہ حملے بفضل اللہ مختلف نوعیت کے ہوں گے،دشمن کے کیمپوں میں گھس کر حملہ کرنا اور استشہادی کارروائیاں،ان کے علاوہ بارودی سرنگیں،سائلنسرز اور اسنائپرز کی کارروائیوں سمیت تمام شہروں،ممنوعہ علاقوں اور ریاستوں بھرپور حملے ہوں گے۔اللہ کے دشمن جان لیں کہ ہم بھولے نہیں ہیں وہ (یعنی شہید قیادت) پاکیزہ اور شفاف خون اللہ کے ہاں بڑا ہی معزز ہے جو بے کار نہ جائے گا انہوں نے اپنا خون اللہ ہی کے لیے بہایا ہے،ہم انہیں ایسا ہی سمجھتے ہیں البتہ ان کے دل کی حالت اللہ ہی جانتا ہے''۔

یہ دھماکے اس بات کا بزبان حال اعلان کرتے ہیں کہ قائدین کی شہادت سے تحریک جہاد کی قوت پر کوئی اثر نہیں پڑتا بلکہ شہیدوں کا پاک خون تو اس گلستان کی زرخیزی میں اضافہ کرتا ہے۔امریکہ نے تسلیم کیا ہے کہ عراق میں سیکورٹی کی صورت حال گزشتہ سال کے مقابلے میں اب زیادہ ابتر ہو چکی ہے۔عراق کے لیے امریکی نگران ادارے عراقی بحالی نو یا SIGIR کی رپورٹ میں امریکی فوج کے عہدیداران کے ان دعوؤں کو مسترد کر دیا گیا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ عراقی سیکورٹی فورسز ملک کی داخلی سلامتی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لیے تیار ہیں۔رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عراق دنیا کا غیر محفوظ ترین ملک ہے اور گزشتہ ۱۲ ماہ کے دوران صورت حال میں مزید خرابی واقع ہوئی ہے اور عراقی پولیس کی تربیت کے لیے امریکی سفارت خانے کی کوششوں کو چیلنجز کا سامنا ہے رپورٹ کے مطابق تعمیر نو کی ذمہ داریاں امریکی فوج سے سفارت خانے کو منتقل ہونے سے عراق کی سیکورٹی صورتحال زیادہ خراب ہوئی ہے۔رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ ''امریکی و عراقی افواج کی مشترکہ کوششوں کے باوجود غیر ملکی عسکریت پسند زیادہ تشویش کا باعث بن رہے''۔

عراقی وزارت داخلہ کے ایک سینئر اہل کار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ القاعدہ کی طرف سے جنوبی و مغربی بغداد میں پمفلٹس بھی تقسیم کیے گئے ہیں جن میں شہریوں سے کہا گیا ہے کہ وہ تنظیم کے ساتھ شامل ہو جائیں اور امریکی فورسز کے خلاف لڑیں۔سرکاری اعداد و شمار کے مطابق عراق میں جولائی کے مہینے میں مجموعی طور پر ۲۵۹ افراد ہلاک ہوئے تھے جو کہ ۲۰۱۱ء میں ہلاکتوں کے حوالے سے دوسری بڑی تعداد ہے۔

☆☆☆☆☆

۱۱ اگست:صوبہ نیمروز ضلع دلارام میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں افغان آرمی کی دو فوجی گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور ان میں سوار 9 فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

(قسط اول)

فمنهم من قضى نحبه

عبدالباری

آج کافی عرصے کے بعد دوبارہ اس وادی میں آنا ہوا ہے۔ اس پہاڑی چشمے کے پاس کچھ دیر آرام کے لیے رُکا ہوں جس کے ساتھ بنے معسکر میں میں نے اپنی عسکری تربیت کے مراحل مکمل کیے تھے۔ یہاں بہت کچھ بدل چکا ہے۔ بہت سے نئے چہرے نگاہوں کے سامنے ہیں اور بہت سے چہروں کی تلاش ہے مگر وہ چہرے کہیں نظر نہیں آتے۔

میری نگاہوں کے سامنے وہ سب پرانے مناظر ایک ایک کر کے تازہ ہونے لگے ہیں۔ ہم چار ساتھی دشوار گزار پہاڑوں کے درمیان بہتے ہوئے برساتی نالے میں کافی دیر تک چلنے کے بعد اس سے باہر نکل کر ایک چھوٹے سے پہاڑی ٹیلے پر چڑھے۔ سامنے ہی پتھروں سے بے چھت کے کمروں کے طرز پر بنی ہوئی مضبوط دیواریں تھیں۔ ان دیواروں کا آدھا حصہ ٹیلے کو تھوڑا سا کھود کر اس کے اندر اور آدھا باہر تعمیر کیا گیا تھا۔ دور سے یہ کھنڈرات ہی محسوس ہوتے تھے۔ ہماری باتوں کی آواز سن کر دیواروں کے درمیان سے دو نوجوان اپنے کندھوں پر کلاشن کوف لٹکائے آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے باہر نکلے۔ سامنے شبیر بھائی (اللہ انہیں رہائی عطا فرمائے) اور اسید بھائی کے ساتھ چند نئے ساتھیوں کو دیکھ کر ان کے آہستگی سے اُٹھنے والے قدم تیز ہو گئے اور سنجیدہ چہرے خوشی سے کھل اُٹھے۔ بڑی گرم جوشی اور محبت سے گلے لگایا اور ہمارے ہاتھ پکڑ کر چند قدم کی دوری پر موجود دیواروں کی طرف چل دیے۔ جیسے ہی ہم دیواروں کے درمیان پہنچے تو سامنے کا منظر عجیب سحر انگیز تھا۔ دونوں دیواروں کے درمیان ایک خیمے کو کھول کر چھت کے طور پر ڈالا ہوا ہے۔ سامنے کی دیوار کے ساتھ ایک طرف ترتیب سے پیکا، مارٹر گن اور اینٹی ٹینک گن (RR82)، راکٹ لانچر، اور بی ایم لانچر رکھے ہوئے ہیں۔ دروازے کے دائیں جانب کی دیوار کے ساتھ راکٹ لانچر کے گولے اور بی ایم (بلیسٹک میزائل) پڑے ہوئے ہیں۔ کمرے کے درمیان میں زمین پر بچھی ایک بڑی چٹائی پر خوبصورت داڑھیوں سے مزین نورانی چہروں والے مختلف عمروں کے آٹھ دس نوجوان حلقہ بنائے ہوئے بیٹھے ہیں۔ سب کے کندھوں پر اسلحے کے پاؤچ لٹک رہے تھے اور کچھ کی کلاشن کوفیں ان کے سامنے اور کچھ کی دیوار کے سہارے کھڑی ہوئیں تھیں۔

پہاڑی چشمے کے پتھروں سے ٹکرا کر شور مچاتے چھینٹے اُڑاتے شفاف پانی کے شور اور درختوں کے پتوں سے ٹکرا کر آہستہ آہستہ چلتی ہوا کے جھونکوں نے مجھے تین سال پہلے اس وادی میں گزرے وقت میں پہنچا دیا۔ بہت سے بچھڑ جانے والے ساتھی مجاہدین ایک ایک کر کے یاد آنے لگے۔ جن کو میں نے ایک ہاتھ میں کلاشن کوف اور دوسرے میں قرآن لیے، ایمان و یقین اور صبر و استقامت کے اسلحے سے لیس، اللہ کے دین کی سربلندی اور اُمت کے دفاع کے لیے سربکف، راتوں کے تہجد گزار اور دن میں محاذوں پر کفر سے برسرِ پیکار پایا تھا۔ ان کی باتیں ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا اور ان کے ساتھ محاذوں پر گزرے یادگار لمحات کی کلیاں ایک ایک کر کے میرے ذہن میں چٹخنے لگیں ہیں۔

درمیانے قد، مضبوط جسم، انتہائی سنجیدہ چہرے، بارعب اور مسحور کُن شخصیت کے مالک، یہ نوجوان عبدالسلام بھائی (تنویر بھائی) ہیں۔ سنتوں پر عمل کرنے میں ہر دم منہمک، مجاہد ساتھیوں کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ مارٹر چلانے کے ماہر اور انتھک طبیعت کے مالک ہیں۔ پہلی دفعہ ملنے سے محسوس ہوتا ہے کہ شاید مسکراتے نہیں ہوں گے، مگر مسکراتے بھی ہیں اور ہنستے ہنساتے اور گپ شپ بھی کرتے ہیں۔

رات کو پہرہ دینے کے بعد صبح نماز فجر، ذکر و اذکار اور تعلیم سے فارغ ہوتے ہی نیند کا غلبہ کچھ زیادہ ہی ہونے لگتا تھا اور معمولات فجر اور ورزش کے درمیان ایک گھنٹے کے وقفے کے دوران بے اختیار سو جانے کا دل چاہتا تھا۔ ہم میں سے کوئی اس پتھر پر سر رکھے اونگھ رہا ہوتا تھا تو کوئی اُس درخت کے ساتھ ٹیک لگائے، چادر اوڑھے، سر جھکائے نیند سے جھوم رہا ہوتا تو عبدالسلام بھائی باہر بیٹھے دھیمی آواز میں تلاوت قرآن میں مشغول ہوتے اور روزانہ فجر کے بعد ایک پارہ تلاوت کرتے تھے۔ ساتھیوں کے اُٹھنے سے پہلے ہی برتن دھو کر ناشتے کی تیاری میں مشغول ہو جاتے۔

ایک دفعہ موٹر سائیکل سے گرنے کی وجہ سے عبدالسلام بھائی کا پاؤں گرم سلنسر سے لگ کر جل گیا اور پاؤں پر بڑا سا زخم بن گیا۔ ایک ساتھی نے ان سے کہا کہ بھائی یہ دوائی زخم پر لگا لیں جلنے کے زخم کے لیے بڑی اچھی دوائی ہے۔ کہنے لگے نہیں بھائی میں یہ دوائی نہیں لگاتا...... کیوں نہیں لگاتے؟ بھائی میں اس زخم پر شہد لگاتا ہوں، کیونکہ شہد کا استعمال سنت بھی ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق شہد میں شفا ہے۔

اسی طرح ایک دفعہ امیر صاحب نے مجھے کہا کہ ڈرم میں پانی ختم ہو گیا ہے، آپ چشمے سے پانی بھر لائیں۔ میں کسی کام میں مصروف تھا تو میں نے کہا کہ یہ تھوڑا سا کام کر کے جاتا ہوں، بس پانچ منٹ۔ دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے عبدالسلام بھائی خاموشی سے اُٹھ کر باہر چلے گئے۔ پانچ منٹ بعد جب میں پانی لینے کے لیے باہر نکلا تو اِدھر دیکھا اُدھر دیکھا مگر پانی کے گیلن کہیں نظر نہ آئے۔ مگر جیسے ہی سامنے نظر پڑی تو دیکھا کہ نیچے نالے میں چشمے کی طرف سے عبدالسلام بھائی آہستہ آہستہ چلتے ہوئے آ رہے ہیں۔ کندھے پر پانی کا سولہ لیٹر والا گیلن رکھے اور بائیں ہاتھ میں پانی کی بالٹی پکڑے پانی بھر کر لا رہے تھے۔ میں جلدی سے نیچے نالے میں اُتر کر ان کی طرف بڑھا کہ بھائی یہ پانی کا بڑا گیلن مجھے دے دیں۔ یہ کہتے

۱۲ اگست: مجاہدین نے صوبہ قندھار ضلع ڈنڈ میں حملہ کیا جس کے نتیجے میں پولیس چوکی اور ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی جب کہ چوکی میں تعینات اہل کاروں میں سے 10 ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

ہوئے میں نے پانی کا بڑا گیلن لینے کے لیے ہاتھ بڑھایا تو انھوں نے مجھے گیلن دینے سے انکار کر دیا اور کہنے لگے کہ چھوٹی بالٹی لے لو میں نے بڑی منت سماجت کی کہ آگے چڑھائی ہے اور آپ کا پاؤں بھی زخمی ہے، مگر نہ مانے۔ مجبوراً میں چھوٹی بالٹی لیے ان کے پیچھے پیچھے چل دیا اور سوچنے لگا کہ عجیب آدمی ہیں کہ پاؤں زخمی ہے اور پھر بھی آرام سے نہیں بیٹھتے کہ کہیں خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے چھوٹ نہ جائے۔

چند روز بعد امیر صاحب نے عبدالسلام بھائی سے کہا کہ کل شام مچہ داد کے امریکی کیمپ پر مارٹر فائر کرنا ہے۔ آپ اپنے ساتھ کچھ ساتھیوں کو لے جائیں اور آج اس کو نصب کر دیں تاکہ کل شام مناسب انداز میں کارروائی ہو سکے۔ جس جگہ پر مارٹر نصب کر کے چلانا تھا وہاں تک پہنچنے کے لیے ۲۵ کلو وزنی مارٹر کو اپنے کندھوں پر اٹھائے پانچ چھ گھنٹے پیدل چل کر جانا تھا۔ پہلے وہاں پر مورچہ کھودنا ہوتا تھا کہ دشمن کی جوابی بم باری سے بچا جا سکے اور پھر مورچہ کھودنے کے بعد وہاں پر مارٹر نصب کرنا ہوتا تھا۔ جب آدھا گھنٹہ پہلے عبدالسلام بھائی نے اپنے زخم پر شہد لگانے کے لیے پاؤں پر بندھی پٹی کھولی تو میں نے دیکھا کہ تقریباً ایک بالشت بڑا زخم تھا۔ مگر آپ نے مارٹر کی بیرل اور اسٹینڈ اٹھائے، کپڑا اور مٹی کا تیل لے کر بیرل کی صفائی میں مصروف ہو گئے۔ دو ساتھی آگے بڑھے کہ ہم صاف کر دیتے ہیں۔ آپ تھوڑا سا آرام کر لیں کہ ابھی سفر پر بھی نکلنا ہے۔ کہنے لگے میں کیسے آرام کر سکتا ہوں جب کہ ہم اس وقت حالت جنگ میں ہیں۔ اگر ہم تھوڑے سے مجاہدین بھی چھوٹے چھوٹے زخموں سے گھبرا کر سست پڑ جائیں اور آرام کرنے لگیں تو ان صلیبی حملوں کے آگے بند کون باندھے گا؟

عبدالسلام بھائی کی شہادت سے کچھ دن پہلے ہم دونوں اپنے مرکز سے اردگرد کے علاقے کا جائزہ لینے اور کارروائیوں کے لیے مناسب جگہیں دیکھنے نکلے۔ واپسی پر اپنے مرکز سے کچھ دور اونچے اونچے پہاڑوں سے اتر کر جب ہم ایک پہاڑ کے دامن میں واقع ایک چھوٹی سی خوبصورت وادی میں اترے تو بہت زیادہ تھک گئے تھے۔ چنانچہ ہم پہاڑ کے دامن میں بہنے والے پہاڑی چشمے کے پاس ایک درخت کے سائے میں کچھ دیر آرام کے لیے رُک گئے۔ اسی دوران سامنے سے کوچی (خانہ بدوش) کی جھونپڑی سے ایک چھوٹا سا بچہ اپنے گھر کے قریب مجاہدین کو بیٹھا ہوا دیکھ کر ہاتھ میں چائے کی کیتلی لیے دوڑتا آیا اور چائے کی کیتلی اور کپ ہمارے سامنے رکھ دیے۔ ہم لوگ چائے پینے لگے اور وہ بچہ اسلحے سے اپنی محبت کے اظہار کے لیے عبدالسلام بھائی کی کلاشن کندھے پر لٹکا کر اِدھر اُدھر چکر لگانے لگا۔ یہاں کے لوگ عجیب مہمان نواز ہیں۔ اپنی غربت اور تنگی کے باوجود مہمان نوازی اور مجاہدین کی خدمت کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

اس وقت آپ نے سر پر کالا عمامہ رکھا تھا۔ بیٹھے بیٹھے آپ نے سر سے عمامہ کھولا اور دوبارہ باندھنے لگے۔ ایک دو دفعہ کی کوشش کے بعد آپ نے بہت خوب صورت انداز میں باندھا اور اس پر بہت خوش نظر آ رہے تھے۔ مجھ سے کہنے لگے کہ الحمدللہ آج میں نے ایک اور سنت پوری کر لی ہے۔ میں نے پوچھا بھائی آپ نے بیٹھے بیٹھے کونسی سنت پوری کر لی ہے؟ کہنے لگے کہ بغیر آئینہ دیکھے سر پر عمامہ باندھنا۔ چائے پینے کے بعد عبدالسلام بھائی نے اس بچے کا شکریہ ادا کیا اور پیار سے رخصت کر دیا۔ اسی دوران ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ ہم نے اسی چشمے کے ٹھنڈے اور زوروشور سے بہتے شفاف پانی سے وضو کیا، دو رکعات نماز پڑھی اور اپنے مرکز کی طرف روانہ ہو گئے۔ چلتے چلتے آپ نے ترانہ پڑھنا شروع کیا۔

یا حوار الخلود قد اتاک الشهید

میں خاموشی سے ان کی خوبصورت آواز سے لطف اندوز ہوتا رہا۔ اس سے پہلے کبھی میں نے ان کو ترانہ پڑھتے نہیں سنا تھا۔ کچھ دیر بعد جب وہ خاموش ہوئے تو میں نے ان سے کہا کہ بھائی آپ تو چھپے رستم نکلے۔ مگر میں نہیں جانتا تھا کہ وہ واقعی ہی حوروں کو مخاطب کر کے ان کو اپنے استقبال کی تیاری کرنے کا کہہ رہے ہیں۔ پھر کافی دیر تک وہ یہی ترانہ پڑھتے رہے۔

مجاہدین کے معسکر میں آئے ہوئے میرا دوسرا دن تھا۔ جیسے ہی شام کے سائے طویل ہوئے معسکر سے کچھ دور توپوں کی شدید بم باری، مارٹر شیلنگ اور بھاری اسلحے سے فائرنگ کی آوازوں سے فضا گونج اٹھی۔ مجھے پریشان دیکھ کر خیمے میں موجود ساتھی کہنے لگے کہ بھائی گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے ابھی دو دن پہلے کارروائی سے واپس آتے ہوئے مارٹر شیلنگ سے جو ساتھی شہید ہوئے ہیں، ان کا انتقام لینے کے لیے آج رات مجاہدین مشترکہ طور پر سرحد کے بالکل ساتھ واقع امریکی کیمپ (مچہ داد)، کینیڈین کیمپ (رخا) اور افغانی کیمپ (مدے شامی) پر بیک وقت کارروائی کرنے گئے ہوئے ہیں۔ جب کبھی مجاہدین کی کارروائی کے نتیجے میں ان صلیبیوں کا نقصان ہو جائے تو یہ اسی طرح شدید جوابی بم باری کرتے ہیں تاکہ کارروائی کرنے والے مجاہدین کو نشانہ بنا سکیں۔ دو تین گھنٹے بعد بم باری رُک جائے گی۔ بس یوں سمجھیں کہ جوابی بم باری صلیبیوں کے نقصان کا تھرمامیٹر ہے۔ کارروائی پر جانے والے ساتھیوں کی تعداد پچیس سے تیس کے درمیان تھی اور انہوں نے چھوٹی چھوٹی ٹولیوں میں تقسیم ہو کر مختلف سمتوں سے چھوٹے بڑے ہتھیاروں سے ان کیمپوں پر حملہ کرنا تھا۔

دو تین گھنٹے گزر گئے مگر بم باری اور فائرنگ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شدید سے شدید ہوتی چلی جا رہی تھی۔ کچھ ہی دیر بعد فضا میں امریکی بمبار جیٹ طیارے کان پھاڑ دینے والی آواز کے ساتھ چکر کاٹنے لگے۔ میرے دل کی دھڑکنیں بھی بم باری کے ساتھ ساتھ تیز ہوتی جا رہی تھیں۔ ساتھی کہنے لگے لگتا ہے آج ان صلیبیوں کا کوئی بہت بڑا نقصان ہو گیا ہے کہ آج کی جوابی بم باری کچھ زیادہ ہی شدید اور طویل ہو گئی ہے۔ کارروائی پر جانے والے ساتھیوں کے لیے دعا کریں کہ اللہ ان کی حفاظت فرمائے۔ میں خاموشی سے لیٹ گیا مگر نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ مضطرب دل کے ساتھ اللہ سے ساتھیوں کی حفاظت اور بخیر و عافیت واپسی کی دعائیں مانگتا رہا۔ بم باری اور فائرنگ ساری رات جاری رہی اور فجر کی نماز

۱۲ اگست: صوبہ قندھار ضلع میوند میں نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 3 سپلائی گاڑیاں جن پر اشیائے خورد و نوش لدی ہوئی تھیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔

سے کچھ پہلے بالآخر تھمتے تھمتے تھم گئی۔ دن چڑھ آیا سارا دن کارروائی پر جانے والے ساتھیوں کے انتظار میں گزر گیا۔ مخابرے (وائرلیس) پر رابطہ بھی نہیں ہو رہا تھا۔ رات کو ریڈیو پر خبریں سنیں تو رپورٹر بتا رہا تھا کہ دو سے تین سو مجاہدین نے بیک وقت تین کیمپوں پر بڑا حملہ کیا اور امریکیوں کی جوابی بم باری سے ڈیڑھ سو مجاہدین شہید ہوئے ہیں۔ پریشانی بڑھتی جا رہی تھی کہ کارروائی پر جانے والے ساتھی ہی بیچارے پچیس تیس ہیں یہ سب ہی شہید نہ ہو گئے ہوں۔ چلو سب شہید نہیں تو کچھ شہید اور باقی زخمی تو لازمی ہوئے ہوں گے۔ ساری رات پریشانی میں گزری۔

اگلی صبح کوئی دس گیارہ بجے میں ایک ساتھی کے ساتھ نیچے چشمے پر پانی لینے گیا ہوا تھا کہ پہاڑی ٹیلے کے پیچھے سے آنے والے راستے پر اچانک سات آٹھ نوجوان اپنے سینے پر کلاشن کوفین سجائے اور کندھوں پر راکٹ لانچر اٹھائے ہنستے مسکراتے نمودار ہوئے۔ ساتھیوں کو زندہ سلامت واپس آتا دیکھ کر دل خوشی سے کِھل اُٹھا۔ ہم سب ساتھیوں سے باری باری گلے ملے ان کو کامیاب کارروائی پر مبارک باد دی اور دیگر ساتھیوں کی خیریت اور ان سے اتنی دیر سے آنے کی وجہ دریافت کی۔ ساتھی کہنے لگے سب ساتھی خیریت سے ہیں۔ اصل میں کل صبح واپسی پر راستے میں آتے ہوئے مقامی لوگوں نے بہت زیادہ اصرار کر کے ہمیں روک لیا تھا کہ پہلے ہمارے پاس کھانا کھائیں، آرام کریں پھر اپنے مرکز کی طرف جائیں۔ مجبوراً رُکنا پڑا، تھکے تو ہوئے ہی تھے سو خوب آرام کیا۔ حیرت انگیز طور پر شدید بم باری کے باوجود کوئی بھی ساتھی زخمی یا شہید نہیں ہوا تھا۔ بس ایک ساتھی بچھڑ گیا تھا وہ بھی اگلے دن بخیر و عافیت واپس پہنچ گیا۔ اس کارروائی کے حقیقی احوال اور میڈیا رپورٹنگ نے میڈیا کے دجل و فریب اور جھوٹ کے جال کا ایک اور پردہ چاک کر دیا۔

کارروائی سے واپس آنے والے ساتھیوں میں ایک دُبلا پتلا چھوٹی عمر کا ساتھی بھی شامل ہے۔ چہرے پر ابھی مکمل داڑھی نہیں آئی، صاف رنگت، آنکھوں پر عینک لگائے، پُر رونق چہرے پر ہر وقت خوبصورت مسکراہٹ سجائے، نفیس طبیعت کے مالک یہ سترہ سالہ عبدالرحمٰن بھائی ہیں۔ سترہ سال...... ابھی اس کی عمر ہی کیا ہے۔ اس کے تو ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں۔ مگر یہ نوجوان اس عمر میں بھی یہ جانتا ہے کہ اس وقت ہم پر جہاد فرضِ عین ہے...... بس اللہ کے سامنے جواب دہی کا احساس اس کو اس فرضِ عین کی ادائیگی کے لیے تیسری جنگ عظیم کے میدان کارزار خطہ خراسان میں لے آیا ہے۔ عجیب ایمان افروز شخصیت کا مالک تھا۔ نماز کا وقت ہے، ساتھیوں نے نماز کے لیے صفیں ترتیب دے لیں اور کہا کہ عبدالرحمٰن بھائی آپ جماعت کروائیں۔ سب سے چھوٹے ہیں مگر حافظ قرآن ہیں۔ نماز کی پہلی رکعت میں

بہت سے بچھڑ جانے والے ساتھی مجاہدین ایک ایک کر کے یاد آنے لگے۔ جن کو میں نے ایک ہاتھ میں کلاشن کوف اور دوسرے میں قرآن لیے، ایمان و یقین اور صبر و استقامت کے اسلحے سے لیس، اللہ کے دین کی سربلندی اور اُمت کے دفاع کے لیے سربکف، راتوں کے تہجد گزار اور دن میں محاذوں پر کفر سے برسرپیکار پایا تھا۔

عبدالرحمٰن بھائی نے خوبصورت انداز میں سورۃ الرحمٰن کی تلاوت شروع کی۔ مگر آواز رُندھنے لگی اور پھر ہلکی ہلکی سسکیاں بھی بلند ہونے لگیں۔ کچھ ہی دیر بعد یہ سسکیاں باقاعدہ رونے میں بدل گئیں اور مزید تلاوت کا جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ یہ نوجوان نماز میں تلاوت قرآن کے دوران رو رہا تھا...... اس قدر چھوٹی عمر میں یہ خشوع؟؟ سبحان اللہ!

ہماری عسکری تربیت کے دوران ہی مختلف کارروائیوں کے لیے تشکیلات بھی جاری رہتی تھیں۔ دشوار گزار پہاڑی راستوں پر پیدل کئی گھنٹوں کا سفر طے کر کے کارروائی کے مقام پر پہنچنا ہوتا تھا۔ راستے کی مشکلات کا اِدراک رکھنے کے باوجود عبدالرحمٰن بھائی خواہش رکھتے تھے کہ ہر کارروائی کے لیے ان کی بھی تشکیل کی جائے۔ عسکری علوم کی کلاس کے بعد کچھ دیر آرام کا وقفہ ہوتا تھا۔ مگر عبدالرحمٰن بھائی آرام کرنے کے بجائے جن ساتھیوں کی تجوید ٹھیک نہیں ہوتی تھی ان کو بڑے دل نشین انداز میں تجوید سکھانے میں مصروف ہو جاتے تھے۔

ہر ساتھی کے ساتھ انتہائی ادب سے پیش آتے تھے۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے مگر اس کا سلیقہ بھی جانتے تھے۔ اتنی سی عمر میں دینی کتب کا زبردست مطالعہ کر رکھا تھا۔ اور بہت سے موضوعات پر گفتگو کے دوران اپنی بات کو قرآن و حدیث سے دلائل کی روشنی میں پیش کرتے تھے۔ عربی زبان میں بھی اچھی گفتگو کر لیتے تھے۔ ساتھیوں کو اکثر عربی ترانے اور ان ترانوں کا ترجمہ کر کے سناتے رہتے تھے۔ عبدالرحمٰن بھائی کا پسندیدہ عربی ترانہ

تمنّى بنفس الأبي الأبية　　وأمنية الحر لقيا المنية

تھا، جو وہ اکثر دھیمی آواز میں پڑھتے رہتے تھے۔ کسی ساتھی نے ان کو غصّے کی حالت میں نہیں دیکھا تھا اور نہ کسی ساتھی کو ان سے کوئی شکایت تھی۔ سب ساتھیوں نے عبدالرحمٰن بھائی کو سنتوں پر ہر دم عمل پیرا اور نیکیوں میں سبقت کرنے والا پایا۔

ان پہاڑوں کے کچے راستوں پر موٹر سائیکل پر سفر بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ ایک ہی سفر کرنے کے بعد جھٹکے کھا کھا کر جسم کا ایک ایک جوڑ درد کرنے لگتا ہے۔ راستے میں موٹر سائیکل گر جائے تو چوٹیں تو لازمی ہی لگیں گی۔ اگر کبھی موٹر سائیکل پنکچر ہو جائے تو بس پھر خود بھی پیدل چلو اور موٹر سائیکل کو بھی ساتھ گھسیٹ کر لاؤ۔ مگر جب بھی عبدالرحمٰن بھائی کو موٹر سائیکل پر ساتھ چلنے کا کہا جاتا بے چون و چراں چلنے کے لیے تیار ہو جاتے۔ باوجود اس کے کہ موٹر سائیکل سے گر کر چوٹیں بھی کھائیں اور کئی دفعہ موٹر سائیکل خراب ہو جانے پر گھنٹوں پیدل بھی چلنا پڑا۔ جب کسی سفر کے دوران صلیبی اتحادیوں کے کیمپ کے پاس سے گزرنا ہوتا تو امریکی غلاموں سے دشمنی اور نفرت کے اظہار کے لیے اپنی کلاشن کوف کندھے سے اتار کر اس کا رخ ان کی طرف کر لیتے، جیسے ان

۱۳ اگست: صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان چھڑنے والی شدید لڑائی کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

سے کہہ رہے ہوں: اے امریکی غلامو! تمہارے علاج کے لیے سب سے موزوں چیز یہ کلاشن کوف ہی ہے۔

یہ عبدالسلام اور عبدالرحمٰن دونوں ہی بھائی ۱۲ اگست ۲۰۰۸ء کی ایک شام ڈرون کی بم باری میں شہید ہو گئے۔ برمل کے علاقے شینہ وانہ کا یہ چھوٹا سا قبرستان ہے۔ اس قبرستان میں کئی عرب اور مقامی مجاہدین کی قبریں موجود ہیں۔ انہی قبروں میں سے دو قبریں عبدالسلام بھائی اور عبدالرحمٰن بھائی کی بھی ہیں۔ اس قبرستان سے متصل آٹھ، دس مکانات پر مشتمل ایک چھوٹی سی بستی ہے۔ جہاں رمضان ۱۴۲۹ھ (۲۰۰۸ء) میں امریکی ہیلی کاپٹر اترے تھے۔ جب بستی کے لوگ روزے کے لیے سحری بنانے میں مصروف تھے۔ ہیلی کاپٹروں میں آنے والے امریکی ان گھروں میں گھس گئے اور وہاں موجود مردوں، عورتوں اور کمسن بچوں کو اکٹھا کر کے، اللہ کے سامنے جھکنے والے سروں سے اپنی نفرت اور بغض وعناد کے اظہار کے لیے ان سب کو عین پیشانیوں پر گولیاں مار کر شہید کر دیا۔ کیا عمریں ہیں بچوں کی؟ ۷ ماہ، ۳ سال، ۵ سال، ۱۳ سال، ۱۵ سال، یہ خاتون ۸۰ سالہ، یہ بابا جی ۷۵ سالہ۔ امریکی جاتے ہوئے تین مردوں کے سر بھی کاٹ کر لے گئے کہ مسلمانوں کے کٹے سروں کے ساتھ یادگار فوٹو سیشن کا اہتمام ہو سکے۔ مگر پاکستان کی سرحدوں کے رکھوالے اپنے مورچوں میں چاق وچوبند ان ہیلی کاپٹروں کی رکھوالی کرتے رہے کہ مبادا مجاہدین اس طرف آ جائیں اور صلیبیوں کے کام میں خلل ڈالیں۔ دفاع پاکستان کے ٹھیکے داروں کی اینٹی ائیر کرافٹ گنیں اور 'پاک' فضائیہ کا مضبوط دفاعی نظام اپنی ہی سرحدوں میں بسنے والے پاکستانیوں کو فنا کرنے میں مصروف رہا۔ آزاد صحافت اور ہر خبر پر نظر کا دعوے دار میڈیا، انسانی حقوق اور آزادی کے علمبردار ہلاکو و چنگیز کی اولاد کے اس وحشیانہ فعل پر اپنی غلامی کے ثبوت میں آنکھیں بند کیے رہا۔ ہاں...... یہ کوئی امریکی تو نہ قتل ہوئے تھے کہ پاکستانی میڈیا شور مچاتا یا اخباروں کے صفحات کالے کیے جاتے۔ یہ تو مسلمان عورتیں اور بچے تھے کہ آج اُمت کے خون کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے، پانی سے بھی سستا کہ پانی بھی آج کل پیسوں میں ملتا ہے۔

دبلے پتلے جسم، درمیانے قد، سبز آنکھوں، روشن چہرے اور چہرے پر خوبصورت داڑھی والے یہ نوجوان عبداللہ (شبیر بھائی) ہیں۔ پہاڑ سے نیچے اترتے ہوئے سر جھکائے آگے آگے چلے جا رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اس جگہ کا نام تو انگور اڈا ہے۔ مگر انگور ہیں کہ سارا بازار چھان مارا ہے ملتے ہی نہیں۔ یہ کیسا انگور اڈا ہے؟؟ عبداللہ بھائی بڑی تیزی سے اتر رہے تھے اور میں احتیاط سے قدم رکھتے ہوئے آہستہ آہستہ اتر رہا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے درمیان فاصلہ بڑھ گیا۔ میں نے اپنے پیچھے آنے والے ساتھی سے کہا عبداللہ بھائی تو بڑے پھرتیلے ہیں۔ وہ ساتھی انہیں پہلے ہی سے جانتے تھے، کہنے لگے بھائی ابھی تو آپ نے ان کی پھرتیاں دیکھی نہیں ہیں۔ یہ اپنی یونیورسٹی میں تھنڈر سکواڈ کے رکن تھے۔ میں نے کہا کہ ارے پھر تو جب بھی ایم کیو ایم والوں سے لڑائی ہوتی ہو گی تو سب سے زیادہ مار عبداللہ بھائی ہی کو پڑتی ہو گی۔ کہنے لگے نہیں بھائی ایم کیو ایم والوں سے ان کو کیا مار پڑتی ہو گی...... جن جن ایم کیو ایم والوں کو ان سے مار پڑی ہے، شاید ابھی تک ٹیڑھے ہو کر ہی چلتے ہوں گے۔ اور اپنے جسم پر جگہ جگہ پڑنے والے نشان دیکھ کر ان کو یاد کرتے ہوں گے کہ بھائی کس سے پالا پڑا تھا۔ اصل میں یہی تو جان تھے تھنڈر سکواڈ کی۔ میں نے کہا کیوں بھائی کوئی پہلوان ہو تو کہو، یہ تو بیچارے خود سنگل پسلی ہیں۔ تو دوسرے ساتھی پھر کہنے لگے بھائی اصل میں عبداللہ بھائی مارشل آرٹ میں بلیک بیلٹ بھی ہیں۔ میں نے کہا: اوہو!! اچھا میں ان کی شخصیت کے اس پہلو سے متعارف نہیں تھا۔ چلو اچھا ہوا ان کی شخصیت کا یہ پہلو بھی میرے سامنے آ گیا۔ موقع ملا تو میں بھی ان سے کراٹے سیکھوں گا۔

عبداللہ بھائی پڑھائی مکمل کرنے کے بعد میڈیا کے شعبے سے منسلک ہو گئے۔ مگر ساتھ ساتھ یہ بھی جانتے تھے کہ سب سے بڑا میڈیا آدمی کا اپنا ''کردار'' ہے۔ چنانچہ فرض عین کی پکار پر اپنے بہترین کردار کے میڈیا کو لیے سرزمین خراسان میں آ بسے۔

ایک دفعہ ہم کچھ ساتھی بیمار تھے اور آرام کے لیے دور کے ایک مرکز میں رہ رہے تھے۔ عبداللہ بھائی لمبا سفر طے کر کے ہماری عیادت کے لیے آئے۔ کمرے میں بیٹھے ہوئے چند لمحے ہی گزرے تھے کہ کہنے لگے کہ بھائی یہ کیا بات ہے کہ آپ اپنے کمرے کو صاف نہیں رکھتے۔ دیکھیں بستر کیسے اُلٹ پلٹ پڑے ہوئے ہیں۔ کمرے کی جھاڑ پونجھ بھی نہیں کی ہوئی۔ بھائی کچھ خیال کیا کریں۔ اسی طرح کے کئی جملے کہتے رہے کہ شاید کوئی اٹھ کر بستروں کو لپیٹ دے مگر کوئی کیا اٹھتا یہ تو کمرہ ہی بیمار ساتھیوں کا تھا۔ کسی کے گھٹنے پر چوٹ ہے تو کسی کو کمر درد کی شکایت کسی کو ہاتھ پر زخم ہے تو کسی کو بخار ہے۔ پہلے ہم نے خیال کیا کہ شاید ویسے ہی مذاق کر رہے ہیں۔ ہم نے بھی سستی کا مظاہرہ کیا کہ بیماری میں ویسے ہی آدمی کا کوئی کام کرنے کا دل نہیں چاہتا۔ عبداللہ بھائی اٹھے اور اپنے پاس پڑے ہوئے بستر کو لپیٹنے لگے ایک، پھر دوسرا، پھر تیسرا۔ خیال تھا کہ ایک دو لپیٹ کر بیٹھ جائیں گے مگر نہیں انہوں نے ایک ایک کر کے سارے بستر تہہ کر کے ان کو ان کی مخصوص جگہ پر رکھ دیا۔ ایک دو ساتھی جن میں تھوڑی ہمت تھی اٹھے مگر ان کے اٹھنے تک وہ سارے بستر تہہ کر کے ان کی جگہ پر رکھ چکے تھے۔ پھر پوچھنے لگے بھائی جھاڑو کہاں ہے؟ لو جی یہ ان کو جھاڑو ملا اور کمرے کی صفائی شروع۔ ہم حیران تھے کہ یہ ان کو کیا ہو گیا ہے ہمارے مہمان ہیں اور مستزاد یہ کہ ہمارے عسکری استاد بھی ہیں۔ مگر جھٹ پٹ کمرے کی صفائی کر کے بیٹھ گئے اور کہنے لگے ہاں جی! اب کچھ کمرے کی شکل نکلی ہے اور صحیح سے سانس آنے لگا ہے۔

عبداللہ بھائی اسلحے کے بہت ماہر استاد تھے۔ ساتھیوں کی عسکری تربیت کے دوران اسلحے کی تمام چھوٹی بڑی باریکیوں کو بیان کرتے اور اس گہرائی اور تفصیل سے پڑھاتے تھے کہ جو ساتھی ان سے کسی اسلحے کی کلاس پڑھتا اس کے بعد وہ خود بھی اس اسلحے کا مکمل استاد بن جاتا۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

۱۴ اگست: صوبہ ہلمند ضلع مرجہ میں بارودی سرنگ کے دھماکوں اور مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں 3 فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور ان میں سوار 19 قابض امریکی اور افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اوراُن کے حواریوں کے جانی و مالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 جولائی

☆ صوبہ فراہ ضلع بالا بولک میں شوان کے علاقے میں مجاہدین اور افغان فورسز کے درمیان اس وقت شدید لڑائی چھڑ گئی جب افغان فورسز علاقے میں آپریشن کے لیے آئیں لیکن ان کو مجاہدین کی شدید مزاحمت کا سامنا کرنا پڑا۔اس لڑائی کے نتیجے میں 25 افغان فوجی ہلاک اور 12 شدید زخمی ہوگئے۔

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں افغان نیشنل آرمی کے عبدالرحمٰن نامی افسر نے 5 برطانوی فوجیوں کواس وقت قتل کر دیا جب وہ گشت کے دوران آرام کرنے کے لیے رکے ہوئے تھے۔کارروائی کے بعد عبدالرحمٰن اسلحے سمیت مجاہدین کے پاس چلا گیا اس کو محفوظ مقام پر منتقل کر دیا گیا۔

17 جولائی

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خیوہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجے میں کم از کم 27 امریکی و افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔جب کہ ان کے 3 ٹینک اور 2 رینجرز گاڑیاں بھی مکمل طور پر تباہ ہوگئیں۔

18 جولائی

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے امریکی سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 5 ملٹری اور سپلائی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔اس کے علاوہ 9 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور 4 زخمی ہوئے۔

20 جولائی

☆صوبہ وردگ کے ضلع سید آباد میں IED بم دھماکے کے نتیجے میں 2 امریکی ٹینک تباہ ہوگئے اور ان میں سوار کم از کم 7 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے۔

21 جولائی

☆صوبہ فراہ کے ضلع گلستان میں قندھار ہرات مین ہائی وے پر مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 17 نیٹو آئل ٹینکرز تباہ ہوگئے اور 11 سیکورٹی اہل کار بھی مارے گئے جن کا اسلحہ اور دیگر ساز وسامان مجاہدین نے غنیمت کرلیا۔

☆صوبہ کنڑ کے ضلع ناری میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے نیٹو ملٹری سپلائی کانوائے پر حملہ کر کے 12 سپلائی ٹرک تباہ کردیے۔حملے کے نتیجے 6 سیکورٹی اہل کار ہلاک اور درجنوں زخمی ہوگئے۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیکا ضلع زیرک میں افغان فورسز پر حملہ کر کے 9 اہل کاروں کو ہلاک کر دیا۔

22 جولائی

☆امریکی فوج نے صوبہ قندھار ضلع غورک میں آپریشن کا آغاز کیا۔جب فوج درویشان کے علاقے میں آپریشن کر رہی تھی اس وقت مجاہدین نے قریبی پہاڑی پر ایک فوجی ہیلی کاپٹر کو راکٹ کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

☆صوبہ پکتیکا ضلع زرمت میں مجاہدین نے امریکی فوجی پارٹی پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیار استعمال کیے گئے۔آدھے گھنٹے تک جاری رہنے والی لڑائی میں 2 امریکی ٹینک تباہ 4 فوجی ہلاک جب کہ 5 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ضلع شاہ جوئی میں مجاہدین نے امریکی جاسوس طیارے کو اس وقت نشانہ بنا کر مار گرایا جب وہ سپینہ غبرگہ کے علاقے میں نچلی پرواز کر رہا تھا۔

23 جولائی

☆صوبہ غزنی ضلع گیرو سے آمدہ رپورٹ کے مطابق پکتیکا کو ملانے والی سڑک پر امریکی قافلہ گزر رہا تھا جس پر متعدد بم دھماکے ہوئے،جن کے نتیجے میں 3 بکتر بند ٹینک تباہ،5 فوجی ہلاک جب کہ 6 زخمی ہوئے۔

☆صوبہ میدان وردک کے صدر مقام میدان شہر میں مجاہدین نے بارودی سرنگ نصب کر رکھی تھی انٹیلی جنس ادارے (امنیت ملّی) کی ایک گاڑی جب وہاں سے گزر رہی تھی تو مجاہدین نے اسے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے اڑا دیا جس سے گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی اور اس میں سوار 5 انٹیلی جنس اہل کار ہلاک ہوگئے۔

24 جولائی

☆ امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیا ضلع احمد خیل میں امریکی فوج پر گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں شدید لڑائی چھڑ گئی پون گھنٹے تک جاری رہنے والی اس لڑائی میں 4 امریکی ٹینک تباہ ہوئے۔جب کہ 6 امریکی فوجی ہلاک اور 7 زخمی ہوئے۔

25 جولائی

☆امارتِ اسلامیہ کے دو سرفروش مجاہدین نے صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں غاصب امریکی فوج کے ایک ہیلی کاپٹر کو اس وقت مار گرایا جب وہ علاقے میں فوجیوں کو اتارنے کے لیے آیا

تھا۔تباہ ہونے والے ہیلی کاپٹر میں سوار22فوجی موقع پر ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ ارزگان ضلع خاص روزگان میں مجاہدین نے مقامی پولیس کی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ ذرائع کے مطابق شدید حملے کے نتیجے میں12پولیس اہل کار ہلاک ہو گئے جب کہ ان کی10 موٹر سائیکلیں،اسلحہ اور دیگر ساز و سامان مجاہدین نے غنیمت کر لیا۔

26جولائی

☆صوبہ کنڑ ضلع مانوگئی میں مجاہدین نے کٹھ پتلی و امریکی فوجی کاروان پر گھات کی صورت میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں کم از کم8امریکی و افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ پکتیا کے صدر مقام گردیز شہر میں نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کیا۔گھات کی صورت میں کیے گئے حملے کے نتیجے میں6 گاڑیاں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں جب کہ7سیکورٹی اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔

27جولائی

☆امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید احمد اللہ تقبلہ اللہ نے قندھار کے میئر غلام حیدر خان حمیدی کے دفتر میں اس وقت استشہادی حملہ سرانجام دیا جب وہ اپنے دفتر میں موجود تھا۔جس کے نتیجے میں حمیدی پانچ محافظوں سمیت ہلاک ہوا۔غلام حیدر خان عرصہ ساڑھے چار برس سے قندھار کے میئر کے عہدے پر براجمان تھا اور امریکہ کا بااعتماد شخص تھا۔

28جولائی

☆صوبہ ارزگان کے صدر مقام ترین کوٹ شہر میں امارتِ اسلامیہ کے6فدائی مجاہدین نے گورنر ہاؤس اور اہم سرکاری دفاتر پر استشہادی حملے کیے۔ذرائع کے مطابق فدائین ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس تھے اور انھوں نے بارودی جیکٹس بھی زیب تن کر رکھی تھیں۔آپریشن کے آغاز سے قبل تین فدائین نے اپنی بارود بھری گاڑیوں کے ذریعے گورنر ہاؤس، ہائی وے پولیس اور صوبائی پولیس کے مراکز کو نشانہ بنایا۔دیگر مجاہدین نے گورنر ہاؤس میں داخل ہو کر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی۔اس کامیاب آپریشن کے نتیجے میں100 سے زائد نیٹو اور افغان اہل کار ہلاک ہوئے،اس کے علاوہ درجنوں سپلائی و سیکورٹی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

29جولائی

☆صوبہ کابل کے ضلع سروبی میں کٹھ پتلی افغان فوج کے کاروان پر مجاہدین نے گھات کی صورت میں حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں دو فوجی رینجر گاڑیاں اور ایک ٹینک مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔اس کے علاوہ6فوجی ہلاک اور5زخمی ہوئے۔

☆افغان فوج کے4اہل کاروں نے صوبہ دائی کنڈی ضلع اجرستان میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے۔

30جولائی

☆امارتِ اسلامیہ کے فدائی مجاہد شہید بلال تقبلہ اللہ نے صوبہ خوست ضلع صبر میں امریکی فوجیوں پر استشہادی حملہ کیا۔ذرائع کے مطابق امریکی فوجی مذکورہ ضلع کے ڈنڈ فقیران کے علاقے میں مقامی لوگوں کے گھروں کی تلاشی لینے کے بعد ایک جگہ جمع تھے کہ اسی دوران فدائی مجاہد نے بارود بھری جیکٹ سے دھماکہ کر دیا جس کے نتیجے میں13فوجی موقع پر ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

31جولائی

☆صوبہ ہلمند کے دارالحکومت لشکر گاہ شہر کے وسط میں پولیس ہیڈ کوارٹر کے سامنے درجنوں پولیس اہل کار ایک جگہ کھڑے تھے کہ فدائی مجاہد شہید گل محمد تقبلہ اللہ نے ان پر بارود بھری سرف گاڑی سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں40 سے زائد پولیس اہل کار ہلاک و زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ دو رینجر اور ایک کرولا گاڑیاں اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ فراہ ضلع بالابولک میں شیوان کے علاقے میں مجاہدین نے ایک خالی حویلی میں دھماکہ خیز مواد نصب کر رکھا تھا اور افغان فوجی وہاں اپنا مرکز بنانا چاہتے تھے۔جب فوجی اس حویلی میں داخل ہوئے تو دھماکہ خیز مواد کو اڑا دیا گیا جس سے12فوجی موقع پر ہلاک جب کہ6زخمی ہو گئے۔

01اگست

☆صوبہ ہلمند ضلع نادعلی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی چھڑ گئی جس میں ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کا بھرپور استعمال کیا گیا۔لڑائی میں 25 افغان فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

02اگست

☆صوبہ قندوز کے صدر مقام قندوز شہر میں جرمن انٹیلی جنس کے مرکز پر امارتِ اسلامیہ کے تین فدائین نے استشہادی کارروائی سرانجام دی۔تفصیلات کے مطابق ابتدا میں شہید فدائی مجاہد عاشق اللہ تقبلہ اللہ نے360 کلوگرام دھماکہ خیز مواد سے بھری گاڑی کو مرکز کے مین گیٹ سے ٹکرا دیا جس سے مرکز کا ایک حصہ مکمل طور پر منہدم ہو گیا اس کے بعد دیگر دو فدائین شہید شرف اللہ تقبلہ اللہ اور شہید نظیف اللہ تقبلہ اللہ؛ جو کہ ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے لیس ہونے کے علاوہ بارودی جیکٹس پہنے ہوئے تھے؛ نے مرکز میں داخل ہو کر فدائی حملے کیے اس کامیاب آپریشن میں35فوجی و انٹیلی جنس اہل کار ہلاک جب کہ درجنوں زخمی ہوئے۔

03اگست

☆صوبہ ننگرہار کے صدر مقام جلال آباد شہر میں مجاہدین نے امریکی ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

☆صوبہ میدان وردک ضلع سید آباد میں امریکی فوج کے دو ٹینک بارودی سرنگوں کا نشانہ بن کر تباہ ہو گئے5امریکی فوجی ہلاک اور4زخمی ہوئے۔

04اگست

☆وفاقی دارالحکومت کابل شہر کے وسط میں واقع نیٹو سپلائی لائن کی پارکنگ میں دھماکہ خیز مواد کی مدد سے کی گئی کارروائی میں20 آئل ٹینکرز مکمل طور پر تباہ ہو گئے۔

☆مجاہدین نے صوبہ وردک کے سید آباد اور جغتو اضلاع میں امریکی اور افغان فوجیوں پر شدید حملے کیے جس میں3امریکیوں سمیت12فوجی مردار ہوئے۔

05اگست

☆صوبہ کاپیسا کے صدر مقام محمود راقی شہر میں مجاہدین نے دو فرانسیسی بکتر بند ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔جس سے اُن میں سوار 23 فرنچ فوجی ہلاک ہوئے۔

☆صوبہ ننگر ہار میں مجاہدین نے ایک امریکی ٹینک کو نشانہ بنایا۔جس سے اس میں سوار 4 امریکی فوجی جہنّم واصل ہو گئے۔

06اگست

☆مجاہدین نے صوبہ میدان وردک کے علاقے سید آباد میں ایک امریکی چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا،جس سے اُس میں موجود 31 امریکی سپیشل فورس کے فوجی اور 7 افغان فوجی ہلاک ہوئے۔

☆مجاہدین نے صوبہ زابل میں نیٹو کا نوائے پر حملہ کر کے 28 سپلائی گاڑیوں کو تباہ کر دیا۔

07اگست

☆صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے مختلف کارروائیوں میں 12 امریکی فوجی ہلاک کر دیے،ان کارروائیوں میں ایک چیک پوسٹ اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆کابل کے علاقے سروبی میں ایک نچلی پرواز کرتا ہوا ہیلی کاپٹر مجاہدین کے راکٹ حملے میں تباہ ہو گیا۔اور عملے سمیت 7 امریکی ہلاک ہو گئے۔

08اگست

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ کاپیسا کے ضلع زرمت میں ایک امریکی چینوک ہیلی کاپٹر کو مار گرایا۔یہ ہیلی کاپٹر ایک مکان پر چھاپہ مارنے آیا تھا جس میں مجاہدین مقیم تھے لینڈنگ کے دوران مجاہدین نے مکان سے راکٹ داغا جو کہ ہیلی کاپٹر کو لگا اور وہ قلعے کے برج سے ٹکرا کر تباہ ہو گیا اور اس میں سوار 33 فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع خوشامند میں دو دھماکوں میں 2 امریکی ٹینک تباہ ہوئے،جس سے اُن میں موجود 9 فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

09اگست

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع مرجہ میں بم دھماکوں اور جھڑپوں میں 11 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ جب کہ جھڑپ میں ایک مجاہد بھی شہید ہو گیا۔

☆مجاہدین نے صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم میں شدید حملے کیے،جس کے نتیجے میں 16 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ان حملوں میں متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

10اگست

☆صوبہ ننگر ہار ضلع سرخ رود کے ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس سے مرکز اور گردونواح کی سرکاری املاک کو شدید نقصان پہنچا۔

☆ضلع خوگیانی کے علاقے میں مجاہدین نے دو بکتر بند ٹینک تباہ کر دیے۔جس سے 8 فوجی ہلاک ہو گئے۔

11اگست

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام پل عالم شہر میں راکٹ حملے اور بم دھماکے کے نتیجے میں 12 امریکی فوجی و انٹیلی جنس اہل کار ہلاک ہو گئے جب کہ دو گاڑیاں اور ایک ٹینک بھی تباہ ہوا۔

☆صوبہ نیمروز ضلع دلارام میں بارودی سرنگوں کے دھماکوں میں افغان آرمی کی دو فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور ان میں سوار 9 فوجی ہلاک و زخمی ہوئے۔

12اگست

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ قندھار ضلع ڈنڈ میں پولیس چیک پوسٹ پر ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس کے نتیجے میں پولیس چوکی اور ایک گاڑی مکمل طور پر تباہ ہو گئی جب کہ چوکی میں تعینات اہل کاروں میں سے 10 ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندھار ضلع میوند میں نیٹو سپلائی کانوائے پر گھات کی صورت میں حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں 3 سپلائی گاڑیاں جن پر اشیائے خوردونوش لدی ہوئی تھیں جل کر خاکستر ہو گئیں۔

13اگست

☆صوبہ ہلمند کے ضلع نادعلی میں امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین اور امریکی فوج کے درمیان چھڑنے والی شدید لڑائی کے نتیجے میں 10 امریکی فوجی ہلاک ہو گئے۔

14اگست

☆صوبہ ہلمند ضلع مرجہ میں بارودی سرنگ کے دھماکوں اور مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں 3 فوجی گاڑیاں تباہ ہو گئیں اور ان میں سوار 19 قابض امریکی اور افغان فوجی ہلاک ہو گئے۔

☆صوبہ پروان کے صدر مقام چاریکار شہر میں امارتِ اسلامیہ کے چار فدائی مجاہدین (حافظ محمد یوسف،حافظ عثمان،حافظ ذبیح اللہ اور حافظ محمد امین) نے گورنر ہاؤس پر فدائی آپریشن کیا۔یہ آپریشن ایسے وقت کیا گیا جب گورنر ہاؤس میں ملکی و غیر ملکی فوجی اور سول حکام کے درمیان ایک اہم اجلاس جاری تھا۔سب سے پہلے فدائی مجاہد نے گورنر ہاؤس کے مین گیٹ سے بارود بھری کرولا گاڑی ٹکرادی جس سے تمام رکاوٹیں ختم ہو گئیں اور دیگر فدائین عمارت کے اندر کامیابی سے داخل ہو گئے۔اس کامیاب آپریشن میں 44 ملکی و غیر ملکی سول اور فوجی حکام ہلاک جب کہ 37 سے زائد شدید زخمی ہوئے۔

15اگست

☆امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں امریکی ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔ڈرون طیارہ نچلی پرواز کر رہا تھا۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع سرحوضہ میں مجاہدین نے امریکی و کٹھ پتلی فوجوں کے مشترکہ کاروان پر گھات کی صورت میں حملہ کیا جس میں 3 فوجی رینجر گاڑیاں اور 2 ٹینک راکٹوں کی زد میں آ کر مکمل طور پر تباہ ہو گئے اس کے علاوہ 12 افغان اور 5 امریکی فوجی ہلاک اور 13 زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ پکتیکا کے دارالحکومت شرنہ شہر میں دو امریکی طیارے آپس میں ٹکرا کر تباہ ہو گئے اور زمین پر آ گرے۔تباہ ہونے والوں میں سے ایک ٹرانسپورٹ جب کہ دوسرا جاسوس طیارہ تھا۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالا کنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن کی تفصیلات بوجوہ ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتیں ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کرامت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۳۰ جون: علاقہ مسعود میں لکائی مورچے پر سنائپر سے حملہ، ایک فوجی زخمی۔

۲ جولائی: مجاہدین نے رزمک کیمپ پر یکے بعد دیگرے ۳ میزائل داغے (جن میں سے ایک رات بارہ بجے اور دو صبح کے وقت داغے گئے)۔

۴ جولائی: ترک، عرب اور پاکستانی بھائیوں نے رزمک کیمپ اور دوا سڑک کے نام سے معروف ایک پاکستانی پوسٹ پر مل کر حملہ کیا۔ اس کارروائی کے دوران ۸ بی ایم، ۴ صقر بیس اور ہاون کے ۱۷ گولے فائر کیے۔ جن میں سے ۳ بی ایم، ۲ صقر بیس اور ۴ ہاون کے گولوں کے علاوہ باقی سب میزائل اور گولے مقررہ اہداف پر لگے۔

۵ جولائی: مجاہدین نے کج خوڑ کیمپ پر ایس پی جی ۹ کے ۶ گولے داغے جن میں سے تین ہدف پر لگے جبکہ بقیہ بھی ہدف کے آس پاس لگے۔، ۵ فوجی زخمی ہوئے

۷ جولائی: رزمک کیمپ پر مجاہدین کا بی ایم میزائل سے حملہ۔

۸ جولائی: مجاہدین نے دوا سڑک مورچے کی طرف جانے والے مرتد فوج کے قافلے کے خاطر خواہ استقبال کے لیے راستے میں بارودی سرنگ لگا دی۔ بارودی سرنگ کی زد میں آ کر ایک گاڑی کو جزوی نقصان پہنچا۔

۱۰ جولائی: دوا سڑک مورچے پر مجاہدین نے ہاون کے ۱۶ گولے داغے جن میں سے ۱۵ ٹھیک نشانے پر لگے۔

۱۲ جولائی: مجاہدین نے رزمک کیمپ پر ایک مرتب پھر بی ایم میزائلوں سے حملہ کیا۔

۲۰ جولائی: رزمک سے سپین قمر کی طرف جانے والے ناپاک فوج کے قافلے پر علاقے میں موجود مجاہدین کے تمام مجموعات نے مل کر حملہ کیا۔ اس موقع پر قافلے کو زیکو یک اور ہاون سے نشانہ بنایا گیا۔ مرتد فوج توپخانے اور گن شپ ہیلی کاپٹروں کی مدد حاصل ہونے کے باوجود کافی دیر تک جنبش نہ کرسکی۔ بعد ازاں تین گاڑیاں دوا سڑک مورچے کی طرف نکلیں مجاہدین نے ان کا پیچھا کیا اور دوا سڑک مورچے پر بھی ہاون کے ۹ گولے داغے۔ تمام کے تمام گولے مورچے پر لگے۔

۲۲ جولائی: خیبر ایجنسی میں مجاہدین نے ایک شخص کو جاسوسی کا جرم ثابت ہونے پر فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲۴ جولائی: جنوبی وزیرستان میں مجاہدین کے حملے میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۴ جولائی: شمالی وزیرستان کے علاقے دتہ خیل میں فورسز کے قافلے پر ریموٹ کنٹرول بم حملہ کیا گیا جس کے نتیجے میں ۵ فوجی ہلاک ہو گئے۔

۲۵ جولائی: جنوبی وزیرستان کی تحصیل چگملائی میں مجاہدین نے فورسز کی چیک پوسٹ پر مارٹر گولے داغے، جس کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی خبر جاری کی گئی۔

۲۶ جولائی: جنوبی وزیرستان کے علاقے شولام میں ریموٹ کنٹرول دھماکے میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۷ جولائی: مہمند ایجنسی میں بارودی سرنگ کے دو دھماکوں میں امن لشکر کے ۲ رضا کاروں کے ہلاک اور ۵ سیکورٹی اہل کاروں سمیت ۱۰ رضا کاروں کے زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۲۹ جولائی: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں مجاہدین کی فائرنگ سے ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی گئی۔

۳۱ جولائی: جنوبی وزیرستان کے حکومتی حمایت یافتہ سردار، ملک ارسلا خان کو مجاہدین نے ٹانک میں فائرنگ کر کے قتل کر دیا۔

۲ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں مجاہدین گھات لگا کر حملہ کیا، سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کی ہلاکت اور ایک کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۳ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں فورسز کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، جس کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری سطح پر تصدیق کی گئی۔

۷ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے سترہ پال میں فورسز کی گاڑی پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۸ اگست: جنوبی وزیرستان کے علاقے سراروغہ میں فورسز کی گاڑی سڑک کنارے نصب بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی، ۱۰ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۲ اگست: پشاور میں مجاہدین نے پولیس پر حملہ کر کے ۳ پولیس اہل کاروں کو ہلاک کر دیا جبکہ ۲ مجاہد ساتھیوں کو پولیس کے قبضے سے رہا چھڑوا کر لے گئے۔

۱۴ اگست: میران شاہ میں فوج کے کیمپ پر مارٹر گولے داغے گئے، سرکاری ذرائع نے ۳ سیکورٹی اہل کاروں کے ہلاک اور ۲۳ سے زائد کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۴ اگست: اپر اورکزئی میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں ۲ سیکورٹی اہل کار ہلاک اور ۵ شدید زخمی ہوئے۔

۱۶ اگست: مہمند کی تحصیل بائیزئی امن کمیٹی کے سربراہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا، اس حملے میں اُس کا

۱۴ اگست: صوبہ پروان کے صدر مقام چاریکار شہر میں چار فدائی مجاہدین نے گورنر ہاؤس پر فدائی آپریشن کیا۔ ان حملوں میں 44 ملکی و غیر ملکی سول اور فوجی حکام ہلاک جب کہ 37 سے زائد شدید زخمی ہوئے۔

ڈرائیور اور دو محافظ شدید زخمی ہوگئے۔

۱۷ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں بارودی سرنگ دھماکے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی تصدیق کی۔

۱۷ اگست: باجوڑ ایجنسی کی تحصیل چمرکنڈ میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے چمرکنڈ امن کمیٹی کے سینئر رکن ملک افسر خان اور اُس کے بیٹے کو فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔

۱۸ اگست: وسطی کرم ایجنسی میں بارودی سرنگ دھماکہ میں ۵ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی گئی۔

۲۰ اگست: باڑا کے علاقے اکاخیل میں مجاہدین نے سیکورٹی فورسز کے قافلے پر فائرنگ کی۔سرکاری ذرائع نے سیکورٹی فورسز کے ۲ اہل کاروں کے ہلاک اور ۸ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۱ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں مجاہدین نے چیک پوسٹ پر راکٹ داغے، جس کے نتیجے میں ایک سیکورٹی اہل کار کی ہلاکت کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲۱ اگست: شمالی وزیرستان میں میران شاہ روڈ پر سیکورٹی فورسز کی گاڑی کو ریموٹ کنٹرول بم سے نشانہ بنایا گیا۔اس حملے میں پانچ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۳۰ جولائی: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں امریکی جاسوس طیارے کے میزائل حملے میں ۴ افراد شہید ہوگئے۔

۳۱ جولائی: جنوبی وزیرستان میں اعظم ورسک کے مقام پر امریکی ڈرون طیاروں سے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید اور ۲ شدید زخمی ہوگئے۔

یکم اگست: جنوبی وزیرستان کے سرحدی علاقے نرگسئی میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی پر ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید ہوگئے۔

۲ اگست: شمالی وزیرستان کے علاقہ میران شاہ میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گھر اور ایک گاڑی پر ۴ میزائل داغے، جس سے ۱۳ افراد شہید ہوگئے۔

۱۰ اگست: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ سے ۲ کلومیٹر فاصلہ پر واقع خارونی گاؤں میں ایک گھر اور گاڑی پر امریکی جاسوس طیاروں نے میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۲۵ افراد شہید ہوگئے۔ یہ حملہ اُس وقت کیا گیا جب لوگ سحری کر رہے تھے۔

۱۶ اگست: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک مکان پر ۲ میزائل داغے، جس سے ۵ افراد شہید ہوگئے، شہید ہونے والوں میں ایک بچہ، ۳ خواتین اور ایک مرد شامل ہیں۔

۱۹ اگست: جنوبی وزیرستان کی تحصیل برمل میں ایک گھر پر امریکی جاسوس طیارے نے ۲ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۴ افراد شہید اور ۲ زخمی ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: آزاد قبائل پر امریکی ڈرون حملوں کی تاریخ

اس مطالعے میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ اوباما کی انتظامیہ نے یہ حملے تیز کیے اور دو سو چھتیس حملوں میں ایک ہزار آٹھ سو بیالیس افراد شہید ہوئے۔

گزشتہ ایک سال کے دوران میں پاکستانی معاونت سے سی آئی اے کے تحت جاری ڈرون حملوں کے پروگرام نے مسلمانوں پر آگ برسانے کا سلسلہ تیز کر رکھا ہے تاکہ وہ اپنے ایمان کو جان پر ترجیح دیتے ہوئے قربان کر دیں لیکن اہل ایمان ہیں کہ شہادتوں پر شہادتیں پیش کر رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے پایۂ استقامت کو لرزش سے بچا رکھا ہے۔

امریکی وزیر دفاع لیون پنیٹا نے پاکستان کے قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے بند کرنے کا مطالبہ ایک بار پھر مسترد کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان حملوں سے ہم ملکی سلامتی کا دفاع کر رہے ہیں اور ان سے القاعدہ نیٹ ورک کو کمزور کرنے میں بڑی حد تک مدد ملی ہے۔

امریکی نیشنل ڈیفنس یونیورسٹی سے خطاب کرتے ہوئے پنیٹا نے کہا کہ امریکہ پاکستان کے قبائلی علاقوں میں القاعدہ اور دیگر دہشت گرد عناصر کے خلاف ڈرون حملوں کی جارحانہ فوجی مہم سے کسی صورت دستبردار نہیں ہوسکتا کیوں کہ ہم اپنی قومی سلامتی کا دفاع کر رہے ہیں۔ پنیٹا کا کہنا تھا کہ القاعدہ کی باقی ماندہ قیادت پاک افغان سرحدی علاقوں میں روپوش ہے جو امریکہ پر دہشت گردانہ حملوں کے منصوبے بنا رہے ہیں۔

پاکستان کے قبائلی علاقوں پر امریکی جارحیت بھی جاری ہے اور صلیبی غلام پاکستانی فوج کی درندگی کا سلسلہ بھی روز بروز بڑھتا جا رہا ہے۔ قبائل کے معصوم بے گناہ اور نہتے لوگوں کا قتلِ عام جاری ہے۔ لاتعداد مکانات راکھ کے ڈھیر میں تبدیل کر دیے گئے، ساڑھے چھ سو سے زائد مساجد شہید کر دی گئیں، بستیوں کی بستیاں بھسم ہو رہی ہیں۔ حکمران تو رہے ایک طرف ڈیسک بجانے اور بائیکاٹی سیاست کرنے والی اپوزیشن جماعتوں کے رہ نماؤں نے امریکہ کی کھلی دہشت گردی اور دراندازی پر مذمت کا ایک لفظ تک نہیں کہا۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے قبائلی علاقوں پر پاکستانی معاونت سے پے در پے امریکی ڈرون حملوں نے حکمرانوں کے بہت سے دعوے طشت از بام کر دیے ہیں۔ بہت سے راز آشکار ا ہو گئے ہیں۔ ہماری بے چارگی اور بے بسی کا بھانڈا بیچ چوراہے کے پھوٹ گیا ہے۔

حکمرانوں نے امریکیوں کو ڈرون حملوں کی نہ صرف اجازت دے رکھی ہے بلکہ انٹیلی جنس بھی مہیا کرتے ہیں۔ عامۃ المسلمین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے امریکہ سے برائے نام ظاہری احتجاج کیا جاتا ہے جسے امریکہ بڑی حقارت سے مسترد کرتے ہوئے حکمرانوں پر ان کی غلامی کی حقیقت واضح کر دیتا ہے۔ یہ دنیا کا اصول ہے کہ محکوم اور کمزور کے احتجاج کو نا قابل التفات گردانا جاتا ہے۔ حق صرف ان قوموں کو ملتا ہے جو حق لینے کی طاقت رکھتی ہیں۔ مسلمانوں کے خلاف اس امریکی جارحیت کا واحد حل بھی طاقت کا استعمال اور امریکی اہداف کو بھرپور نشانہ بنانا ہے۔ جنگ اور ٹیکنالوجی میں بھرپور مقابلہ ہی ان کے غرور کو خاک میں ملا سکتا ہے۔

☆☆☆☆☆

۱۵ اگست: امارتِ اسلامیہ کے مجاہدین نے صوبہ زابل ضلع شاہ جوئی میں امریکی ڈرون طیارے کو ہیوی مشین گن کا نشانہ بنا کر مار گرایا۔

نیٹو رسد سپلائی پر پاکستان بھر میں مجاہدین کے حملے

مرتب: نوید صدیقی

۲۰ جولائی: لنڈی کوتل میں ٹینکر تباہ۔

۲۲ جولائی: جمرود میں نیٹو فورسز کے لیے سامان لے جانے والے کنٹینر پر فائرنگ سے ڈرائیور ہلاک ہوگیا۔

۲۳ جولائی: جمرود ٹیڈی بازار میں نیٹو کنٹینرز کے دو ڈرائیور ہلاک۔

۲۷ جولائی: لنڈی کوتل میں ٹینکر تباہ ڈرائیور ہلاک۔

۲۸ جولائی: بلوچستان میں مچھ کے قریب نیٹو آئل ٹینکر پر فائرنگ کے بعد آگ لگا دی گئی۔

۲۹ جولائی: خیبر میں ٹینکر تباہ۔

یکم اگست: لیہ کے قریب چوک اعظم میں مجاہدین نے نیٹو کے آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر دی، جس کے باعث متعدد ٹینکروں میں آگ بھڑک اٹھی۔ مجاہدین نے ایم ایم عالم بھکر روڈ پر کھڑے ٹینکروں کو بھی نشانہ بنایا۔

یکم اگست: لنڈی کوتل میں مجاہدین نے نیٹو کے ٹینکروں پر حملہ کیا، جس کے نتیجے میں ۳ ڈرائیور زخمی ہوگئے اور ٹینکروں کو نقصان پہنچا۔

یکم اگست: خیر پور کے علاقے کرم آباد کے قریب قومی شاہراہ پر مجاہدین نے فائرنگ کر کے ۱۲ نیٹو ٹینکروں کو آگ لگا دی۔

۴ اگست: ضلع مستونگ میں دشت کے مقام پر مجاہدین نے نیٹو فورسز کے ۲ آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر کے اُنہیں نذر آتش کر دیا۔

۶ اگست: پشاور رنگ روڈ پر واقع نیٹو ٹرمینل میں دھماکے سے ۱۶ آئل ٹینکر اور ۵ کنٹینر تباہ ہوگئے۔

۱۰ اگست: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں سور کمر کے مقام پر سڑک کنارے نصب بم کے دھماکے سے نیٹو آئل ٹینکر مکمل طور پر تباہ ہوگیا۔

۱۱ اگست: مستونگ میں نیٹو کنٹینر پر فائرنگ کے نتیجے میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر زخمی۔

۱۶ اگست: مظفر گڑھ میں میانوالی ملتان روڈ پر نیٹو کو تیل سپلائی کرنے والے ۶ آئل ٹینکروں کو مجاہدین نے فائرنگ کے بعد آگ لگا دی۔

۱۵ اگست: لنڈی کوتل میں دھماکہ سے پانچ نیٹو آئل ٹینکر اور ایک ٹرالر تباہ ہوگیا۔

۱۵ اگست: کوٹ ادو میں چوک سرور کے قریب مجاہدین نے نیٹو کے ۷ آئل ٹینکروں پر فائرنگ کر دی، جس سے ٹینکروں میں آگ بھڑک اٹھی۔

۱۵ اگست: طورخم بارڈر پر دو دھماکوں میں نیٹو رسد کا ٹرالر، اس پر لدی ہوئی دو بکتر بند گاڑیاں اور ایک آئل ٹینکر مجاہدین کے ہاتھوں تباہ ہوگئے۔

۱۵ اگست: ضلع اٹک کی تحصیل حضرو کے نواحی گاؤں رنگو کے قریب شمس آباد لنک روڈ پر مجاہدین نے فائرنگ کر کے نیٹو کو تیل سپلائی کرنے والے آئل ٹینکر کو آگ لگا دی۔

۱۶ اگست: چمن میں ایک نیٹو کنٹینر کو نذر آتش کر دیا گیا۔

۱۷ اگست: کوئٹہ کے علاقے میاں غنڈی میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے نیٹو ٹینکر کو نذر آتش کر دیا۔

۱۹ اگست: ضلع مستونگ کے علاقے دشت میں نیٹو کو تیل فراہم کرنے والے ۷ ٹینکرز کو آگ لگا دی گئی۔

۱۹ اگست: طورخم میں نیٹو ٹرمینل میں دھماکے سے ایک کنٹینر تباہ ہوگیا۔

۲۲ اگست: مستونگ کے علاقے دشت میں مجاہدین نے فائرنگ کر کے نیٹو فورسز کے لیے تیل لے جانے والے ۱۹ ٹینکرز کو نذر آتش کر دیا۔

☆☆☆☆☆

۱۵ اگست: صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے امریکی و افغان فوجوں کے مشترکہ کاروان پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں 3 فوجی گاڑیاں، 2 ٹینک تباہ، 12 افغان اور 5 امریکی فوجی ہلاک اور 13 زخمی ہوگئے۔

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

نوید صدیقی

طالبان کے متحرک ہونے سے افغانستان میں خطرات بڑھ رہے ہیں: مائیک مولن

حال میں ریٹائر ہونے والے امریکی مسلح افواج کے سربراہ مولن کا کہنا ہے کہ پاک بھارک مذاکرات حوصلہ افزا ہیں،امید ہے پاکستان اور بھارت اسی طرح رابطے برقرار رکھیں گے۔امریکی دفاعی بجٹ میں کمی پرتشویش ہے،افغانستان میں موجود امریکی فوجیوں کو اپنی تنخواہوں کی فکر ہے۔افغانستان اور عراق میں جاری آپریشنز متاثر ہوں گے،افغانستان میں خطرات بڑھ رہے ہیں،طالبان متحرک ہورہے ہیں،کوشش ہے کہ امریکی مفادات کا تحفظ کیا جائے۔

مولن خود تو گھر واپس پلٹ چکا ہے لیکن افغانستان کا بھوت اُسے کسی لمحے چین لینے نہیں دے رہا۔امریکہ کی تباہ ہوتی معیشت اس پر مستزاد ہے،اب وہ یہی واویلا کررہا ہے کہ فوجیوں کی تنخواہیں روکی گئیں تو بہت نقصان ہوگا۔اللہ کی قدرت ملاحظہ کیجیے کہ ایک طرف بے سروسامان مجاہدین مسلسل پیش قدمی کررہے ہیں اور کفر کے سردار اس کا اعتراف کرنے پر بھی مجبور ہیں جب کہ دوسری جانب امریکی افواج نا صرف بدترین شکست کو گلے لگا رہی ہیں بلکہ فوجیوں کو اپنی تنخواہوں کی فکر ہی مارے جارہی ہے۔اسے کہتے ہیں 'کفر کی کُلّی شکست' کہ میدان میں بھی پسپائی مقدر اور پیٹ کا جہنم بھی خالی......

القاعدہ کو شکست دینے کے قریب ہیں: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا کا کہنا ہے کہ امریکہ سمجھتا ہے کہ وہ اب القاعدہ کا شکست دینے کے قریب پہنچ چکا ہے اور دس سے بیس مرکزی راہنماؤں کو ختم کرنے کے بعد القاعدہ کی منصوبہ بندی کی صلاحیت ختم ہوجائے گی۔

القاعدہ اب بھی امریکہ پر دہشت گرد حملے کرسکتی ہے: میتھیو اولسن

امریکہ کے انسداد دہشت گردی سینٹر کے نامزد سربراہ میتھیو اولسن کا کہنا ہے کہ القاعدہ اور اس سے ملحقہ تنظیموں کا اہم مقصد ابھی بھی امریکہ پر حملہ کرنا ہے،القاعدہ اب بھی امریکہ پر دہشت گرد حملے کرسکتی ہے۔

بڑے میاں شیخیاں بگھار رہے ہیں جب کہ چھوٹے میاں ذرا سیانے واقع ہوئے ہیں اسی لیے براساں نظر آتے ہیں۔صلیبیوں پر اللہ کی ایسی مار ہے کہ اِنہیں اب کوئی عقل کی بات بھی سجھائی نہیں دے رہی۔ارے کم از کم بولنے سے پہلے آپس میں مشورہ ہی کرلیا کرو......ایک احمق اپنے تئیں القاعدہ کو شکست دیے بیٹھا ہے جب دوسرا گھر بیٹھے کپکپا رہا ہے کہ القاعدہ کسی وقت بھی سروں پر پہنچ کر گردن دبوچ لے گی۔

پنیٹا جتنی مرضی بفوات بکتا رہے لیکن رب کائنات کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔اُس نے اپنے مخلص بندوں کی مدد کا وعدہ فرما رکھا ہے اور اُس کے یہ وعدے آج جہاد کے میدانوں میں پورے ہوتے نظر آرہے ہیں۔بے چارہ پنیٹا کیا جانے کہ یہاں دس سے بیس رہ نمائوں کے بل بوتے پر جہاد نہیں ہورہا بلکہ مجاہدین کا بھروسہ اور مکمل تکیہ تو صرف الحی و القیوم ذات پر ہی ہے۔ وہی ذات اُنہیں آزماتی ہے،وہی اُنہیں اپنے مقبول بندوں میں شامل کرنے کے لیے شہادت کی نعمت سے سرفراز فرماتی ہے اور وہی اُن کے ہاتھوں سے طواغیتِ عصر کو اُن کے تمام باطل نظاموں سمیت سرنگوں کرتی اور ذلت و رسوائی کی تصویر بناتی ہے۔

پاکستان خاص طور پر بلوچستان ہمارے لیے اہمیّت کا حامل ہے: کیمرون منٹر

پاکستان میں امریکی سفیر کیمرون منٹر نے کوئٹہ میں بلوچستان اسمبلی کے اسپیکر اسلم بھوتانی سے ملاقات کے بعد کہا کہ امریکہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی کے لیے اپنا کردار ادا کرتا رہے گا۔پاکستان اور خاص طور پر بلوچستان ہمارے لیے اہمیّت کا حامل ہے، پاکستان کو جب بھی ہماری ضرورت ہوگی ہم مدد کے لیے موجود ہوں گے۔

پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی سے دہشت گردی کم ہوگی: مارک گراسمین

پاکستان اور افغانستان کے لیے اوباما کے خصوصی نمائندے مارک گراسمین نے کہا ہے کہ پاکستان میں جمہوریت کی مضبوطی سے ہی دہشت گردی کم ہوگی،سویلین حکومت کی امداد جاری رکھیں گے،القاعدہ کے مکمل خاتمے کے لیے پاکستان کا تعاون ضروری ہے، حقانی نیٹ ورک امریکہ کے لیے خطرہ ہے،اس کی مضبوط پناہ گاہوں کے خاتمے کے لیے پاکستان کے تعاون کی ضرورت ہے۔فاٹا کے لیے حالیہ پارٹیز آرڈرز کے اجرا کے متعلّق ایک سوال پر گراسمین نے کہا کہ اس اقدام سے جمہوریت مضبوط ہوگی۔

دنیا بھر میں ہر جگہ جمہوریت کی مضبوطی کے لیے ابلیس کے بیٹوں کے پیٹ میں مروڑ اٹھتے ہی رہتے ہیں۔یہی تو اُن کا دجالی نظام ہے جس کی تنفیذ کے لیے وہ مسلمانوں کی بستیوں پر آہن و بارود کی برسات جاری رکھے ہوئے ہیں۔موجودہ صلیبی جنگ کا مقصد بھی اس کفری نظام کو مسلمانوں پر پوری طرح مسلط کرنا ہے۔ اپنے اسی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے ہی وہ اپنے غلاموں کی پیٹھ تھپتھپاتے ہیں کہ ''پاکستان کا تعاون ضروری ہے''۔

☆☆☆☆☆

۱۵ اگست: صوبہ پکتیکا کے دارالحکومت شرنہ شہر میں دو امریکی طیارے آپس میں ٹکرا کر تباہ ہوگئے اور زمین پر آگرے۔تباہ ہونے والوں میں سے ایک ٹرانسپورٹ جب کہ دوسرا جاسوس طیارہ تھا۔

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

شیخ اسامہؒ کی اہلیہ نے پاکستان میں سرجری کرانے سے انکار کردیا

شیخ اسامہ بن لادنؒ کی اہلیہ امل السدا ءجو کہ زخمی حالت میں ہیں نے پاکستان میں سرجری کروانے سے انکار کردیا ہے۔امل السدا کے بھائی زکریا نے بتایا کہ انہیں ۴ بچوں سمیت ایک چھوٹے سے کمرے میں قید رکھا گیا ہے جہاں ان کی ۲۴ گھنٹے نگرانی کی جارہی ہے۔

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکی جیل میں روزے کے لیے سحر و افطار کی سہولت بھی نہیں حاصل رہی: والدہ ڈاکٹر عافیہ صدیقی

ڈاکٹر عافیہ صدیقی کی والدہ عصمت صدیقی نے کہا ہے کہ امریکہ اپنے ہی قانون کی دھجیاں اڑا رہا ہے، ڈاکٹر عافیہ کو دورانِ رمضان جیل میں سحری اور افطاری کی سہولت سے محروم رکھا گیا۔

ایک جانب تو کفار کا دست ستم مسلم خواتین پر دراز ہورہا ہے جب کہ دوسری طرف محسنین امت کے اہل خانہ مرتدین کے قیدخانوں میں مقید ہیں۔امت کی یہ بیٹیاں ہرمسلم پیروجواں سے مخاطب ہیں کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم اب بھی اہم ترین فرضِ عین سے آنکھیں پھیرے ہوئے ہو۔آج ہربندۂ مومن اپنے دل سے پوچھے کہ روزِ محشر یہ پاک باز بہنیں کائنات کے اعلیٰ ترین منصف کے دربار میں جب اپنا استغاثہ دائر کریں گی تو ہمارے پاس اپنی صفائی پیش کرنے کو کیا ہوگا؟؟؟

سنکیانگ (مشرقی ترکستان) میں مجاہدین کا حملہ

چین کے مقبوضہ صوبے مشرقی ترکستان کے علاقے کاشغر میں مجاہدین کے حملوں میں متعدد پولیس اہل کاروں سمیت ۱۹ افراد ہلاک ہوگئے۔کاشغر کے مختلف علاقوں میں مجاہدین نے پولیس پر فائرنگ کی اور بارودی دھماکوں کے ذریعے بھی پولیس پر حملے کیے۔چین نے ان حملوں کا الزام ایسٹ ترکستان اسلامک موومنٹ پر لگایا ہے۔چین نے اسی الزام کے تحت گرفتار کیے گئے دو افراد کو پھانسی دے دی جب کہ پولیس نے ۵ گرفتار شدگان کو فائرنگ کر کے شہید کردیا۔

فی زمانہ 'مجاہدین تمام نام نہاد 'عالمی طاقتوں' سے پنجہ آزما ہیں۔چین کی دوستی کے گن گانے والوں پر تو یہ ''سانحہ'' شاق گزرے گا ہی لیکن مشرقی ترکستان میں چینی حکومت کی طرف سے اہلِ ایمان کے ساتھ روا رکھے جانے والے مظالم کے مقابلے میں یہ کارروائیاں کچھ بھی نہیں۔ابھی تو مجاہدین نے وہاں اپنی عملیات کو ترتیب دینا شروع کیا ہے۔ابھی تو بہت سے قرض ہیں جو چکانے ہیں اور بہت سے فرض ہیں جن سے عہدہ برآہونا ہے!!!

ایرانی صدر احمدی نژاد یہودی النسل نکلا

العربیہ ٹی وی چینل نے اپنی ایک رپورٹ میں ایرانی صدر کے حوالے سے انکشاف کیا ہے کہ احمدی نژاد یہودی النسل ہے۔اسی حوالے سے ایرانی پاسداران انقلاب کا اپنی ویب سائٹ پر موجود ایک مقالے میں کہنا ہے کہ احمدی نژاد ایران کے صدر کی حیثیت سے ایک ایسے یہودی خانوادے کا رکن ہے جس کی جڑیں یہودی نسل میں پیوست اور اس کے یہودی گروہوں سے خفیہ تعلقات ہیں۔نژاد کے شناختی کارڈ پر اُس کا خاندانی نام بھی درج ہے، جو ''سبور جیان'' ہے۔ماضی میں احمدی نژاد کی جانب سے ہولوکاسٹ کو جھٹلانے اور یہودیوں اور اسرائیل کے خلاف سخت ترین موقف رکھنے کا ایک بڑا سبب خود اپنے یہودی ہونے کے تاثر کو زائل کرنا تھا۔واضح رہے کہ ایرانی کے صوبے اصفہان کی میئر شپ ہمیشہ یہودیوں کے پاس ہی رہتی ہے اور انٹرنیٹ پر یہ تصاویر عام ہیں کہ اِنہی یہودیوں کے ربی احمدی نژاد سے بوس و کنار کررہے ہیں۔

اسے کہتے ہیں کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کی اصلیت کو بے نقاب کرنے کا ارادہ کر لے تو کوئی پردہ اور کوئی اوٹ ایسی نہیں جو باقی رہ سکے۔بلکہ پھر ''اپنے ہی نشیمن پر بجلیاں گرانے'' کا سبب بنتے ہیں۔جیسا کہ پاسداران انقلاب نے احمدی نژاد کے ساتھ کیا۔ابن سباء کی اولاد صدیوں سے مسلمانوں کا سا بھیس بنا کر کفار خاص طور پر یہودیوں کے آلۂ کار کے طور پر کام کررہی ہے۔فی الحال تو صرف احمدی نژاد کی مٹی پلید ہورہی ہے،حقیقت میں تو ایران کے روافض ہوں یا لبنان کی حزب اللہ......یہ تمام اسلام دشمن عناصر ہیں جو احمدی نژاد ہی کی طرح اپنے چہروں پر ''اسرائیل دشمنی ''کا ماسک پہنے ہوئے ہیں لیکن اصلاًسب کے سب یہودی النسل ہی ہیں اوریہودی الاصل بھی ہیں۔

لاہور سے امریکی شہری اغوا

۱۳اگست کو لاہور کے علاقے ماڈل ٹاؤن سے ۸ افراد سیکورٹی گارڈز اور ڈرائیورز کو گن پوائنٹ پر یرغمال بنا کر ۶۰ سالہ امریکی شہری وارن وائنسٹائین کو اغوا کر کے لے گئے۔وارن وائنسٹائین قبائلی علاقوں میں ''ترقیاتی کام'' کرنے والی ایک نجی کمپنی میں ڈائریکٹر تھا۔

امریکی اوریورپی شہریوں کا اغوا وہ بہترین عمل ہے جس کے ذریعے کفار و مرتدین کے عقوبت خانوں میں قید مجاہدبھائی بہنوں کی رہائی عمل میں لائی جا سکتی ہے۔لہٰذامجاہدین کو اس طرف اپنی بھرپور توجہ مبذول کرنی چاہیے اور امریکیوں کی تاک میں رہنا چاہیے تاکہ اُنہیں اغوا کر کے دنیا بھر میں مقید اپنے اسیر مجاہدین کی رہائی کی سبیل پیداکی جاسکے۔

امریکی سینیٹرز نے پاکستانی فوج کے ''شہدا'' کی یادگار پر پھول چڑھائے

پاکستان کے دورے پرآئے ہوئے امریکی سینیٹرز کے وفد نے ۲۶اگست کوجنرل ہیڈکوارٹرراولپنڈی میں پاکستانی فوج کے''شہدا'' کی یادگار پر پھول چڑھائے اور اُنہیں ''خراج عقیدت'' پیش کیا۔سینیٹرکیسی پاس کی سربراہی میں وفد کے ارکان نے ہلاک ہونے والےفوجیوں اوران کے خاندانوں سے اظہاریکجہتی کرتے ہوئے ہلاک ہونے والےفوجیوں کی''خدمات'' کوشاندارالفاظ میں سراہتے ہوئے کہاکہ''ہم ان بہادراورحوصلہ مندجوانوں کی قربانیوں کااعتراف کرتے ہیں جنہوں نے اپنے ملک کےتحفظ کے لیے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کیے''۔

کوئی تو سوچے کہ یہ کیسے ''شہدا'' ہیں کہ جن کے غم میں صلیبی بھی گھُلے جا رہے ہیں۔ اتنی واضح اور بیّن نشانیوں کے بعد بھی اس جنگ کی حقیقت سے آنکھیں موندی جا سکتی ہیں؟؟؟کفار کے لشکروں کی تقویت کا باعث بننے والے جب مردار ہوتے ہیں تو ''پاک فوج'' پرواری صدقے جانے والے آخر سوچتے کیوں نہیں؟؟؟کیاان حقائق کے پوری طرح منظر عام پر آنے کے بعد بھی عامۃ المسلمین کے لیے اہل حق کی پہچان میں کوئی دشواری باقی رہ جاتی ہے؟؟؟

طالبان نے خواتین کے باریک کپڑے پہننے اور کیمرہ والے موبائل فون پر پابندی عائدکردی

جنوبی وزیرستان کےصدرمقام وانااورملحقہ علاقوں میں طالبان کمانڈرمولوی نذیر صاحب نے خواتین کے باریک کپڑے پہننے اورموبائل کیمرہ پر پابندی عائدکردی ہے۔۲۶ جولائی کوطالبان نے وانابازار میں کپڑے کے تاجروں سے دس ہزار میٹر سے زائدخواتین کا باریک کپڑااکٹھا کرکے بازارہی میں اُس کپڑےکوآگ لگادی اورتاجروں کومتنبہ کیاکہ اگرآئندہ کسی تاجر کے پاس باریک کپڑادیکھا گیاتواس کےخلاف کارروائی کی جائےگی۔جب کہ دوسری جانب موبائل ڈیلروں اورعام شہریوں کومتنبہ کیاکہ اگران کے پاس کیمرہ والاموبائل دیکھا گیاتو ان کےخلاف کارروائی کی جائےگی اور ۵۰ہزارروپے جرمانہ بھی کیاجائےگا۔

پنٹاگون سیکورٹی اخراجات میں اربوں ڈالرکمی کے فیصلے پرمشکلات کا شکار

امریکی محکمہ دفاع پنٹاگون سیکورٹی اخراجات میں ۳۵۰ ارب ڈالرتک کمی کے فیصلے سےمشکلات کا شکار ہے۔اس صورت حال میں سیکورٹی اور دفاعی ملازمین کی تنخواہوں کے اسٹرکچرپرنظرثانی،ہزاروں آرمی،میرینزاورسویلین عہدےختم کرنے،۳۸۲ارب ڈالر کے ۲۴۴۳،F-35 فائٹرطیارےخریدنے کے معاہدے کی منسوخی اور نیوکلیئروارہیڈز میں کمی جیسےاقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

امریکہ نے ملاسنگین کودہشت گردقراردےدیا

۱۶اگست کوامریکہ نے افغان صوبہ پکتیکا میں طالبان گورنرملاسنگین کودہشت گرد قراردےدیااوراُن کےتمام اثانے بھی منجمد کردیے ہیں۔

شیخ عمرپاتک کوانڈونیشیاکےحوالےکردیا گیا

بالی بم دھماکوں کے ماسٹر مائنڈ شیخ عمرپاتک کوپاکستان نے انڈونیشیا کےحوالے کردیا۔اُنہیں سخت پہرے میں اڈیالہ جیل سے چکلالہ ایئربیس پہنچایا گیا،جہاں سے اُنہیں انڈونیشیاکےحکام خصوصی طیارے کےذریعے لےکرجکارتہ روانہ ہوگئے۔

نیٹوافواج پاکستان فضائیہ کےتعاون سےآپریشنزکرتی ہیں:امریکہ

امریکی سفارت خانے کی طرف سے جاری کیے جانے والے بیان میں کہا گیا ہے کہ افغانستان میں امریکی اوراتحادی افواج پاک افغان سرحد پرتمام ایئرآپریشنز پاکستان فضائیہ کےساتھ کوآرڈینیشن سےکرتی ہیں۔

پاکستان نے بھارتی سرحد سے ۵ڈویژن فوج ہٹاکرمغربی سرحد پرتعینات کردی

پاکستان نے طالبان اورالقاعدہ سے جنگ کے لیے بڑی تعدادمیں فوجی اورفوجی اثاثے مشرقی سرحد سےمغربی سرحد پرمنتقل کردیے ہیں۔امریکہ میں پاکستانی سفارت خانے میں پاکستانی سفیرحسین حقانی نے امریکی حکام کودی گئی بریفنگ میں بتایا کہ پاکستان نے بھارتی سرحد سے ۵ڈویژن فوج،۴۵۰توپیں اور ۱۴۲ٹینک ہٹالیے ہیں اورمغربی سرحد پرے سے۹ڈویژن فوج تعینات کی گئی ہے۔

امریکہ کہہ رہا ہے کہ ہم ہر طرح کا آپریشن پاکستانی فضائیہ کے تعاون سے کرتے ہیں اورحسین حقانی انکشاف کرتا ہے کہ ''مائی باپ!آپ صرف فضائیہ کی بات کرتے ہیں...... ہم نے توبندوبنئے کوبھی گلے لگالیا ہے اور بھارت سے ملحقہ سرحد سے ۵ ڈویژن فوج ،بھاری توپ خانہ اورٹینک تک مجاہدینِ اسلام کے مقابلے اور اہل صلیب کی صف اول کاکردار ادا کرنے کے لیے مغربی سرحد پر لے آئے ہیں۔سواب تو ہمیں اپناوفادارتسلیم کرلیجیے اورراہ صلیب میں ہماری قربانیوں کی قدر کیجیے''۔لیکن بُرا ہو صلیبیوں کا کہ وہ ''حسن کارکردگی'' پر جہاں ایک تھپکی دیتے ہیں وہی اپنے جوتے کی نوک چاٹنے کا حکم دیتے ہوئے Do Moreکافرمان جاری کردیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

فی سبیل اللہ

شہید ڈاکٹر بدرؓ اور تمام شہدا کی نذر

میں شہادت پہ تیری ترانہ لکھوں
رَب کا خیمہ ترا آشیانہ لکھوں

انبیاء اَصدِقاء کا رفیق و جلیس
میرا بیٹا ہے میں، شاکرانہ لکھوں

تو ہے ماں باپ بھائی بہن کا شفیع
تجھ کو اَجراً وَّ ذُخراً خزانہ لکھوں

کارزاروں کے ساتھی رِفاقت نصیب
رب کی جنت میں اعلیٰ ٹھکانہ لکھوں

تُو شہادت کی راہ پر لپک کر گیا
چال تیری تھی اِک دِلبرانہ لکھوں

تو نے رب سے شہادت کی سوغات لی
جنتوں کو ہوا تُو روانہ لکھوں

سبقتیں مل گئیں تجھ کو خیرات میں
تیرا کردار ہے قائدانہ لکھوں

کفر مغلُوب ہو حق ظفر مَند ہو
مقصدِ زندگی مُومنانہ لکھوں

بچپنے سے جوانی کی دہلیز تک
ہر قدم تیرا میں کامرانہ لکھوں

رب کی راہ پر چلا اور اَمَر ہو گیا
نارِ نمرود میں کُود جانا لِکھوں

تیری باتوں میں خوشبو شہادت کی تھی
رَب سے ملنا تیرا والہانہ لکھوں

تیری راہوں میں آنکھیں بچھاتے ہوئے
حُور و غِلمان ہیں فاخرانہ لکھوں

سبز طائر کے قالب میں رُوح شاد ہے
تیرا جنت میں ہے آب و دانہ لکھوں

تیرے قاتل کہ مغضوب و ملعون ہیں
زندگی اُن کی ہے فاسقانہ لکھوں

قتل تُو ہو گیا پر مرا تَو نہیں
رب نے دی زندگی جاودانہ لکھوں

ہاں سراپا ترا میری نظروں میں ہے
میرے دلبر میں سب دلبرانہ لکھوں

جوئے حق تیرے خوں کی فلک تک گئی
تیرے جذبے تھے سب صادقانہ لکھوں

تو نے خوں سے شہادت کا نغمہ پڑھا
میں قلم سے وہی شاعرانہ لکھوں

(پروفیسر ابوبدر)

اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے عقیدۂ مسلح جہاد کا منکر دائرۂ اسلام سے خارج ہے

''اسلام میں اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے مسلح جہاد کا عقیدہ قطعی اور بدیہی ہے۔اس لیے جو شخص اس عقیدے کا منکر ہوا اور اُس کے نزدیک اسلام میں مسلح جہاد کا کوئی تصور نہ ہو وہ بلاشبہ کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص یہ عقیدہ تو رکھتا ہے لیکن قدرت کے باوجود جہاد کے کسی شعبے میں حصہ نہیں لیتا تو وہ تارکِ فرض اور فاسق ہے۔

میدانِ جنگ کے علاوہ بھی جہاد کے بہت سارے شعبے ہیں، جن پر عملی جہاد موقوف ہے۔اور جن میں ہر مسلمان اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لے سکتا ہے، مثلاً مجاہدین کی مالی مدد کرنا، مسلمانوں کو جہاد کی تربیت دینا، جائز ذرائع ابلاغ سے نشر و اشاعت کرنا، مجاہدین کی حمایت اور اُن کے لیے دعا کرنا......صحیح مسلم کی حدیث میں ہے کہ

''جس نے جہاد میں نہ حصہ لیا اور نہ ہی جہاد کا عزم کیا' پھر یوں ہی مر گیا تو وہ نفاق کے ایک حصے پر مرا''۔

غور کر کے اپنے حالات کا جائزہ لیں۔آج بعض نام نہاد مسلمان نظریۂ جہاد کے خلاف بولتے ہیں اور امت مسلمہ کے دل و دماغ سے فریضۂ جہاد کو کھرچ کھرچ کر نکالنا چاہتے ہیں، وہ اپنے ایمان کی خیر منائیں۔ایسے لوگ درحقیقت جھوٹے نبی مرزا قادیانی دجال کے سچے امتی ہیں۔کیونکہ قادیانی دجال کو انگریز ملعون نے نبی ہی اس لیے بنایا تھا کہ وہ مسلمانوں کو جہاد سے متنفر کر دے تا کہ کفار سے ٹکر لینے والا کوئی نہ رہے۔قادیانی دجال اپنے مقصد بعثت میں تو کامیاب نہیں ہوا لیکن وہی کام بعض نام نہاد دین داروں نے بڑی صفائی کے ساتھ کر ڈالا۔چنانچہ آج مسلمان کہلانے والوں میں بھی جہاد کے خلاف زہر اگلنے والے موجود ہیں''۔

(فقیہ العصر مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ، بحوالہ خطبات الرشید)